احسان خدای جن و انسان | بخشش حسینی لبهی عفو و امان

کہ مدون حکایت روح افزا ترجمۂ اخوان الصفا دانش آزمائی کی داستان

معرکۂ حیوان و انسان

جسکو مؤید تائید ازلی مولوی اکرام علی نے کلکتے مین لکھا عربی سے ترجمہ کیا

مطبع محمدی مین حاجی محمد حسین نے چہاپی

فہرست فصول اخوان الصفا اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بقیاس اوس واجب الوجود کو لائق ہی جسنے اجسام ممکنات کو باوجود وحدت ہیولا کے مختلف صورتین بخشین اور ماہیت انسانی کو جنس و فصل سے ترکیب دیکر ہر ایک فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتین عطا کین حمد بیحد واسطے اوس خالق کے سزاوار ہی جسنے نوع انسان کو نہانخانہ عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لاکر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا اور وجود بشر کو زیور نطق سے آراستہ کر کے خلعت علم کا پہنایا انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ اوسکی نعمتون کا شکر بجالاوے اور قلم شکستہ رقم مین کتنی قدرت کہ اس عہدے سے برآوے **ابیات** بہلا حمد اوسکی ہم سے کب ادا ہو جہان قاصر زبان انبیا ہو یہان سب عارفان بزم ادراک نہین کہتے ہین غیر از ما عرفناک پہر اس کی کنہ کے عقل نادانی کو واجب تک کرے اپنی رسائی بہلا انسان کا اتنا ہی مقدور کہ ہووے حمد اوسکی اس سے مصدور درود نامحدود واسطے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفے کے لائق ہی جسنے گمراہون کو وادی ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت پر پہونچایا اور اوسیکے سبب سے ہمنے ہر ایک امت پر بموجب آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ کے مرتبہ فضیلت کا پایا **ابیات**

ابیات محمد سرور کون و مکان ہی محمد پیشواے انس و جان ہی اوسی سے عاصیون کی
ہی شفاعت وہی ہی حامی روز قیامت صلوۃ و سلام اوسکی آل و اصحاب پر جن کے سبب
دین و اسلام نے قوت پائی اور انہون نے ہمکو راہ ہدایت کی دکہلائی بعد اسکے عاصی
سراپا معاصی اکرام علی یہ کہتا ہی کہ جب مین بموجب حسن ایمای جناب صاحب نامدار عالی منزلت
والا اقتدار حکمت مین تمام حکمای زمانہ سے برتر دانائی مین عقل حادی عشر خداوند نعمت مستر
ابراہم لاکٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کے اور موافق طلب اخی و استاذی جناب بہائی صاحب
قبلہ مولوی تراب علی صاحب دام ظلہم کے شہر کلکتہ مین آیا اور رہنموئی طالع سے بعد
حصول شرف ملازمت کے مورد عنایت و مرحمت کا ہوا از بسکہ صاحب موصوف کو
کمال پرورش منظور تہی سرکار کمپنی بہادر مین نوکر رکہوا کر اپنے پاس متعین کر لیا بعد چند روز
باستصواب جناب صاحب عالی شان زبدہ دانایان روزگار سر دفتر عقلای عالی مقدار
مدرس ہندی کپتان جان ولیم ٹیلر صاحب بہادر دام دولتہ کے فرمایا کہ رسالہ اخوان الصفا
کہ انسان و بہائم کے مناظرے مین ہی تو اسکا زبان اردو مین ترجمہ کر لیکن نہایت سلیس کہ
الفاظ مغلق اوس مین نہووین بلکہ اصطلاحات علمی اور خطبے بہی اوسکے کہ تکلف سے
خالی نہین ہین قلم انداز کر صرف خلاصہ مضمون مناظرے کا چاہیے راقم نے بموجب
فرمانے کے فقط حاصل مطلب کو محاورہ اردو مین لکہا خطبون کو نکال ڈالا اور اکثر اصطلاحات
علمی کہ مناظرے سے اون کو علاقہ نتہا ترک کین مگر بعضے خطبے اور اصطلاحات ہندسے
وغیرہ کہ اصل مطلب سے تعلق تہے باقی رکہے فی الواقع اگر اس رسالے کی صنعت
و رنگینی پر نگاہ کیجیے تو ہر ایک خطبہ اسکا معدن فصاحت ہی اور ہر ہر فقرہ مخزن بلاغت
ہر چند کہ عوام الناس ظاہر عبارت سے اسکی صرف مضمون مناظرے کا پاتے ہین مگر علمای دقیقہ شناس
اور اسکے معانی سے حقائق و معارف الٰہی کا حظ اوٹہاتے ہین مصنفین اسکے ابو سلیمان
ابو الحسن ابو احمد وغیرہ دس آدمی باتفاق یکدیگر بصرے مین رہتے تہے اور ہمیشہ

علم و دین کی تحقیق مین اوقات اپنی بسر کرتے چنانچہ اکاون رسالے تصنیف
[illegible] علوم عجیبہ و غریبہ اون مین لکھے یہ ایک رسالہ اون مین سے
انسانون اور حیوانون کے مناظرے مین ہی طرفین کی دلائل عقلی و نقلی اسمین
بخوبی بیان کین اور بہت قیل و قال کے بعد انسان کو غالب رکھا اور غرض انکو
اس مناظرے سے فقط کمالات انسانی بیان کرنا ہی چنانچہ اس رسالے کے آخر
مین لکھا ہی کہ جن وصفون مین انسان حیوان پر غالب آئے وہ علوم و معارف
الٰہی ہین کہ اونکو ہمنے اکاون رسالے مین بیان کیا ہی اور اس رسالے مین مقصود
یہی تہا کہ حقائق و معارف حیوانات کی زبانی بیان کیجیے تا کہ غافلون کو اسکے
دیکہنے سے کمالات حاصل کرنے کے واسطے رغبت ہو ترجمہ اس رسالے کا
خلاصہ امیران ذو الاقتدار زبدہ نوئینان عالی مقدار حاتم دوران افلاطون زمان سرور
سروران بہادران نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو بہادر دام اقبالہ کے عہد حکومت
مین کہ سن ہجری بارہ سی پچیس اور عیسوی اٹہارہ سی دس مین مرتب ہوا

پہلی فصل

بنی آدم کی ابتداے پیدایش اور حیوانات کے ساتہ انکے مناظرے اور جنونکے بادشاہ
بیوراسب حکیم کے حضور انکے استغاثہ کرنے اور اس حکیم کے انسانکو بلانے مین لکہنے
والے نے احوال ابتداے ظہور بنی آدم کا یون لکہا ہی کہ جبتک یہ تہوڑے تہے سدا حیوانون کے
ڈر سے بہاگ کر غارون مین چہپتے اور درندونکے خوف و خطر سے ٹیلون اور پہاڑون پناہ
لیتے اتنا ہی اطمینان نہ تہا کہ دو چار آدمی ملکر کہیتی کرین اور کہانا پکا کر کہائین
اور بدنکو چہپاوین غرض پہل پہلاری ساگ پات جنگل کا جو کچہ پاتے کہاتے اور درختون کے پتون
سے تن کو چہپاتے جاڑون مین گرم سیر جگہ مین رہتے اور گرمیون مین سرزمین سرد کا رہنا اختیار
کرتے جب اس حالت مین تہوڑی مدت گذری اولاد کی کثرت ہوئی تب تو اندیشہ دام و دد کا
کہ ہر ایک کے جی مین سمایا تہا بالکل نکل گیا باہر تو بہت سے قلعے شہر قریے گہر بسا کر چین سے رہنے لگے

زراعت کا سامان مہیا کر کے اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہوے اور حیوانون کو دام مین گرفتار
کر کے سواری باربرداری زراعت کشت کاری کا کام لینے لگے ہاتہی گہوڑے اونٹ
گدہے اور بہت سے جانور کہ سدا جنگل بیابان مین شتر بے مہار پہرتے تہے جہان جی
چاہتا اچہا ہرا سبزہ دیکہکر چرتے کوئی پوچہنے والا نہ تہا دانہ ان کے کاندہے رات
دن کی محنت سے چہل گئے پیٹہون مین غار پڑ گئے ہرچند بہت سا پیچ کہینچتے چنگہاڑتے پر
حضرت انسان کب کان دہرتے اکثر وحشی خوف گرفتاری سے دور دست جنگلون مین
بہاگ گئے طائر بہی اپنا بسیرا چہوڑ بال بچون کو ساتہہ لیکے ان کے دیس سے اڑن چہو ہو گئے
ہر ایک بشر کو یہ خیال تہا کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہین کس کس مکر و حیلے سے پہندے
اور جال بنا بنا کے ان کے درپے ہوے اس دار و گیر مین ایک مدت گذری یہان تک کہ اللہ
تعالی نے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے لیے
بہیجا نبی برحق نے گمراہون کو شریعت کی راہ دکہائی بعضے جنات نے بہی نعمت
ایمان و شرافت اسلام کی پائی جب اس پر بہی ایک زمانہ گذرا اور پوراسب حکیم
جنکی کہ لقب اوسکا شاہ مردان تہا قوم جنات کا بادشاہ ہوا ایسا عادل تہا کہ جسکے عہد مین
باگ بکری ایک گہاٹ پانی پیتے تہے کیا دخل کہ کوئی ٹہگ چوٹٹا دغاباز اوچکا اوسکے
قلمرو مین رہنے پاوے جزیرہ بلاصاغون نام کہ قریب خط استوا کے واقع ہی اوس
شہنشاہ عادل کا تختگاہ تہا اتفاقا ایک جہاز آدمیون کا باد مخالف کے سبب تباہی
مین آکر اوس جزیرے کے کنارے جا لگا جتنے سوداگر اور اہل علوم کہ جہاز مین تہے
اوتر کر اوس سرزمین کی سیر کرنے لگے دیکہا تو عجب بہار ہی کہ رنگ برنگ کے
پہول اور پہل ہر ایک درخت مین لگے نہرین ہر طرف جاری حیوانات ہرا ہرا سبزہ
چر چگ کر بہت موٹے تازے آپس مین کلیلین کر رہے ہین از بسکہ آب و ہوا وہان
کی بہت خوب اور زمین نہایت شاداب تہی کسی کا دل نہ چاہا کہ اب یہان سے پہر جا

آخر مکانات طرح طرح کے بنا بنا اس جزیرے مین رہنے لگے اور حیوانات کو دام
مین گرفتار کرکے بدستور اپنے کاروبار مین مشغول ہوے وحشیون نے جب یہان بہی
بیہتانہ دیکہا راہ صحرا کی لی آدمیون کو تو یہی گمان تہا کہ یہ سب ہمارے غلام ہین
اس لیے انواع و اقسام کے پہندے بنا کر بطور سابق قید کرنے کی فکر مین ہوے
جب حیوانون کو یہ زعم فاسد ان کا معلوم ہوا اپنے رئیسون کو جمع کرکے دار العدالہ
مین حاضر ہوے اور بیوراسب حکیم کے سامنے سارا ماجرا ظلم کا کہ ان کے ہاتہو سے
اوٹہایا تہا مفصل بیان کیا جسوقت بادشاہ نے تمام احوال حیوانونکا سنا وونہین فرمایا
کہ یہان جلد قاصد ونکو بہیجین آدمیونکو حضور مین حاضر کرین چنانچہ اون مین سے ستر آدمی
جدے جدے شہرون کے رہنے والے کہ نہایت فصیح و بلیغ تہے بمجرد طلب بادشاہ
کے حاضر ہوے ایک مکان اچہا سا انکے رہنے کے لیے تجویز ہوا بعد دو تین دن کے
جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے سامنے بلوایا جب انہون نے بادشاہ کو تخت پر
دیکہا دعائین دین آداب و کورنش بجا لاکر اپنے قرینے سے کہڑے ہوے وہ بادشاہ
تو نہایت عادل و منصف جوانمردی اور سخاوت مین اقران و امثال سے سبقت لیگیا تہا
زمانے کے غریب و غربا یہان آکر پرورش لیتے تہے تمام قلمرو مین کسی زبردست
عاجز پر کوئی زبردست ظالم ظلم نکر سکتا جو چیزین کہ شرع مین حرام ہین اوسکے عہد
مین باطل اوٹہ گئے تہین ہمیشہ سواے رضامندی اور خوشنودی خدا
کے کوئی امر ملحوظ خاطر نہ تہا اسنے نہایت اخلاق سے اون سے پوچہا
کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے ہمارے تمہارے تو کبہی خط و کتابت بہی نہ تہی
کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہان تک پہونچے ایک شخص اون مین سے کہ جہاندیدہ
اور فصیح تہا تسلیمات بجا لاکر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف
بادشاہ کا سنکر حضور مین حاضر ہوئے ہین اور آج تک اس

آستانہ دولت سے کوئی دادخواہ محروم نہین پھرا ہی امید یہ ہی کہ بادشاہ ہماری
داد کو پہونچے فرمایا کہ غرض تمہاری کیا ہی عرض کیا کہ ای بادشاہ عادل یہ حیوانات
ہمارے غلام ہین ان مین سے بعضے متنفر اور بعضے اگرچہ جبرا تابع ہین لیکن ہماری
ملکیت کے منکر بادشاہ نے پوچھا کہ اس دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعوی بے
دلیل دارالعدالت مین سنا نہین جاتا اسنے کہا ای بادشاہ اس دعوے پر بہت سی
دلائل عقلی و نقلی ہین فرمایا بیان کرو ان مین سے ایک شخص کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ
کی اولاد مین تہا منبر پر چڑہ کے اس خطبے کو فصاحت اور بلاغت سے پڑہنے
لگا حمد اوس معبود حقیقی کے لائق ہی جسنے پرورش عالم کے لیے عرصہ زمین پر
کیا کچھ مہیا کیا اور کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البنیان کے واسطے
کیسے کیسے حیوانات پیدا کیے خوشا حال اون کا جو اوسکی رضامندی مین اطاعت و عبادت
کی سنوارتے ہین کیا کہیے اون لوگونکو جو نافرمانی کرکے ناحق اوس سے برگشتہ
ہوتے ہین اور درود نہ محدود واسطے نبی برحق محمد مصطفی کے سزاوار ہی جسکو اللہ تعالی
نے پیچھے سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت کے لیے بہیجا اور سب کا اسے
سردار بنایا تمام جن و بشر کا وہی بادشاہ ہی اور روز آخرت مین سبکا شفیع بنایا
صلوۃ و سلام اوسکی آل پاک پر جنکے سبب دین و دنیا کا انتظام ہوا اور اسلام نے
رواج پایا غرض ہر آن مین شکر ہی اوس صانع بیچون کا جسنے ایک
پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اور اپنی قدرت کاملہ سے اسکو
صاحب اولاد بنایا اور اوس سے حوا کو پیدا کر کے ہزارون انسان سے
روے زمین کو آباد کیا اور سارے مخلوقات پر اون کو فضیلت بخشا تمام خشکی و
تری مین مسلط کیا طرح طرح کا پاکیزہ کہانا کہلایا چنانچہ آپ ہی
قرآن مین فرمایا ہی وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ

سبکا شفیع بنایا

وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ حاصل اسکا
یہ ہی کہ سب حیوانات تمہارے لیے مخلوق ہوے ہین ان سے فائدے اُٹہاو
اور کہاو اور انکی کہال اور بال سے پوشش گرم بناو صبح کی وقت چراگاہ مین بہجوانا
اور شام کو پہر گہرون مین لے آنا تمہارے واسطے زیب و آرایش ہی اور ایک
مقام پر یون فرمایا ہی وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ یعنے خشکی اور تری مین اونٹون
اور کشتیون پر سوار ہو اور ایک جا یون ارشاد کیا ہی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ
لِتَرْكَبُوْهَا یعنے گہوڑے خچر گدہے اسواسطے پیدا ہوے ہین کہ ان پر سواری
کرو اور ایک موضع مین یون کہا ہی لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ
اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ یعنے ان کے پیٹہون پر سوار ہو اور اپنے خدا کی نعمتون
کو یاد کرو اسکے سوا اور بہی بہت آیات قرآنی اس مقدمے مین نازل ہین اور
توریت اور انجیل سے بہی یہی مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے لیے پیدا ہوے
ہین بہر صورت ہم ان کے مالک یہ ہمارے مملوک ہین تب بادشاہ نے حیوانون
کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس آدمی نے آیات قرآنی اپنے دعوے پر گذرانین اب جو
کچہ تمہارے خیال مین آوے اسکا جواب دو یہ سنکر خچر نے زبان حال سے یہ خطبہ پڑہا
حمد ہی اوس واحد پاک قدیم بے نیاز کی شان مین کہ موجود تہا قبل ایجاد عالم کے
نہ زمان مین نہ مکان مین ایک کُن کے کہنے مین تمام کائنات کو پردۂ غیب سے ظاہر
کیا افلاک کو آب و آتش سے ترکیب دے مرتبہ بلندی کا بخشا ایک پانی کے قطرے سے
آدم کی نسل ظاہر کر کے آگے پیچہے دنیا مین بہیجا کہ اسکی آبادی مین مشغول ہون خراب
نکرین اور محافظت حیوانات کی کما ینبغی بجا لا کر فائدہ اُٹہاوین نہ یہ کہ ان پر ظلم کرین
اور ستاوین بعد اسکے یون کہنے لگا کہ ای بادشاہ یہ آیتین جو اس آدمی نے پڑہین
ان سے یہ نہین مفہوم ہوتا ہی کہ ہم ان کے مملوک ہین اور یہ ہمارے مالک کیونکہ

ان آیتون مین ذکر ان نعمتون کا ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بخشی ہین چنانچہ یہ آیت قرآنی
اسی پر دال ہی سَخَّرَهَا لَكُمْ كَمَا سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ یعنے اللہ تعالی
نے حیوانات کو تمہارے تابع کیا ہی جیسا کہ تابع کیا ہی آفتاب و ماہتاب اور ہوا اور ابر کو
اس سے یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہمارے مالک اور ہم ان کے غلام ہین بلکہ اللہ تعالی
نے تمام خلائق کو آسمان و زمین مین پیدا کرکے ایک کو دوسرے کا تابع کیا اس لیے کہ آپس
مین ایک دوسرے سے منفعت اٹھاوے اور نقصان دفع کرے پس ہمکو جو اللہ تعالی نے
انکے تابع کیا ہی صرف اسواسطے کہ فائدہ ان کو پہونچے اور نقصان ان سے دفع ہو نہ جیسا
کہ انہون نے گمان کیا ہی اور مکر و بہتان سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین قبل
اسکے کہ یہ آدمی پیدا نہ ہوے تہے ہم اور ماباپ ہمارے بے مزاحمت روے زمین
پر رہتے تہے ہر ایک طرف چرتے جہان جی چاہتا پہرتے اور ایک ایک اپنی معاش
کی تلاش مین مشغول تہا غرض پہاڑ جنگل بیابان مین آپس مین ملے جلے رہتے اور اپنے
بال بچون کو پرورش کرتے جو کچہ خدا نے مقدر کیا تہا اسپر شاکر ہوکر رات دن اوسکی
حمد مین گزارتے اوسکے سوا کسی کو نجانتے تہے اپنے اپنے گہرون مین چین سے رہتے
کوئی پوچہنے والا نہ تہا جب اس پر ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو جسے
بنایا اور تمام روی زمین کا خلیفہ کیا جب کہ آدمی بہتایت سے ہوے جنگل بیابان مین یہ
پہرنے لگے پہر تو ہم غریبون پر دست ستم دراز کیا گہوڑے گدہے خچر بیل اونٹ پکڑ کر خدمت
لینے لگے اور وہ مصیبتین کہ ہمارے باپ دادے سے کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہین
بزور تعدی وقوع مین لائے کیا کرین ہم ناچار ہو کر جنگل و صحرا مین بہاگے پہر بہی ان احمقون
نے کسی طرح پیچھا نچھوڑا کئی کئی حیلون سے پہندے اور جال لے کر درپی ہوے اگر
دو چار تہکے ماندے کہین ہاتہ لگ گئے اون کا احوال نہ پوچہیے کہ باندہ چہاندہ کر لے
آتے ہین اور کیا کیا دکہ دیتے ہین علاوہ اسکے ذبح کرنا پوست کہینچنا ہڈیون کو توڑنا

لگے نکو نکالنا پیٹ چاک کرنا پرو کہاڑنا سیخ مین پرونا اگ مین جلانا بہون کر کہانا انکا کام ہی ساتہ اسکے یہ کہ پہر بہی راضی نہین ہین بہی دعوی ہی کہ ہم مالک یہ غلام ہین جو کہ ان مین سے بہاگا گنہگار ہوا اس دعوے پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر سراسر ظلم و بدعت ہی

یہ فصل قضیہ انسان و حیوان اُنکے فیصلے کے لیے بادشاہ جنات کے متوجہ ہونے کے بیان مین

جسوقت بادشاہ نے یہ احوال حیوانون کا سنا اس قضیے کے انفصال کے تئین بدل مصروف ہوکر ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام اعیان و ارکان جنون کے حاضر ہون دین موجب حکم کے سب بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوے تب انسانون سے فرمایا کہ حیوانون نے تمہارے ظلم کی حکایت و شکایت سب بیان کی اب تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص ان مین سے تسلیمات بجا لاکر یون عرض کرنے لگا کہ ای جہان پناہ یہ سب ہمارے غلام اور ہم ان کے مالک ہین ہمکو سزاوار ہی کہ حکومت خداوندانہ ان پر کرین اور جو کام چاہین ان سے لین ان مین سے جسنے ہماری اطاعت قبول کی مقبول خدا کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پہرا گویا خدا سے پہرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بے دلیل محکمہ قضا مین مسموع نہین ہوتا کوئی سند اور دلیل بہی بیان کرو اوسنے کہا بہت دلائل عقلی و نقلی سے ہمارا دعوی ثابت ہی فرمایا کہ وہ کون سی دلیلین ہین تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالی نے ہماری صورتون کو کس پاکیزگی سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا کہ چاہیے عطا کیا بدن سڈول قد سیدہا عقل اور دانش جسکے سبب نیک و بد مین امتیاز کرین بلکہ تمام آسمان کا احوال جانین اور بتاوین یہ خوبیان ہمارے سوا کس مین ہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین بادشاہ نے

حیوانون سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو انہون نے التماس کیا کہ ان دلیلون سے دعوی ثابت نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے کہ درستی نشست و برخاست کی خصلت بادشاہون کی ہی اور بدصورتی و خمیدگی علامت غلامون کی ان مین سے ایک نے جواب دیا کہ اسد تعالی بادشاہ کو توفیق نیک بخشے اور آفات زمانہ سے محفوظ رکھے غرض یہ ہی کہ خالق نے آدمیونکو اس صورت اور ڈیل ڈول پر اسواسطے نہین بنایا ہی کہ ہمارے ہاتک کہاوین اور نہ ہمکو اس شکل اور چال ڈھال پر پیدا کیا کہ انکے غلام ہون وہ حکیم ہی اوس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین جسکے واسطے جو صورت مناسب جانی عطا کی

یہ فصل صورتون اور قدون کے اختلاف کے بیان مین

بیان اسکا یہ ہی کہ اسد تعالی نے جسگہڑی انسانون کو پیدا کیا عریان محض تھے بدن پر کچہ نہ تہا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین رہین پہل پہلاری جنگل کی کہاتے اور درختون کے پتون سے تن کو ڈہانکتے اسواسطے ان کے قدونکو بیدہا اور لنبا بنایا کہ درختون کے پہل پتے توڑکر آسانی کہاوین اور اپنے تصرف مین لاوین اور غذا ہماری کہاس ہی اس لیئے ہمارے قدونکو ٹیڑہا بنایا کہ خوب چرین اور کچہ نوع کا دکہ نہ اوٹھاوین بادشاہ نے کہا یہ جو اسد تعالی فرماتا ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنے انسان کو ہمنے نہایت سڈول بنایا اس کا کیا جواب دیتے ہو اونسنے عرض کیا جہان پناہ کلام ربانی مین ظاہری معنون کے سوا بہت سی تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی نہین جانتا تفسیر اسکی عالمون سے پوچھا چاہیے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے موجب حکم بادشاہ کے مطلب اس آیت کا یون ظاہر کیا کہ جس دن اسد تعالی نے آدم کو پیدا کیا اسگہڑی نیک ساعت تہی تمام تارے اپنے اپنے برج شرف مین جلوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے صورتون کے

اتنا وہ مستعد نہ تھے اس لیے صورتین اچھی قد سیدہے ہاتھ پاؤن درست بنے اور
احسن تقویم کے ایک معنے اور بھی اس آیت سے ظاہر ہوتے ہین مَا عَدَلَكَ فِيْ اَيِّ
صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ یعنے اللہ تعالی نے انسان کو حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت
لنبا بنایا نہ چھوٹا بادشاہ نے کہا اس قدر اعتدال اور مناسبت اعضا کی واسطے فضیلت
کے کفایت کرتی ہی حیوانون نے عرض کی کہ ہمارا بھی یہی حال ہی اللہ تعالی نے
ہمکو بھی ساتھ اعتدال کے جیسا مناسب تھا ہر ایک عضو بنایا اس فضیلت مین ہم اور وہ
برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمہارے لیے مناسبت اعضا کی کہان ہی صورتین
بہت بگروہ قد بے موقع ہاتھ پاؤن بہدے اسلیے کیونکہ تم مین سے ایک اونٹ ہی ڈیل بڑا گردن
لنبی دم چھوٹی اور ہاتھی ہی جس کا ڈیل ڈول بہت بڑا اور بھاری دو دانت لنبے منہ
سے باہر نکلے ہوے کان چوڑے چکلے آنکھین چھوٹی چھوٹی بیل اور بھینسے کی
دم بڑی سینگ موٹے اوپر کے دانت نہین دنبے کے سینگ بھاری چوڑے موٹے
بکرا ہی جسکی داڑھی بڑی چوڑی ندارد خرگوش کا قد چھوٹا کان بڑے اسیطرح بہت سے
درند و چرند و پرند ہین کہ قد و قامت انکا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھ مناسبت
نہین اس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس کہ صنعت الہی کو تو نے کچھ
نہ سمجھا ہم مخلوق ہین خوبی اور درستی ہمارے اعضا کی اوسیسے ہی پس عیب ہمارا اگر تو
حقیقت مین اوسیکا عیب ظاہر کرتا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ایک
شی کو اپنی حکمت سے واسطے ایک فائدے کے پیدا کیا ہی اسکے بھید کو سوا اوسکے اور
اہل علوم کے کوئی نہین جانتا ہی اوس آدمی نے کہا اگر تو حکیم حیوانون کا ہی تو بتلا کہ اونٹ
کی گردن لنبی بنانے مین کیا فائدہ ہی اوس نے کہا اس واسطے کہ پاؤن اسکے لنبے ہین
پس اگر گردن چھوٹی ہوتی گھاس چرنا اسپر دشوار ہوتا اس لیے گردن لنبی بنائی کہ بخوبی
چرے اور اسی گردن کے زور سے زمین سے اوٹھے اور ہونٹھون کو تمام بدن پر پہونچاسکے

اور کھجلاوے اسیطرح ہاتہی کی سونڈ گردن کے بدلے لمبی بنائی اور کان بڑے کہ
مکہیون اور مچہرون کو اوڑاوے کوئی انگہ منہ مین گہسنے نہ پاوے کیونکہ منہ اسکا
ہمیشہ دانتون کے سبب کہلا رہتا ہی بند نہین ہوتا اور دانت لمبے اسواسطے ہین
کہ درندون کی مضرت سے آپ کو بچاوے اور خرگوش کے کان اس لیے بڑے
ہوے کہ بدن اسکا نہایت نازک کہال پتلی ہی انہین کانون کو جاڑون مین اوڑہے
اور گرمیون مین بچہاوے غرض کہ اللہ تعالی نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو
مناسب جانا بخشا چنانچہ زبانی حضرت موسی کے فرماتا ہی رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ
ثُمَّ ھَدٰی یعنے عطا کی اللہ نے ہر ایک شی کو خلقت اوسکی بعد اوسکے ہدایت کی حاصل
یہ ہی کہ جسکے واسطے جو عضو مناسب تہا بخشا اور راہ نیک دکہائی جس چیز کو تم خوبصورتی
سمجھکر فخر کرتے اور اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک یہ غلام ہین سو غلط ہی خوب
صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہی کہ ہم جنس مین مرغوب ہو جسکے سبب آپس مین الفت کرتے
اور یہی موجب توالد و تناسل کا ہی کیونکہ خوش اسلوبی ایک جنس کی دوسری جنس کی مرغوب
نہین ہوتی ہر ایک جانور اپنی ہی جنس کی مادہ پر دل لگاتا ہی دوسرے جانور کی مادہ
اگرچہ اس سے کہین بہتر ہو نہین چاہتا اسی طرح آدمی بہی اپنی ہی جنس پر رغبت کرتے
ہین وے لوگ کہ سیہ فام ہین گورے بدن والون کو نہین چاہتے اور جو گورے
ہین سیہ فامون پر دل نہین لگاتے بعضے آدمی جو لونڈے باز ہین اگر کیسی ہی
رنڈی خوبصورت ہو اوسکی طرف خواہش نہین کرتے اور جو رنڈی باز ہین لونڈون کی طرف
دہیان نہین دہرتے پس تمہاری خوبصورتی موجب بزرگی کے نہین ہی کہ ہم سے
آپ کو بہتر جانو اور یہ جو کہتے ہو کہ جودت حواس کی ہم مین بہت ہی یہ بہی غلط ہی بعضے
حیوان تم سے ہوش و حواس زیادہ رکہتے ہین چنانچہ اونٹ ہی کہ پاؤن بڑے
گردن لمبی سر ہوا سے باتین کرتا ہی باوجود اسکے اندہیری راتون مین اپنے

پاؤن رکھنے کی جگہ دیکھکر اون راہون مین کہ گذرنا وہان سے محال ہی چلتا ہی اور تم
مشعل و چراغ کے محتاج ہوتے ہو اور گھوڑا دور سے چلنے والے کی آہٹ سنتا
بیشتر ایسا ہوا کہ حریف کی آہٹ سنکر سوار کو اپنے جگایا اور دشمن سے بچایا ہی اگر
کسی نے بیل یا گدہے کو ایکبار کسی ہچ دار رستے مین لیجا کر چھوڑ دیا ہی تو وہان سے
چھٹ کر بخوبی اپنے مکان مین چلا آتا ہی مطلق بھولتا نہین تم اگر کسی راہ مین کئی بار گئے
ہو پھر جب کبھی اوس رستے جانے کا اتفاق ہوتا ہی گھبرا تے اور بھول جاتے ہو
بھیڑین بکریان ایک رات مین سیکڑون بچے جنکر صبح کو چراگاہ مین جاتی ہین شام کو
جسوقت وہان وہ پھرتی ہین بچے اپنی اپنی ماؤن کو اور وہ اپنے اپنے بچون کو پہچان
لیتی ہین اور تم مین سے اگر کوئی چند مدت باہر رہ کر گھر مین آیا ماں باپ بھائی کو بھول
جاتا ہی پھر تمیز و جودت حواس کہان ہی جسپر اپنا فخر کرتے ہو اگر کچھ بھی عقل ہوتی تو
اون چیزون پر کہ اللہ تعالی نے تم کو بنا محنت و مشقت عطا کی ہین فخر نکرتے کیونکہ
دانشمند و صاحب تمیز اسی کو فخر جانتے ہین جو کسب و محنت سے حاصل کرین اور
اپنی سعی و کوشش سے علوم دینی اور خصلتین اچھی سیکھین تم مین تو یہ ایک بات
بھی نہین ہی کہ جس سے ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعوی بے دلیل اور خصومت بے معنی ہی

یہ فصل ہشتم شکایات انسانان مین کہ ہر ایک حیوان نے جدا جدا بیان کی ہین

بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تمنے جواب انکا سنا اب تمکو
جو کچھ کہنا باقی ہو بیان کرو انھون نے کہا ابھی بہت سی دلیلین باقی ہین کہ اون سے
دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بعضے اون مین سے یہ ہین کہ مول لینا بیچنا کھلانا
پلانا لباس پہنانا سردی گرمی سے محفوظ رکھنا قصورون سے انکے
چشم پوشی کرنا درندون کی مضرت سے بچانا جب کہ بیمار ہون شفقت سے دوا کرنا

یہ سلوک ہمارے ان کے ساتھ بنظر شفقت و مرحمت کے ہین تمام مالکون کا یہی دستور
ہی کہ غلامون پر ہر حال مین نظر شفقت و مرحمت کی رکھتے ہین بادشاہ نے یہ سنکر
حیوان سے فرمایا کہ تو اسکا جواب دے اسنے کہا یہ آدمی جو کہتا ہی کہ حیوانون کو
ہم مول لیتے اور بیچتے ہین یہ طور آدمیون مین بھی جاری ہی چنانچہ فارس کے
رہنے والے جب کہ روم پر فتح پاتے ہین رومیونکو بیچ ڈالتے ہین اور رومی جسگھڑی
فارس پر غالب ہوتے ہین فارسیون سے یہی سلوک کرتے ہین ہند کے رہنے والے
سندہیون سے اور سندہ والے ہندیون سے عرب ترکون سے اور ترک عربون سے
یہی معاملہ وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا اور فتح پاتا ہی غنیم کی
قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہی کیا جانیے کہ حقیقت مین کون غلام ہی اور کون
مالک یہ دوڑا اور نوبتین ہین کہ موافق احکام نجوم کے آدمیون مین جاری ہین جیسا کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے نوبت بنوبت پھیرتے ہین ان
ہم زمانیکو آدمیون مین اس باتکو جاننے والے جانتے ہین اور یہ جو اسنے کہا کہ ہم انکو کھلاتے
پلاتے ہین اسکے سوا اور سلوک کرتے ہین سو یہ شفقت و مہربانی سے نہین ہی بلکہ
اس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہون ان کے مال مین نقصان آوے سوار ہونے کے
لادنے اور بہت سے فائدون مین خلل پڑے بعد اسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ کے
روبرو شکوہ ان کے ظلم کا جدا جدا بیان کیا گدہے نے کہا کہ ہم جسگھڑی ان آدمیون
کی قید مین ہوتے ہین پیٹھون پر ہماری اینٹ پتھر لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھ لادتے ہین
ہم کس محنت اور مشقت سے چلتے ہین اور ان کے ہاتھون مین چھڑیان
اور کوڑے رہتے ہین جو چوتڑون پر ہمارے مارتے ہین اسوقت اگر بادشاہ
ہمکو دیکھے تاسف اور رحم کرے ان مین شفقت و مہربانی
کہان جیسا اس آدمی نے گمان کیا ہی پھر بیل نے کہا جسوقت

ہم اُنکی قید مین ہوتے ہین ہلون مین بند ہے اور چکیون کو لہوون مین جکڑے ہوے
منہ مین چھیکے آنکھین بند اُنکے ہاتہون مین کوڑے اور لکڑیان منہ پر اور چوتڑون
پر مارتے ہین بعد اسکے دُنبے نے کہا کہ ہم جسگھڑی اُنکی قید مین ہوتے ہین
کیا کیا مصیبتین اُٹھاتے ہین اپنے لڑکون کے دودہ پینے کے لیے ہمارے چھوٹے
چھوٹے بچون کو اُنکی ماؤن سے جدا کرکے ہاتہ پاؤن باندہ کر مسلخ مین لے جاتے ہین
ہرگز اُن مظلومون کی فریاد وزاری نہین سنتے وہان بن دانے پانی ذبح کرکے کہال
کہینچتے پیٹ پہاڑتے کہوپریون کو توڑتے جگر کو چاک کرتے قصائیون کی دکانون
مین لے جاکر چہریون سے کاٹتے ہین اور سیخ مین پروکر تنور مین بہونتے ہین ہم یہ
مصیبتین دیکہکر چپ رہتے ہین کچہ نہین کہتے اونٹ نے کہا جسوقت ہم ان کے ہاتہ
اسیر ہوتے ہین ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ رسیان نتہنون مین پہنا کر ساربان کہینچتے ہین اور
بہت سا بوجہ پیٹہون پر لادکر اندہیری راتون مین ٹیلون اور پہاڑون کی راہ سے لیجاتے
ہین غرض پیٹہین ہماری کجاؤن کے ہچکولون سے لگ لگ جاتی ہین پاؤن کے
تلوے پتہرون سے زخمی ہوتے ہین اور بہوکہے پیاسے جہان جی چاہتا ہی لیے پہرتے
ہین ہم بیچارے ناچار فرمان برداری اُنکی کرتے ہین ہاتہی نے کہا جسوقت ہم اُنکے
قیدی ہوتے ہین گلون مین رسیان پاؤن مین بیڑے ڈال کر ہاتہون مین اُنکے آنکس
لوہے کی لیکر داہنے بائین اور سر پر مارتے ہین گہوڑے نے کہا جس گہڑی ہم
ان کے مقید ہوتے ہین ہمارے منہون مین لگام پیٹہون پر زین کمر مین تنگ باندہ کر
لڑائیون اور معرکون مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے ہین ہم بہوکہے پیاسے آنکہین
گرد و غبار سے آلودہ رن مین جاکر تلوارین منہ پر سہتے اور تیر سینون پر کہاتے
ہین اور خون کے دریا مین پیرتے ہین خچر نے کہا جسگھڑی ہم اُنکی قید مین گرفتار
ہوتے ہین عجب طرح کی مصیبتین اُٹہاتے ہین پاؤن مین رسیان منہون مین

لگامین اور دہانے لگاکر باندہ رکہتے ہین ایکدم ہاتہ نہین چھوڑتے کہ اپنی ماداؤن کے پاس جاکر بچہ ہو
اپنے جی کی مرادین پاوین سائیس نفر پیٹہون پر پالان لادکر سوار ہوتے ہین لکڑیان اور کوڑے
ہاتہون مین لیکر چوتڑ اور منہ پر مارتے ہین اور جو منہ مین آتا ہی گالیان اور فحش بکتے ہین جہ
سفاہت کا یہان تک ہی کہ بیشتر اپنے تئین اور بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سناتے اور کہتے
ہین کہ اسکے مالک اور مول لینے والے اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدہے کا فلانا
یہ سب گالیان اونہین اور اون کے مالکون پر ہوتی ہین سچ ہی کہ وہ لائق بہی اسیکے ہین اگر دانا
اس جہالت اور سفاہت اور فحش بکنے پر انکے غور کرے تو معلوم ہو کہ تمام جہان کی برائی اور
بدذاتی اور جہل اور نادانی ان مین بہری ہی یہ بہی ان بدذاتون سے خبر نہین رکہتے ہین خدا اور رسول
کی وصیت و نصیحت کو کان مین ہرگز جگہ نہین دیتے حالانکہ آپ ہی ان آیتون کو پڑہتے ہین ولیعفوا
والیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم حاصل اسکا یہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا سے چاہتے
ہو تو اورون کے بہی گناہون سے درگذرو قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ
یعنی حکم کر ای محمد مومنون کو کہ کافرون کے قصورون سے درگذرین وما من دابۃ فی الارض ولا
طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم یعنی جتنے درند چرند پرند کہ روے زمین پر پہرتے
چلتے اور ہوا پر اڑتے ہین انکا بہی جتہا تمہارا سا ہی لتستوا علی ظہورہ ثم تذکروا نعمۃ
ربکم اذا استویتم علیہ وتقولوا سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین
وانا الی ربنا لمنقلبون یعنے جسگہڑی اونٹون پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اور کہو
پاک ہی وہ اللہ جسنے ایسا جانور ہمارے تابع کیا کہ ہم ہرگز اوسپر قادر نہو سکتے تہے اور ہم خدا کی
طرف پہر جانیوالے ہین جسگہڑی خچر اس کلام سے فارغ ہوا اونٹ نے سوّر سے کہا کہ تیرے گروہ نے
جو ظلم آدمیون کے ہاتہ سے اوٹہایا ہو تو بہی کہہ اور ایسے پادشاہ عادل کے سامنے بیان کر شاید شفقت
و مہربانی کرکے ہمارے اسیرون کو انکے ہاتہون سے مخلصی بخشے کیونکہ تیرا بہی گروہ چرندون سے ہی
ایک حکیم نے کہا کہ سوّر چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا ہی تو کہ اوسکے دانت

باہر نکلے ہوئے ہین اور مردار بہی کہاتا ہی دوسرے نے کہا یہ چرند ہی کیونکہ گہر
رکہتا ہی اور گہاس بہی کہاتا ہی تیسرے نے کہا یہ درند و چرند و بہائم سے مرکب
ہی جسطرح شتر گاو مرکب ہی بیل اور اونٹ اور چیتے سے اور شتر مرغ کہ شکل اوسکی
طائر اور اونٹ دونون مین ملتی ہی سور نے اونٹ سے کہا مین کہ نہین جانتا ہون
کیا کہون اور کسکا شکوہ کرون مجہمین لوگ بہت سا اختلاف کرتے ہین جو کہ مسلمان
ہین ہمکو مسخ و ملعون سمجہکر ہماری صورتونکو مکروہ اور گوشت کو ناپاک جانتے ہین اور ہمارے
ذکر سے پرہیز کرتے ہین اور رومی ہمارا گوشت رغبت سے کہاتے اور بہتر سمجہتے
ہین اور قربانی کرنا بہت ثواب جانتے ہین اور یہودی ہمسے بغض و عداوت رکہتے ہین
بے گناہ ہمین گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اسلیے کہ اونکو نصارا اور رومیون
سے عداوت ہی اور ارمنی ہمکو بیل بکری کے مانند جانتے ہین فربہی اور موٹے گوشت
کے سبب اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجہتے ہین اور یونانی طبیب ہماری چربی
کو اکثر دوا مین مستعمل کرتے ہین بلکہ اپنی دواؤن مین بہی رکہ چہوڑتے ہین چرواہے
اور سائیس ہمکو اپنے جانورون اور گہوڑونکے پاس اصطبل اور چراگاہ مین رکہتے ہین
کیونکہ ہمارے وہان کے رہنے سے گہوڑے اور جانور انکے بہت بلاؤن سے
محفوظ رہتے ہین مشتری اور جادوگر ہماری کہال کو اپنی کتابون اور جادوؤن کے
جنترون مین دہرتے ہین موچی اور موزے ساز ہماری گردن اور موچہون کے بالونکو
بہت چاہ اور خواہش سے اکہاڑ رکہتے ہین کہ وہ اونکے بہت کام آتے ہین ہم حیران ہین کچہ
کہہ نہین سکتے کسکا شکر کرین اور کسکا شکوہ جس گہڑی سور یہ سب کہہ چکا گدہے نے خرگوش کی
طرف دیکہا تو یہ اونٹ کے پاس کہڑا تہا کہا اس سے کہ تیرے ابنائے جنس پر جو کچہ انسانو
ظلم ہوا ہو بادشاہ کے سامنے بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہو کر ہمارے اسیرونکو انکے ہاتہون سے
مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم انسے دور رہتے ہین انکے دیس کا رہنا چہوڑ کر جنگلون اور

اور جنگلون مین رہنا اختیار کیا ہی اس لیے انکے ظلم سے محفوظ رہتے ہین لیکن کتون اور شکاری
جانورون سے سخت حیران ہین کہ ہمارے پکڑنے کے لیے آدمیونکو مدد کرکے ہماری طرف سے لے آتے ہین اپنے بند
ہرن بیل اونٹ بکرے اور وحشی جو ہمارے بھائی بند پہاڑون مین ہین پکڑ کے لاتے ہین انکو اونکے
ہاتھون مین گرفتار کروا دیتے ہین پھر خرگوش نے کہا کہ کتے شکاری اسمین معذور ہین اونکی مدد
کیا چاہین کیونکہ یہ بھی ہمارے گوشت کھانیکی رغبت رکھتے ہین ہمارے ہمجنس نہین بلکہ درندے ہین لیکن گھوڑے تو بہائم سے ہین
اور ہمارا گوشت بھی نہین کھاتے یہ کیون انکی مدد کرتے ہین مگر سراسر انکی نادانی اور حماقت ہی

فصل گھوڑے کی تعریف مین

آدمی نے جسکو ہی خرگوش سے یہ سب باتین سنین کہا بس چپ رہ گھوڑے کی تو بہت
کی اگر یہ جانتا کہ وہ سب حیوانون سے بہتر اور آدمی کے تابع ہی تو اتنا بیہودہ نہ بکتا بادشاہ نے
اس آدمی سے پوچھا کہ اسمین کیا بہتری ہی اوسنے کہا حضرت گھوڑے مین نیک
خصلتین اور خوبیان بہت سی ہین صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب ڈیل ڈول خوشنما چالین درست
رنگ صاف شوخ دوڑ مین بہتر دوڑ مین جست سوار کے تابع داہنے اور بائین آگے پیچھے جدھر پھیرے پھیر جلد پھرے دوڑ
دھوپ مین منہ نہ موڑے باد ایسا کہ جبتک سوار پیٹھ پر بیٹھا رہتا ہی پیشاب لید نہین کرتا اگر دم کہین کیچڑ پانی
مین بھیگ جاے نہین ہلاتا اسواسطے کہ سوار پر چھینٹ پڑے ہاتھی کا سا اور سوار کو مع خود و مغفر زرہ اور
اپنی لگام و زین اور پاکھر سمیت پانسو من کا بوجھ اٹھا کر دوڑتا ہی صبا رفتار چنچل ایسا کہ لڑائیون مین تیر اور تلوار نیزے کے زخم
سینے پر جھیل لیتا ہی دانت دبے مین ایسا کہ ہوا اوسکی گرد کو نہ پہنچے اگر تیر سے بیٹھا ساند کو دیکھا
جیسے کبھی اگر سوار نے شرط لگائی تو اوسنے جلد ہی دوڑ کر اپنے سوار کو آگے لے لیا پوچھا یہ سب خوبیان گھوڑے کی تو
سنین خرگوش نے کہا ان خوبیونکے ساتھ ایک عیب بھی ہی کہ یہ سب خوبیان اسمین چھپ جاتی ہین بادشاہ نے
پوچھا وہ کیا عیب ہی وہ سبھی بتا کر اوسنے عرض کیا کہ سراسر احمق و جاہل ہی دوست اور دشمن کو پہچان
نہین سکتا اگر دشمن کی ران کے نیچے گیا تو پھر اوسیکا تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا اور پلا
پلا ہی لڑائی مین دشمن سے اوسکے تابع ہوکے اوسی پر دوڑتا اور حملہ کرتا ہی خصلت اسمین ایسی ہی نوبجان کی

اور دشمن مین امتیاز نہین کر سکتی جسطرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہی ویسا ہی اگر مالک یا بنانے والے کی گردن پر پڑے بے تامل اسکا سر تن سے جدا کرے اپنے اور بیگانے مین کچہ فرق نہین جانتی یہی خصلت آدمیون مین ہی کہ ماباپ بہائی بہن اور اقربا کے ساتہ دشمنی کرتے ہین اور کیا کیا مکر و فریب وقوع مین لاتے ہین جو سلوک کہ دشمن سے چاہیے وہی اپنے یگانون سے کرتے ہین چہٹ پن مین ماباپ کا دودہ پیتے اور گود مین پرورش پاتے ہین جوانی کے عالم مین دشمن بن جاتے ہین جسطرح حیوانون کا دودہ پیتے اور انکی کہال اور بال سے لباس بناکر فائدہ اوٹہاتے ہین پہر آخر انہین حیوانون کو ذبح کرکے کہال کہینچتے ہین اور پیٹ چاک کرکے اگ کا مزا چکہاتے ہین بیمروتی اور بیرحمی سے احسان اور فائدے جو اون سے اوٹہاتے ہین یکسر بہول جاتے ہین جسوقت خرگوش آدمی اور گہوڑے کی مذمت سے فارغ ہو چکا گدہے نے سنا اوس سے کہا بس اتنی مذمت بیجا ہے کون ایسا شخص ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے بہت سی فضیلتین اور نعمتین بخشین اور ایک نعمت سے کہ اون فضیلتون سے زیادہ ہو محروم نہ رکہا اور کون ایسا ہی کہ سب نعمتون سے اوسے بے نصیب رکہا اور ایک نعمت کہ کسیکو نہ دی اوسے نہ عطا کی ایسا دنیا مین کوئی نہین کہ جس مین سب بزرگیان اور نعمتین ہون مہربانیان اوس واہب النعمت کی کسی جنس مین منحصر نہین بخششین اوسکی سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تہوڑی جسکو مرتبہ خاوندی کا بخشا اوسکو داغ غلامی کا بہی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیسا کچہ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری سب جنسے بیان اور بزرگیان عطا کین یہان تک کہ بعضی قومون نے انکو جہالت سے اپنا خدا سمجہا پہر بہی گہن کے عیب سے محفوظ نہ رکہا اسواسطے کہ عقلمندون کے نزدیک دلیل ہو کہ اگر یہ خدا ہوتے تو کبہو تاریک نہوتے اور نہ گہٹتے اسیطرح تمام ستارونکو روشنی اور چمک بخشی ساتہ اسکے یہ بہی ہی کہ آفتاب کی روشنی مین چہپ جاتے ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار مخلوقیت کے ان سے نمایان ہون یہی حال جن و انس ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان

ہین تو ایک آدہ عیب بہی ہی کمال ایسی اللہ تعالی کو ہی اور کسیکو نہین جبکہ کہہ چکا ہاتھی کلام
فارغ ہوا ایل نے کہا جس کسیکو اللہ نے بہت سی نعمتین عطا کی ہین اور دوسرے کو نہین دین
اوسکو لائق ہی کہ شکر ادا کرے یعنے اون نعمتون مین دوسرے کو شریک کرے جسطرح کہ اللہ
تعالی نے آفتاب کو روشنی بخشی ہی یہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پونہچاتا ہی اور کسی
پر منت نہین رکہتا ایسے ہی ماہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے اپنے مرتبے کے خلق کو
روشنی پونہچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دہرتے اسیطرح آدمیون کو بہی لازم ہی کہ اللہ تعالی
نے ان کو بہت سی نعمتین دی ہین یہ حیوانون پر بخشش کرین اور احسان نہ رکہین جسوقت کہ بیل یہ
کہہ چکا سب حیوان ڈاڑہ مار کر روئے اور کہنے لگے ای بادشاہ عادل ہمپر رحم کر اور ان ظالم آدمیون
کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے حکیم اور عالم جنون کے حاضر تہے بادشاہ نے سنکر انکی طرف
دیکہا اور کہا کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدی آدمیون کی بیان کی سنی تمنے انہون نے
عرض کی کہ ہمنے سنی اور سب سچ ہی رات دن دیکہتے ہین کسی عاقل و ہوشیار پر انکا ظلم چہپا نہین ہی
اسی لیے جن بہی ان کا ملک چہوڑکر جنگل و بیابان مین بہاگے اور ٹیلے پہارون دریاؤن مین
جا چہپے انکی بدفعلی اور بداخلاقی کے سبب آبادی کا جانا بالکل چہوڑ دیا جس پر بہی انکی خباثت
سے مخلصی نہین پاتے یہانتک ہمسے بدگمان اور بداعتقاد ہین کہ اگر کوئی لڑکا یا عورت یا
کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو یہی کہتے ہین کہ جن کا آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس رکہتے
ہین اور جنون کے شر سے پناہ مانگتے ہین حالانکہ کبہی کسی نے نہین دیکہا کہ کسی جن نے آدمی
کو مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چہینے ہون یا چوری کی ہو گہر مین کسی کے سیندہ دی ہو جیب
آستین پہاڑی ہو کسی کی دکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا ہو بادشاہ پر خروج کیا ہو
کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یہ سب خصلتین انہین مین ہین ایک دوسرے کی فکر مین رات
دن رہتا ہی اس پر بہی ہرگز توبہ نہین کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہین جب یہ بہی کہہ چکا
چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی دربار برخاست ہوا رخصت ہو اپنے اپنے

مکانون مین جاو صبح کو پہر حاضر ہونا

یہ فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورے مین

جسگھڑی بادشاہ مجلس سے اوٹھا بیدار وزیر سے خلوت مین کہا کہ سوال وجواب ان آدمیون
اور حیوانون کا سنا تو نے اب کیا صلاح دیتا ہی اسکا انفصال کیونکر کیا چاہیے کون سی
بات تیرے نزدیک بہتر ہی وزیر نہایت مرد عاقل و ہوشیار تہا بعد آداب و تسلیمات کے
دعائین دے کر کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہی کہ بادشاہ جنون کے قاضیون اور
مفتیون اور حکیمون کو اپنے پاس بلوا کر اس مقدمے مین مشورہ کرے کیونکہ یہ قضیہ بڑا
ہی معلوم نہین کہ حق کس کی طرف عائد ہی ایسے امرون مین مشورت ضروری ہی دو چار کی
صلاح مین ایک بات منقح ہو جاتی ہی عاقل و دوراندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امرون
مین بغیر صلاح و مشورت کے کچہ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے
حکم کیا کہ ہان تمام اعیان و ارکان جنون کے حاضر ہون چنانچہ موافق اس تفصیل کے
کہ قاضی آل برجیس مفتی آل ناہید دانشمند اولاد بیدا حکما گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی
ہامان عقلا بنی کیوان اہل عزیمت آل بہرام کے حاضر ہوے بادشاہ نے انسے فرمایا
کہ یہ انسان و حیوان ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور ہمارے ملک مین آکر پناہ لی ہی
تمام حیوان آدمیون کے ظلم و تعدی کا شکوہ کرتے ہین یہ صلاح بتاؤ کہ ان کے ساتہ کیا کیا
چاہیے اور معاملہ ان کا کس طرح فیصل کیجیے ایک عالم آل ناہید سے حاضر تہا اوسنے
عرض کی کہ میرے نزدیک یہ صواب ہی کہ یہ سب جانور اپنا احوال اور جو ظلم کہ آدمیون کے
ہاتہ سے اٹہایا ہو لکہین اور عالمون سے اسکا فتوا لیوین اگر کوئی صورت مخلصی کی ا
واسطے نکلے تو پہر قاضی مفتی حکم کر دینگے کہ انکو بیچین یا آزاد کرین یا تکلیف دینے
مین تخفیف اور احسان کرین اگر آدمیون نے حکم قاضیونکا نہ مانا اور حیوان اونکے ظلم سے
بہاگے تو پہر ان کا کچہ قصور اور گناہ نہین ہی بادشاہ نے یہ سنکر سب سے پوچہا کہ تم اس

کیا کہتے ہو سبنے کہا نہایت خوب اور یہی مصلحت وقت ہی مگر صاحب عزیمت نے اسبات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ یہ آدمی اگر حیوانونکے بیچنے پر راضی ہوے قیمت انکی کون دیویگا اوس فقیہ نے کہا بادشاہ اوسنے کہا اتنا روپیا اکٹھا بادشاہ کہان سے پاویگا فقیہ نے کہا بیت المال سے دیا جاویگا پہر ان صاحب عزیمت نے کہا بیت المال مین اتنا خزانہ کہان ہی جو انکی قیمت کو کفایت کرے اور بعضے آدمی بیچینگے بہی نہین حیوانونسے بہت سی احتیاج رکہتے ہین اور قیمت کی کچہ پروا نہین رکہتے چنانچہ بادشاہ و وزیر اور بہت سے بہلے آدمی کہ بے سواری چل نہین سکتے ہرگز انکا بیچنا قبول نہ کرینگے اور اس حکم سے منکر ہو جاینگے بادشاہ نے کہا پہر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اوسنے کہا میرے نزدیک یہ صلاح ہی کہ بادشاہ حیوانونکو حکم کرے کہ یہ سب متفق ہوکر ایک ہی رات قید سے بہاگ کر اونکے ملک سے دور نکل جاوین جس طرح ہرن بارہ سے اور بہت سے وحشی اور درندے انکا ملک چہوڑکر بہاگ گئے ہین صبح کو جب کہ یہ آدمی انہین نہ پاوینگے کس پر اسباب لادینگے اور سوار ہونگے ناچار ہوکر دور کی مسافت کے باعث انکی تلاش مین نہ جا سکینگے چپکے ہوکر بیٹہ رہینگے اسمین ان حیوانونکی مخلصی ہوجاویگی بادشاہ نے اسبات کو پسند کیا اور سب سے پوچہا کہ اسنے جو کہا تمہارے نزدیک بہتر ہی ایک حکیم لقمان کی اولاد مین تہا اوسنے عرض کی کہ یہ بات کچہ خوب نہین اور یہ امر نہایت خلاف عقل ہی کسی طرح ہو نہین سکتا اسواسطے کہ اکثر حیوانات راتونکو ان کی قید مین بند ہے اور قید خانیکے دروازے بند چوکیدار وہان متعین رہتے ہین یہ سب کیونکر بہاگ سکینگے صاحب عزیمت نے کہا کہ بادشاہ اس رات کو تمام جنون کو حکم کرے کہ وہان جاکر قید خانیکے دروازے اور حیوانونکے پاون کی رسیان کہولکر نکالدین اور سب چوکیدارونکو گرفتار کرلین اور نہ چہوڑین جبتک کہ وہ انکے ملک سے دور نکل جاوین نہین بادشاہ کو نہایت ثواب عظیم ہوگا مین نے ان کے حال پر رحم کرکے بطور نصیحت کے حضور مین گزارش کی ہی اگر حسن نیت سے بادشاہ اس احسان کا قصد کرے اللہ تعالی بہی بادشاہ کی مدد اور اعانت کریگا حضرت کی مخلوق کا یہی شکر ہی کہ مظلوموں کی مدد اور خلاصی کرے لوگ سچ کہتے ہین

کہ بعضے پیغمبرون کی کتابون مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای بادشاہ مین نے تجہے
روے زمین پر اسواسطے نہین مسلط کیا ہی کہ مال جمع کرے اور دنیا کی حرص و ہوس مین مشغول
رہے بلکہ اسلیے کہ مظلومون کی داد کو پہونچے کہ مین بہی اون کی داد کو پہونچتا ہون اگرچہ
وہ کافر ہون بادشاہ نے پہر سب سے پوچہا کہ تم اسمین کیا کہتے ہو سب نے اسکو پسند کیا اور کہا
یہہ بہی مناسب ہی مگر ایک حکیم کیوانی اس بات پر راضی نہوا بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہ
کام بہت مشکل ہی کسی تدبیر سے ہو نہین سکتا اس مین مفسدے اور خطرے بہت سے ہین کہ پہر وہ
کسی طرح اصلاح پذیر نہین ہوسکینگے بادشاہ نے کہا تجہے اسمین کسی چیز کا خوف ہی بیان کر کہ
ہم بہی معلوم کرین اس نے عرض کی کہ حضرت جنہون نے یہ مخلصی کی صورت حیوانون کے واسطے
بیان کی نہایت غلطی کی جس گہڑی یہ آدمی صبح کو اوٹہ کر حیوانون کو نہ پاوینگے اور اونکے
بہاگنے سے خبردار ہونگے یہی جانینگے کہ یہ کام کسی انسان کا نہین اور حیوانون کی تدبیر سے
بہی ممکن نہین ہی بلکہ یہ مکر و فریب جنون کا ہی بادشاہ نے کہا سچ ہی اسمین کچہ شک نہین ہی یہی وہ
گمان کرینگے حکیم نے عرض کی جہان پناہ جسوقت یہ حیوان ان کے ہاتہون سے نکل گئے اور ان کے
فائدون مین خلل آیا نہایت غم و تاسف کرینگے اور جنون کے دشمن ہو جائینگے اگے سے تو دشمن ہین
اب زیادہ بغض و دشمنی رکہینگے حکیمون نے کہا ہی کہ مرد عاقل وہی ہی کہ دشمنون مین صلح کروا دے
اور آپ اونکی عداوت سے محفوظ رہے یہ بات سنکر سب جنون نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہی بعد اسکے
ایک حکیم نے کہا کہ ہم انکی عداوت سے کیون خوف کرین دشمنی انکی ہم سے پیش نہ جائیگی جسم ہمارے
آتشی اور نہایت لطیف و سبک ہین کہ آسمان پر اوڑ جاتے ہین اور آدمیون کے جسم مٹی کے ہین نیچے ہی رہتے ہین
اوپر نہین جاسکتے ہم ان مین بے تکلف چلے جاتے اور دیکہتے ہین یہ ہمین نہین دیکہ
سکتے پہر کس چیز کا خوف ہی حکیم کیوانی نے اسکا جواب دیا کہ افسوس تو کچہ نہین سمجہتا انسان
اگرچہ خاکی ہین پر ان مین بہی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہم پر فضیلت رکہتے
ہین اور بہت سے مکر و حیلے جانتے ہین اگلے زمانے مین آدمیون اور جنون مین بہت سے

سے معرکے ہوے ہین کہ اون کے سننے سے عبرت آتی ہی بادشاہ نے کہا
اوس احوال سے ہمین بہی مطلع کر کہ حقیقت اسکی کیا ہی ہم بہی معلوم کرین حکیم نے کہا آدمیون
اور جنون مین عداوت طبیعی اور مخالفت جبلی قدیم سے چلی آتی ہی کہ بیان اوسکا نہایت طول
طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچہ تہوڑا سا جو بیان ہو سکے ابتدا سے بیان کر

فصل انسان اور جنون کی مخالفت کے بیان مین

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے زمانے مین جب تک خدا نے آدم
کو پیدا نہ کیا تہا تمام روے زمین پر جن رہتے تہے جنگل و آبادی اور دریا سب انکے عمل مین تہا
جب کہ بہت دن گذرے نبوت و شریعت دین و ملک اور بہت سی نعمتین حاصل ہوئین نافرمانی
اور گمراہی کرنے لگے نبیون کی وصیت و نصیحت کو نہ مانا اور تمام روے زمین پر فساد برپا کیا
ان کے ظلم سے زمین اور جو رہنے والے زمین کے تہے خدا کی درگاہ مین نالشی ہوے اور فریاد
و زاری کرنے لگے جب کہ ایک زمانہ اور گذرا اور ان کے نفاق و ظلم نے روز بروز ترقی
کی تب اللہ تعالی نے ایک فوج ملائک کی روے زمین پر بہیجے او نہون نے یہان آکر جنون
کو مار کر نکال دیا اور بہتون کو قید و اسیر کر لیا اور آپ زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین
جسنے حضرت آدم و حوا کو فریب دیا انہین قیدیون مین تہا عمر اسکی بہت تہوڑی تہی کچہ
جانتا نہ تہا انہین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم و رسومات انکی اختیار کی جب کہ انکا
علم سیکہ کر جوان ہوا اس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ امر و نہی کے احکام جاری کرتا جب کہ
اسپر بہی ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے اون فرشتون سے جو روی زمین پر رہتے تہے کہا
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً مِّنْ غَیْرِکُمْ وَاَرْفَعُکُمْ اِلَی السَّمَآءِ یعنے خلیفہ زمین کا مین اسکو
کرونگا جو تم مین سے نہین ہی اور تمہین آسمان پر بلا لونگا فرشتون نے جو ایک مدت سے یہان
رہتے تہے یہان کی جدائی کے سبب اس بات کو مکروہ جانکر خدا کو یون جواب دیا اَتَجْعَلُ
فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

سب بعید لکھیے کا آپ اس شخص کو جو روے زمین پر فساد اور خون ریزی کرے جس طرح کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجھے پاک جانتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا اِنِّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جس فائدے کو ہم جانتے ہین تم نہین اوس سے کچہ خبر نہین اور قسم ہی مجکو اپنی کہ آدم اور اوسکی اولاد کے بعد کسی ملک و جن اور حیوان کو زمین پر نہین رکہنے کا غرض کہ جس گہڑی آدم کو اللہ تعالی نے پیدا کرکے روح کو اونکے جسم مین ہونکا اور اون سے حوا کو پیدا کیا اوسوقت تمام فرشتون سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو سجدہ کرو انہون نے بموجب حکم الہی کے سجدہ کیا اور آدم کے تابع ہوئے مگر عزازیل نے سجدہ نہ کیا جہالت و حسد کے باعث خدا کے حکم سے منکر ہوا یہ سمجہا کہ آگے مین مالک و رئیس تہا اب انکا تابع ہونگا اس لیے حسد و بغض سے آدم کا دشمن ہو گیا پہر اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو جنت مین داخل کرو غرض جسوقت آدم بہشت مین پونہچے جناب الہی سے یون ارشاد ہوا یَا آدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اے آدم تم اپنے قبیلے سمیت اس بہشت مین رہو اور جو تمہارا جی چاہے خوشی سے کہاو مگر اس درخت کے پاس نجائیو اگر اسکے نزدیک جاؤ گے تو گنہگار ہوگے یہ جنت جو اللہ تعالی نے حضرت آدم کو رہنے کے لیے عطا کی ایک باغ ہی پورب کی طرف یاقوت کے پہاڑ پر وہان کسی آدمی کا مقدور نہین کہ جاکر اوس پر چڑہ سکے زمین وہان کی اچھی ہوا معتدل ہمیشہ ایام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت سی جاری درخت ہرے ہرے میوجات کے بکثرت پہلے اور اقسام اقسام کے پہول پہل لگے حیوانات وہان کے کسیکو ستاتے نہین طائر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ کے ڈالیون پر بیٹھے چہچہے کیا کرتے ہین آدم و حوا وہان جاکر بخوشی رہنے لگے ان دونون کے سر کے بال بہت بڑے بڑے پاؤن تلک لٹکتے تہے تمام بدن اونکا بالون سے چہپا رہتا اس سے نہایت زیب و جمال انکا تہا نہرون کے کنارے چمن مین بخوبی سیر کرتے پہرتے اقسام اقسام کے میوے کہاتے اور نہرون سے پانی پیتے بے محنت و مشقت یہ سب کچہ

میسر تھا بل جوتنا کھیتی کرنا پیسنا پکانا کاتنا کہ بغداد ہوتا یہ ایک ہی محنت انہین نہ تھی جیسا
اس زمانے مین اولاد انکی ان بلاؤن مین گرفتار ہی جسطرح اور حیوانات وہان رہتے
تھے اسیطرح یہ دونون بحفظ وآرام تمام اوقات بسر کرتے کچہ غم نتھا اور جتنے درخت
وحیوان وہان تھے سب کے نام اللہ تعالی نے آدم کو بتا دیے اور فرشتون نے نام انکا
پوچھا یہ تو جانتے نتھے حیران ہوکر چپکے ہو رہے آدم سے جسوقت پوچھا انہون نے پوچھے
ہی سب نام بتا دیے اور فائدہ ونقصان انکا سب بیان کیا فرشتون نے جو یہ حال دیکھا
اسکے سب تابع ہوے اور آدم کو آپسے بہتر جانا عزازیل نے جب کہ یہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور
ہی بغض وحسد نے اسکے ترقی کی اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر وفریب سے انکو ذلیل کیا چاہیے
چنانچہ ایک دن ناصح بن کر ان کے پاس گیا اور کہا اللہ تعالی نے جو تمکو بزرگی وفصاحت
وبیان کی عطا کی ہی آج تک یہ نعمت کسی کو نہین دی اگر اس درخت سے تم کچہ کہاو تو اس سے
زیادہ علم وفضل تمہین حاصل ہوا اور ہمیشہ بخوبی وآرام تمام یہان رہو کبھی موت نہ آوے سدا
چین کیا کرو جسگھڑی اس ملعون نے قسم کہا کر کہا اِنِّی لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ یعنے مین تمہین نصیحت
کرتا ہون یہ اسکے فریب مین آگئے حرص سے پیش دستی کرکے اوس درخت سے کہ جسے
اللہ تعالی نے کہانا منع کیا تھا کچہ کہایا لباس بہشتی جو پہنے ہوے تھے فی الفور سب بدن
اوتر پڑا درختون کے پتے لیکر بدن چہپانے لگے لنبے لنبے بال جو سر پر تھے وہ بھی گر کر
ننگے ہو گئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اور سیاہ ہوگیا غرض رسوا ہوے حیوانون نے
جو یہ حال انکا دیکھا صورتین انکی انہین مکروہ معلوم ہوئین نفرت سے بہاگے یہ وہان نہایت
ذلیل ہوے فرشتونکو حکم ہوا کہ اب انکو بہشت سے نکال کر پہاڑ سے نیچے ڈال دو فرشتون نے
ایسی جگہ ڈالا کہ وہان پہل پتے کچہ نتھے بہرکیف زمین پر آگرا ایک مدت تک اس غم والم مین رویا
کیے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوے جبکہ اس غم والم مین ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی
نے رحم کرکے ان کی توبہ کو قبول کیا اور گناہ بخشا ایک فرشتے کو زمین پر بہیجا اوسنے

پہلے اگر زمین کہودنا ہل جوتنا بونا کاتنا پیسنا خمیر کرنا روٹی پکانا کپڑا بننا سینا لباس بنانا یہ سب انکو سکہایا جب کہ اولاد بہت سی ہوئی جن بہی آگر ملے درخت لگانا مکان بنانا اور بہت سی صنعتیں انکو سکہائیں آپس میں اونکے انکے دوستیاں ہوئیں بہت مدت تک اسیطرح زندگی بسر کرتے تہے پر جب کبہی ابلیس لعین کے مکرو فریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی کو جنون کی طرف سے بغض وحسد کا خیال گذرتا جسکہر میں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ہابیل کی اولاد کو بہی خیال گذرا کہ جنون نے اسکو سکہایا اس سے اور بہی انکو جنون کے ساتہ دشمنی وعداوت ہوئی اور انکے دفع کرنے کے واسطے مکروحیلے کرنے لگے سحر افسون دعا تعویذ شیشے میں بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جس سے جنون کو تکلیف پونہچے عداوت سے کرتے تہے اور ہمیشہ اسی فکر میں رہتے جب کہ اللہ تعالی نے حضرت ادریس پیغمبر کو بہیجا اونہوں نے آکر آدمیوں اور جنون میں صلح کروادی اور سب کو دین اسلام کی راہ دکہائی جن بہی آدمیوں کے ملک میں آگئے اور ان سے ملکر آپس میں رہنے لگے اسیطرح طوفان ثانی تک اور بعد اسکے بہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جب کہ حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ میں ڈالا پہر آدمیوں کو بہی گمان ہوا کہ جنون نے نمرود کو گوپہن بنانا سکہایا اور یوسف کے بہائیوں نے جب یوسف کو کوے میں ڈالا اسکو بہی انہوں نے جنون کے فریب سے جانا یہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا حضرت موسی پیغمبر جب دنیا میں آئے انہوں نے بہی آپس میں انسے صلح کروادی اور بہت سے جن حضرت موسی کے دین میں آگئے جب کہ حضرت سلیمان ابن داود کو اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا اور روی زمین کے سب بادشاہوں پر غلبہ دیا سارے جن و انس انکے تابع ہوے تب جنون نے از راہ فخر کے آدمیوں سے کہا کہ سلیمان کو یہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتہ لگی ہی اگر جن مدد نکرتے جس طرح اور بادشاہ ہین ویسے ایک یہ بہی ہوتے اور بہت اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیوں کو وہم میں ڈالتے تہے جس گہڑی حضرت سلیمان نے وفات پائی اور جنون کو

خبر نہوئی سب حیران تہے کہ حضرت سلیمان کہان ہین تب آدمیون کو یقین ہوا کہ اگر یہ غیب دان
ہوتے تو اتنا حیران نہوتے اور بلقیس کی خبر جسوقت ہدہد کی زبانی حضرت سلیمان کو پہونچی
سب سے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ بلقیس کا تخت قبل اوسکے آنیکے اُٹہا لاوے ایک جن کہ نام
اوسکا اصطوس بن ایوان تہا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا جلد اوٹہا لاؤن کہ آپ اپنے مکان
سے نہ اوٹہنے پاوین حضرت سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا ہون اس سے بہی زیادہ جلدی ہو
آصف برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تہا کہا کہ مین ایک پل مین لاؤنگا اور لے ہی آیا جسوقت کہ
حضرت سلیمان نے تخت دیکہا بیہوش ہو گئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان
ہمسے بزرگی زیادہ رکہتے ہین شرمندہ اور سرنگون ہوکر وہان سے پہرے اور سب آدمی
انکے پیچہے تالیان بجاتے ہوے چلے جن نہایت ذلیل ہوکر بہاگے اور بعضے باغی ہو گئے حضرت
سلیمان نے انکے پکڑنے کے لیے پیچہے فوج بہیجی اور بہت سے عمل انکے قید کرنے کے بنا دیے
اور یہ کہا کہ جن اسطرح شیشے مین بند ہوتے ہین اور کتاب انہین عملیات مین تصنیف کی
چنانچہ وہ کتاب بعد اونکے وفات کے ظاہر ہوئی جسگہڑی حضرت عیسیٰ دنیا مین آئے
اور تمام جن و انس کو دعوت اسلام کی کی اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتا کر فرمایا کہ آسمان پر
اسطرح جاکر فرشتون سے قرب حاصل کرتے ہین بعضے جن حضرت عیسیٰ کے دین پر
اگر عابد و پرہیزگار ہوے اور آسمان تک جانے لگے ہمیشہ آسمان کی خبر سنکر یہان کاہنون
سے آکر کہتے تہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا کیا اور یہ آسمان پر جانے
سے موقوف ہوے اوسوقت کہنے لگے اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ
رَبُّھُمْ رَشَدًا انہین معلوم دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہ برا ہوا یا خدا انکو ہدایت کیا
چاہتا ہی اور بعضے جن دین و اسلام قبول کرکے مسلمان ہوے چنانچہ اونکے اور
مسلمانون کے آج تک صلح چلی جاتی ہی جب کہ حکیم یہ سب کہہ چکا پہر یہ کہا کہ اے جنو اب انکو
یہ چہیڑو اور آپس مین فساد نکرو عداوت قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو مآل اسکا اچہا نہین ہی

یہ عداوت پھر کی آگ ہی جو وقت ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلادیوے گی خدا اپنی پناہ مین رکھے
جھگڑے یہ دشمنی کرکے ہم پر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہی جب کہ سب نے یہ
عجیب قصہ سنا ہر ایک نے سر جھکایا اور متفکر ہوا بادشاہ نے اس حکیم سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
کیا صلاح ہی یہ سب جو ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور ہم سے پناہ لی ہی انکے جھگڑے
کو کس طرح فیصل کیجیے اور راضی کرکے اپنے ملک سے رخصت کیجیے حکیم نے کہا مصلحت نیک
بعد تامل کے معلوم ہوتی ہی جلدی مین کچھ نہین ہو سکتا میرے نزدیک اب یہ صلاح ہی کہ بادشاہ
صبح کو بار عام مین بیٹھے اور ان سب کو بلوا کر ہر ایک کی دلیل و حجت سنے بعد اسکے
جو صلاح و مناسب وقت جانے حکم کرے صاحب العزت نے کہا کہ انسان نہایت فصیح و بلیغ
ہین اور یہ حیوان اسمین عاجز کچھ بول نہین سکتے اگر اونکی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھ جواب
ندے سکے تو انکو انہین کے حوالے کیجیے گا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رہین حکیم نے
کہا یہ اونکی قید مین صبر و سکوت کرین زمانہ ہمیشہ برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کردیوےگا
جسطرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو بخت نصر کے ظلم
سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل ساسان اور آل عدنان کو آل
یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے نجات دی یہ زمانہ کسی پر یکسان نہین گذرتا مانند دائرہ چرخ
ہمیشہ اس عالم موجودات پر بموجب احکام الٰہی کے پھرتا ہی ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ
ہزار برس مین یا چھتیس ہزار برس مین یا تین سی ساٹھ ہزار برس مین یا ایک دن مین جو پچاس
ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرتا ہی سچ ہی کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمونی کسیکو ایک وتیرہ پر نہین رکھتی

یہ فصل انسانون کے مشورے مین

بادشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان و ارکان سے خلوت مین مشورت کرتا تھا انسان
بھی وہان اپنے مکان مین ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے مجتمع

ہوکر آپس مین صلاحین کر رہے تہے جسکے خیال مین جو گذرتا کہتا ایک نے کہا کہ ہمارے اور
غلامون کے درمیان جو کچہ کلمہ کلام آج ہوا تم سب نے سنا اور قضیہ ہنوز منفصل نہوا کچہ ہمین معلوم
ہوتا ہی کہ بادشاہ نے ہمارے حق مین کیا ٹہرایا ہی سب نے کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے
ہین کہ بادشاہ اسی فکر مین کہبرا رہا ہی شاید کل باہر نہ نکلے دوسرے نے کہا کہ مین یہ جانتا ہون
کل وزیر سے خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی نے کہا حکیمون اور عالمون کو
جمع کر کے کل مصلحت کریگا کوئی بولا یہ نہین معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دیوین پر
یہ جانتے ہین کہ بادشاہ ہمسے موافق ہی اور ہمارے ساتھ اعتقاد نیک رکہتا ہی ایک نے کہا
وزیر کا خوف ہی ایسا نہو کہ ہمسے پہر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے نے کہا
یہ امر سہل ہی وزیر کو کچہ تحفہ تحائف دیکر اپنی طرف کر لیوین گے مگر ایک خطرہ ہی سب نے پوچہا وہ
کیا ہی کہا کہ قاضی مفتی سے کہ حکم کا بڑا ڈر ہی سب نے کہا یہ امر بہی سہل ہی اونہین بہی کچہ رشوت
دیکر راضی کرین گے آخر وہ بہی ہماری مرضی کے موافق کچہ حیلے شرعی کر کے حکم کرینگے
لیکن صاحب العزیمت مرد عاقل اور دین دار ہی کسیکی طرفداری نکریگا اچہا اگر بادشاہ نے اوس سے
مشورہ کیا خوف ہی کہ مبادا ہمارے غلامون کی سعی بادشاہ سے کر کے ہمارے ہاتہہ سے
نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے اگر حکیمون سے مشورہ کیا تو انکی رای
آپس مین مختلف ہین ایک دوسرے کے مخالف کہیگا کوئی بات منقح نہین ہونگی ایک نے کہا
اگر بادشاہ قاضیون اور مفتیون سے مشورہ کرے تو یہ ہمارے حق مین کیا کہین گے دوسرے نے
کہا عالمون کا فتوا ان تین صورتون سے خالی نہین یا حکم کرین گے کہ حیوانون کو آزاد کرین یا کہین گے
انہین بیچ کر قیمت لیوین یا کہین گے کہ انکو زیادہ تکلیف نہ دیوین تخفیف اور احسان کرین شرع
مین بہی تین صورتین ہین ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر
کیا صلاح دیوے دوسرے نے کہا مین جانتا ہون یہ کہیگا کہ ان حیوانون نے ہمارے ملک مین
آکر پناہ لی ہی اور مظلوم ہین انکی مدد بادشاہ پر لازم ہی اسواسطے کہ سلاطین خلیفہ خدا

کہلاتے ہین اللہ تعالی نے انکو اس لیے روی زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل و انصاف کرین اور ضعیفون کی مدد و اعانت کرین ظالمون کو اپنے ملک سے نکال کر خلق مین احکام شریعت کے جاری کرین کیونکہ روز قیامت کو پرسش انہین سے ہووے گی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لیے کہے تو قاضی تین حکمون مین ایک حکم کریگا اسوقت کیا کیا جاے ایک نے کہا کہ قاضی نایب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی انکے حکم سے کسیطرح پھر نہین سکتے ایک نے کہا اگر قاضی حکم کری کہ حیوانون کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے دوسرے نے کہا کہ یہ جواب دینگے کہ ہم انکے مالک موروئی ہین اور یہ ہمارے جد و آبا کے وقت سے غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار ہی چاہین انہین چھوڑین اور آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین پھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ یا گواہون سے ثابت کرو کہ یہ ہمارے غلام موروئی ہین ایک نے اسکا جواب دیا کہ ہم اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانینگے اوسنے کہا اگر قاضی کہے کہ آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہی اسواسطے کہ یہ سب حیوانون کے دشمن ہین اور دشمنون کی گواہی شرع مین سنی نہین جاتی یا کہے کہ بیع نامہ اور سند خط کہان ہی اگر سچے ہو تو اوسے لاکر حاضر کرو اوسوقت کیا تدبیر کی جاے یہ بات سنتے ہی سب چپکے ہو رہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے کہا ہم اسکا جواب یہ دیوینگے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب طوفان مین ڈوب گئے اور قاضی اگر کہے کہ تم اس بات پر قسم کہاو کہ یہ ہمارے غلام ہین اوسوقت ہم کہینگے کہ قسم منکر سے چاہیے اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے اور وہ قسم کہا کر کہین کہ ہم انکے غلام نہین ہین اوسوقت کیا تدبیر کی جاوے گی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم یہ کہینگے کہ حیوانون نے جہوٹی قسم کہائی ہمارے پاس بہت سی دلائل ہین کہ اس دعوے پر دلالت کرتے ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انہین بیچین اور قیمت لیوین اوسوقت کیا کرو آبادی کے جو رہنے والے تھے انہون نے کہا کہ ہم بیچکر قیمت لے لیوینگے اور جو جنگل و ویرانے کے باشندے

تھے عرب اور ترک وغیرہ انہون نے کہا یہ نہین ہوگا اگر ہم اسپر عمل کرین تو ہلاک ہوجاوینگے
اسکا ذکر نکرو جو کہ انکے بیچنے پر راضی ہوے تھے اونہون نے کہا اسمین خلل کیا ہی انہون نے
اسکا جواب دیا کہ اگر حیوانون کو ہم بیچین تو نہایت تکلیف اٹھاوین دودہ پینا گوشت کہانا کہال اتارے
لباس بنانا اسکے سوا اور مصارف مین لانا یہ فائدے سب جاتے رہینگے اس زندگی سے
موت بھلی ہی بہی تکلیف آبادی کے رہنے والون پربہی ہووے گی وہ بہی ان حیوانون سے
بہت سی احتیاج رکہتے ہین ہرگز انکے بیچنے اور آزاد کرنیکا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اسکا خیال بہی جیمین نہ
لائیو اگر تخفیف واحسان کرنے پر راضی ہو تو مضایقہ نہین اسواسطے کہ یہ حیوان بہی جاندار مین ہمارا
تمہارا سا گوشت پوست رکہتے ہین انکو بہی زیادہ تکلیف سے ایذا ہوتی ہی تمنے کوئی نیکی
ایسی نہین کی تہی کہ جسکے سبب یہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانون کو تمہارے تابع کیا اور نہ انہون
نے کوئی گناہ ایسا کیا تہا کہ اوسکے سبب سے خدا نے یہ سزا دی کہ اس عذاب مین گرفتار ہوے
وہ مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اوسکے حکم کا کوئی پہیرنے والا نہین ہی

فصل حیوانون کے مشورے مین

بادشاہ جسوقت مجلس سے اوٹہا اور سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانون مین گئے
بہائم بہی جمع ہوکر آپس مین صلاح و مشورے کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج جو ماجرا ہمارے
اور دشمنون کے بیچ ہوا سب سنا تمنے اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا اب تمہارے نزدیک
کیا صلاح ہی ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جاکر بادشاہ کے آگے روئینگے اور انکے ظلم کا شکوہ
کرینگے شاید بادشاہ رحم کرکے قید سے چہڑا دیوے آج تو ہم پر کچہ مہربان ہوا ہی مگر
بادشاہ کو لازم نہین ہی کہ بغیر سننے دلیل وحجت کے حکم کرے اور دلیل وحجت فصاحت
بیان اور طلاقت زبان سے ثابت ہوتی ہی چنانچہ پیغمبر نے فرمایا ہی اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ
اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْکُمُ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ
حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنِّیْ اِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِنَ النَّارِ

یعنی تم جو خصومت کرتے ہوے میرے پاس آتے ہو اور ایک دوسرے سے دلیل و
حجت مین ہوشیار زیادہ ہی اسیکے واسطے مین حکم کرتا ہون پس اگر نادانستہ ایک کا
حق دوسرے کی طرف جاوے چاہیے کہ وہ نہ لیوے اگر لیویگا تو اسکے واسطے مین
نار جہنم مقرر کرونگا انسان بہی فصاحت بیان اور جودت زبان ہمسے زیادہ رکہتے ہین
ہمکو خوف ہی اسکا کہ انکی چرب زبانی سے دلیل و حجت مین ہم ہار جاوین اور وہ غالب
رہین تمہارے نزدیک اسکی کیا تدبیر ہی اسمین خوب سا تامل کیا چاہیے سب ملکر جو تامل
و فکر کرینگے تو ایکنہ ایک بات اچھی نکل ہی آوے گی ایک نے کہا میرے نزدیک یہ صلاح
ہی کہ قاصدونکو سب حیوانون کے پاس بہیجکر اپنا احوال ظاہر کرین اور اونہین کہلا بہیجین
کہ اپنے وکیلون اور خطیبون کو ہمارے یہان روانہ کرین کہ وہ سب یہان آکر ہمارے مددگار
ہووین کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور عقل و فصاحت ہی کہ دوسرے مین نہین ہی
جب کہ بہت سے یار و مددگار جمع ہووینگے ایک صورت مخلصی اور فلاح کی ہوجاویگی
اور مدد اوسی اللہ سے ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی کرتا ہی سب حیوانون نے کہا بس یہی صلاح
ہی چنانچہ چہہ قاصد جو نہایت معتبر تہے ہر ایک طرف بہیجنے کے واسطے تجویز ہوے اونمین
سے ایک درندون کے لیے دوسرا پرندون کے واسطے تیسرا شکاری جانورون کے واسطے
چوتہا حشرات الارض یعنی کیچوے بیر بہوٹی وغیرہ کے واسطے پانچوان ہوام یعنی کیڑے
مکوڑے سانپ بچہو کے واسطے چہٹا دریائی جانورون کے واسطے مقرر کرکے ہر ایکطرف روانہ کیا

فصل پہلے قاصد کے احوال مین

پہلے قاصد نے جسکی ٹہری درندون کے بادشاہ ابوالحارث یعنی شیر کے پاس جاکر کہا
کہ آدمیون اور حیوانون مین جنون کے بادشاہ کے سامنے مناظرہ ہو رہا ہی حیوانون
نے قاصدون کو سب حیوانات کی طرف روانہ کیا ہی کہ اگر اونکی مدد کرین مجکو
بہی آپ کی خدمت مین بہیجا ہی ایک سردار اپنی فوج سے میرے ساتہ کر دیجیے

تاکہ وہان جلکر اپنے ابنای جنس کا شریک ہووے جسوقت اوسکی نوبت آوے انسانون سے مناظرہ
کرے بادشاہ نے قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانون سے کیا دعوی کرتے ہین اوسنے کہا
کہ وہ یہ کہتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اونکے مالک ہین شیر نے پوچھا کہ انسان
کس چیز سے فخر کرتے ہین آیا کہ زور قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا کودنا پہاندنا جنگل مارنا پہاڑنا
الغرض کسی چیز سے فخر کرتے ہون مین ابہی اپنی فوج کو روانہ کرون کہ وہان جاکر ایک حملے
مین سب کو تہین متفرق اور پراگندہ کردیوے قاصد نے کہا بعضے ان خصلتون سے بہی فخر
کرتے ہین ساتہ اسکے بہت سے عمل اور صنعتین اور حیلہ و مکر ڈہال تلوار برچھی نیزہ تیر قبض
چہری تیر و کمان اور بہت سے ہتیار بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون سے بچنے
واسطے بدن کو زرہ بکتر جلیبہ بخد خود سے چہپاتے ہین کہ اونکے دانت اور چنگل مرگز
بدن مین اثر نکرین درندون و وحشیون کے پکڑنیکے لیے بہت سے مکر حیلے کرتے
ہین جال اور پہندے بناتے ہین خندقین اور کوئے اور غار کہود کر انکے منہ اور گہاس
سے الگ بند کرتے ہین جسوقت حیوان نادانستہ انمین جا گرتے ہین پہر وہان سے نکلنا محال
ہوتا ہے لیکن جنون کے بادشاہ کے سامنے ان خصلتون کا کچہ ذکر نہین ہی وہان فصاحت
بیان اور جودت زبان غلبہ عقل و تمیز ان سب چیزون کے واسطے دلیلین اور حجتین بیان ہوتی
ہین جسوقت بادشاہ نے قاصد کی زبانی سنا ایک گہڑی متفکر ہوکر حکم کیا کہ ہان سب
درندے ہماری فوج کے آوین بموجب حکم کے قسم قسم کے درندے شیر بہیڑیے طرح طرح کے
بندر نیولے غرض کہ انواع و اقسام کے جانور گوشت کہانے والے اور چنگل مارنے
والے خدمت مین حاضر ہوے بادشاہ نے جو کچہ قاصد کی زبانی سنا تہا اونسے بیان
کیا اور فرمایا کہ تم مین کون ایسا ہی کہ وہان جاکر حیوانونکا شریک ہووے جسوقت وہان
جاوے اور دلیل و حجت سے غالب آوے اوسوقت جو کچہ مجہسے طلب کریگا
مین اوسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب درندے یہ سنکر ایک گہڑی اس فکر مین

متامل ہوے کہ اس کام کے لائق کوئی ہی یا نہین چیتا جو وزیر تہا اوسنے شیر سے عرض کیا
کہ تو ہمارا بادشاہ و سردار ہی اور ہم تیرے تابع و رعیت ہین بادشاہ کو چاہیے کہ ہر ایک
امر مین بصلاح و تدبیر اور دانشمندون سے مشورہ کرنے حکم کرے اور رعیت کو چاہیے
کہ بادشاہ کا حکم گوش دل سے سنے اور ہر ایک بات مین اسکی اطاعت کرے اسواسطے
کہ بادشاہ بمنزلہ سر اور رعیت بجای اعضا کے ہی جبکہ بادشاہ و رعیت اپنے اپنے
طور و طریق پر رہین سب امور درست اور ملک مین بندوبست رہتا ہی بادشاہ نے
چیتے سے پوچہا وہ کون سی خصلتین ہین کہ بادشاہ و رعیت پر واجب ہین انہین بیان کر
چیتے نے کہا بادشاہ کو چاہیے کہ عادل و شجاع و دانشمند ہو ہر ایک امر مین تامل کرے
رعیت پر اسطرح مہربانی و شفقت کرے جسطرح اولاد پر ماں باپ شفقت و مہربانی کرتے
ہین جسمین صلاح و فلاح رعایا کی ہو اسی مین مصروف رہے اور رعیت کو لازم ہی کہ ہر
صورت بادشاہ کی اطاعت و خدمتگاری و جانفشانی مین حاضر رہے اور جو ہنر اور صنعت
کہ آپ جانتی ہو بادشاہ کو بتا دیوے اور عیب و ہنر پر اوسے اطلاع کرے خدمتگذاری
کا حق جیسا چاہیے بجا لاوے اور اپنی احتیاج کو بادشاہ سے ظاہر کرے اوس سے
مدد اور اعانت چاہے شیر نے کہا تو سچ کہتا ہی اب اس مقدمے مین کیا صلاح بتاتا ہی
چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے اگر وہان
قوت و غلبے اور شجاعت و حسد کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون مجہے آپ رخصت
کیجیے کہ وہان جاکر بخوبی اسکا سر انجام کرون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان ا
بہی نہین ہی یوز نے کہا اگر وہان کو دنے پہاندنے رکہنے پکڑنے کا کام ہو اوسکا
کفیل مین ہون بہیڑئے نے کہا اگر وہان حملہ کرنے لوٹنے غارتگری کا کام ہو اوسکا سر انجام مین کرون لومڑی نے کہا
اگر وہان حیلہ و مکر کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ڈہوندہنے اور چوری
کرنے اور چہپ رہنے کا کام ہو اوسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر وہان ناچنے کودنے نقل کرنے کا

مین بہیجنے والے کی بہتری ہو اسمین کوشش و جان فشانی کرے اگر طرف ثانی کچہ طمع [illegible]
ایسا ہو کہ اسکی طرف داری سے اگے واسطے مسلک امانت و دیانت سے متزلزل ہو کر چاہ
خیانت و ضلالت مین سر کے بہل گرے دوست [illegible] کسی نوع سے اگر [illegible] فراغت حال
ہو لوسکے واسطے رہ نجاوے جلد پہیرے اور اپنے مالک کو جو کچہ سنا اور دیکہا ہو اوسی
اگر اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت و امانت کا مالک سے چاہیے بجا [illegible] کی
سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے کیونکہ قاصد پر سب بیغام
پوہنچانا واجب ہی بعد اسکے چیتے سے کہا کہ تیرے نزدیک اس گروہ مین کون ایسا ہی
کہ اس امر کی لیاقت رکہتا ہو چیتے نے کہا اس کام کے واسطے سوا کلیلہ و دمنہ کے
بہائی کے کوئی بہتر نہین ہی شیر نے گیدڑ سے کہا چیتے نے جو تیرے واسطے تجویز کیا
ہی تو اسمین کیا کہتا ہی گیدڑ نے کہا سچ کہتا ہی [illegible] اوسکو جزای نیک دیوے اور
مراد کو پوہنچاوے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہان جا کر اپنے ابنای جنس کی طرف سے
مناظرہ کرے جس وقت وہان سے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا اور انعام پاویگا گیدڑ نے کہا مین
بادشاہ کے تابع ہون لیکن وہان ابنای جنس میرے بہت دشمن ہین [illegible] تدبیر کرکر
بادشاہ نے پوچہا وہ کون ہین دمنہ نے کہا کتے میرے ساتہ ہٹ دشمنی رکہتے ہین
بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہی کہ وہ آدمیون سے نہایت مانوس و مالوف ہو رہے ہین درندون
کے پکڑنے کے لیے اونکی مدد کرتے ہین بادشاہ نے کہا اسکا کیا سبب ہی کہ وہ [illegible]
انسان مربوط ہو کر درندون پر حملہ کرتے ہین اپنے ہمجنسون کو چہوڑ کر غیر جنس کے شریک
ہوے اس بات سے ریچہ کے سوا کوئی واقف نہ تہا اوسنے کہا اسکا سبب مین
جانتا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر ریچہ نے کہا کتون نے طبائع کی موافقت اور اخلاق
کی مجانست کے سبب آدمیون سے ارتباط بہم پوہنچایا ہی اسکے سوا بہت سی نعمتین کہانے
پینے کی وہان حاصل ہوتی ہین اور طبیعتون مین انکی حرص و بخل اور اخلاق بد [illegible]

ادمیون کے ہی زیادہ موجب موافقت کا ہی اور درندان بدبو سے کنارہ کرتے ہین [illegible] سب [illegible] کتے گوشت کہاتے ہین کچا پکا حلال حرام تر وخشک [illegible] [illegible] اچار [illegible] پاتے ہین [illegible] اسکے سوا پہل پہلاری ساگ پات روٹی دال دودہ دہی [illegible] میٹہا [illegible] تیل شہد حلوا ستو اور جو اقسام ادمیون کے کہانے نیکے ہین سب کہاتے ہین [illegible] نہین [illegible] درندے [illegible] کہاتے نہین بلکہ پہچانتے بہی نہین ہین اور حرص [illegible] ان مین اس مرتبے مین [illegible] نہین کہ کسی جانور کو بستی مین آنے دیوین اسواسطے کہ وہ اگر کچہ کہانہ لیوے اگر کبہی [illegible] کہانے کوئی لومڑی یا گیدڑ کسی گاؤن مین آن کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا مردار یا کوئی [illegible] کا چرا لے کر آوے کتے کس شدت سے بہونکتے ہین اور حملہ کرکے آخر وہان سے نکال دیتے ہین اس طمع وحرص کے باعث ذلیل [illegible] کتنے ہین اگر کسی مرد یا عورت یا لڑکے کے ہاتہ مین روٹی یا کچہ اور کہانے کی چیز دیکہتے ہین [illegible] دم اور سر ہلاتے ہین اگر اوسنے جہانسے ایک آدہ [illegible] اونکے آگے ڈال دیا کس طرح جلد دوڑ کر اسکو اوٹہا لیتے ہین کہ دوسرا لینے نپاوے [illegible] انسانون مین بہی ہین اس موافقت کے باعث کتے اپنے ابنائے جنس [illegible] کر اونسے جا ملے ہین اور درندون کی گرفتاری کے واسطے انکی مدد اور اعانت کرتے ہین بادشاہ نے کہا کتے کے سوا اور بہی کوئی درندا ہی کہ [illegible] ادمیون سے موافقت [illegible] دوستی رکہتا ہو ریچہ نے کہا بلی بہی انسے نہایت مالوف ہی بادشاہ نے پوچہا اسکی موافقت کا کیا سبب ہی ریچہ نے کہا اسکا بہی ایک سبب ہی کہ طبیعت اسکی [illegible] انسانون کی موافق ہی بلی کو بہی حرص و رغبت اقسام اقسام کے کہانے کی مثل ادمیون کے ہی بادشاہ نے کہا انکے نزدیک اسکا کیا حال ہی ریچہ نے کہا یہ کتے سے کچہ بہتر رہتی ہی اسواسطے کہ انکے گہرون مین جا کر فرش پر سوتی اور کہانے کے وقت [illegible] جاتی ہی جو کچہ وہ آپ کہاتے ہین اسکو بہی دیتے ہین اور جو کبہی یہ فرصت پاوے

توکہانے پینے مین اونکے چوری بہی کرتی ہی مگر کتے اونکو نہین چہوڑتے کہ مکان [illegible]
[illegible] جاتے اونکے اسواسطے کتے اور بلی مین حسد وبغض رہتاہی [illegible] سکو دیکہتے ہین
اپنی جگہ سے جست کرکے اسطرح حملہ کرتے ہین [illegible] پتہر [illegible] کہا جاو
اور بلی بہی جسوقت کتون کو دیکہتی ہی منہ نوچتی اور دم اور بال اپنے کہڑے [illegible] ہی نہایت غصے
اور غضب سے بہولتی اور بڑہ جاتی ہی انکا سبب یہی ہی کہ یہ بہی [illegible]
پوچہا ان دو کے سوا کوئی اور بہی انسے مانوس ہی ریچہ نے کہا چوہے بہی انکے گہرون اور
دوکانون مین جاتے ہین مگر انکو آدمیون سے انسیت نہین ہی بلکہ وحشت کرتے اور بہاگتے
ہین بادشاہ نے کہا انکے جانے کا کیا سبب ہی اوسنے کہا یہ بہی اقسام کے کہانے
پینے کی رغبت سے جاتے ہین بادشاہ نے پوچہا کوئی جانور اور بہی انکے یہان جاتا ہی
ریچہ نے کہا نیولے بہی کبہی چوری چہپے [illegible] جاتے ہین
پہر بادشاہ نے پوچہا کہ انکے سوا کوئی اور بہی انکے گہرون مین جاتا ہی ریچہ نے کہا اور کوئی
نہین جاتا مگر آدمی زبردستی چیتون اور بندرون کو پکڑ لیجاتے ہین پر یہ وہان جانے سے
راضی نہین ہین بادشاہ نے پوچہا کہ بلی اور کتے کس وقت سے انسانون [illegible] ہوے
ہین ریچہ [illegible] وقت سے بنی قابیل بنی ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہ احوال
[illegible] سے بیان کر ریچہ نے کہا جس گہڑی قابیل نے اپنے بہائی کو جسکا نام ہابیل تہا
قتل کیا بنی ہابیل نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اور اونسے لڑائی کی آخر بنی قابیل [illegible]
شکست دیکر تمام مال انکا لوٹ لیا اور مواشی بیل اونٹ گدہے خچر سب لوٹ کر بہت مالدار
ہوگئے آپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کہانے پکوائے حیوانون کو [illegible]
پہینکے انکے جابجا اپنے ہر ایک شہر اور گاون کے گرد بگرد دیکہکر آئے بلی اور کتون
نے یہ گوشت کی کثرت اور کہانے پینے کی وسعت دیکہی اپنے ابناے جنس کو چہوڑکر رغبت
سے اونکی بستیون مین آئے اور معین ومددگار ہوے آج تک انسے ملے جلے رہتے

تب شیر نے جب یہ قصہ سنا نہایت متاسف ہو کر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور کئی بار اس کلمے کو تکرار کہا ریچہ نے بادشاہ
سے کہا کہ [illegible] نے جواب [illegible] جس سے مفارقت کی انکو اسکا افسوس کیا ہی شیر نے
کہا مجھے [illegible] جائیگا کہ افسوس نہیں مگر اس بات کا تاسف ہی کہ حکیموں نے کہا ہی
[illegible] ہوں کے واسطے انتظام بندوبست میں اس سے زیادہ کوئی فساد و نقصان نہیں
ہی کہ انکی فوج سے مددگار جدا ہو کر دشمن سے جا ملیں اسواسطے کہ یہ جا کر اسکو اوقات
غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے اطلاع کر دینگے اور ہر ایک امر سے اوسے
آگاہ کر کے راہیں پوشیدہ اور بہت سے مکر [illegible] گے یہ سب بادشاہوں کے واسطے
اور فوج کے [illegible] نہایت فساد عظیم ہی خدا [illegible] اور کتوں میں کبھی برکت نکرے ریچہ
نے کہا جو کچھ بادشاہ نے [illegible] خدا نے وہی کتوں کے ساتھ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول کی
انکی نسل سے خیر و برکت اوٹھا کر بکریوں کو دی بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر
ریچہ نے کہا اسواسطے کہ ایک کتیا پر بہت سے کتے جمع ہو کر [illegible] کہاتے ہیں جن نے
کہ [illegible] نہایت شدت و محنت سے آٹھ دس بچے اور کبھی اس سے بھی زیادہ جنتی ہی مگر
کبھی کسی [illegible] بستی یا جنگل میں کتوں کا بہت سا غول نہ دیکھا حالانکہ [illegible] ذبح بھی نہیں
کرتا اور بکریاں باوجود اسکے کہ تمام سال میں ایک یا دو بچے جنتی ہیں اور ہمیشہ ذبح ہوتی
ہیں [illegible] پھر بھی گلے کے گلے جنگلوں اور بستیوں میں نظر آتی ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتا اسکا سبب
یہی [illegible] کتے اور [illegible] کے بچوں کو کہانے کے باعث بہت سی آفتیں پہنچتی ہیں اور کہانے
[illegible] اختلاف [illegible] سبب وہ امراض مختلف کہ کسی درند کو نہیں ہوتے انہیں ہوتے ہیں
اور اپنی بدی اور آدمیوں کی ایذا کے باعث زندگی بھی انکی اور انکی اولاد کی کم ہوتی
ہی اسواسطے ذلیل و خراب ہیں بعد اسکے شیر نے کلیلہ سے کہا کہ ثواب رخصت اونکو
[illegible] جنوں کے بادشاہ کے روبرو جا کر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہی اوسکا انجام کر

فصل دوسرے قاصد کے بیان مین

دوسرے قاصد نے جسگھڑی طائرون سے بادشاہ مرغ کے پاس آکر احوال مکر انسان اور
ماجرا حیوانون کا سنکر حکم کیا کہ سب طائر آکر حاضر ہون چنانچہ انواع و اقسام کے طائر جنگلی
پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار خدا کے سوا کوئی نہین جانتا ہی موجب حکم کے
آکر جمع ہوئے شاہ مرغ نے انسے کہا کہ آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوانات ہمارے غلام
اور ہم اونکے مالک ہین اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے سامنے انسانون سے
مناظرہ کرتے ہین بعد اسکے طاؤس وزیر سے کہا کہ طائرون مین کون گویا و فصیح زیادہ ہی
کہ وہان بہیجنے کے لائق ہو اور انسانون سے جاکر مناظرہ کرے طاؤس نے کہا یہان طائرون کی
جماعت حاضر ہی جسکو فرمائیے وہان جاوے شاہ مرغ نے کہا مجھے سبکا نام بتادے
کہ مین انہین پہچانون طاؤس نے کہا ہدہد مرغ کبوتر تیتر بلبل کبک سرخاب
ابابیل کوا کلنگ سنگخوارہ کنجشک فاختہ قمری ممولا بط بگلہ مرغابی ہزار داستان
شتر مرغ وغیرہ سب حاضر ہین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے بتا
کہ مین دیکھون اور ہر ایک کی خصلت و صفت معلوم کرون کہ اس کام کے واسطے کون لائق
ہی طاؤس نے کہا ہدہد جاسوس مصاحب سلیمان ابن داؤد کا یہ ہی کہ لباس ایک رنگ
سے کہ پہنے ہوئے بیٹھا ہی وقت بولنے کے اسطرح جھکتا ہی کہ گویا رکوع اور سجدہ کرتا ہی
نیکی کے واسطے حکم کرتا اور بدی کو منع کرتا ہی اسی نے سلیمان ابن داود کو شہر سبا کی
خبر پہونچائی اور یہ کہا کہ مین نے جو عجائب و غرائب جہان کے دیکھے ہین وہ آپ نے
بہی نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپ کے واسطے کہ ہرگز جھوٹ کا
اسمین دخل نہین وہان ایک رنڈی ہی کہ جسکی جاہ و حشم کے بیان مین زبان قاصر
ہی سلطنت اوس ملک کی اوسیکے اختیار مین ہی اور ایک تخت نہایت بڑا ہی کہ

کہ اوسپر منتہی ہی غرض تمام جہان کی نعمتیں اوسکے یہان موجود ہین کسی چیز کی کمی نہین
مگر وہ اور اوسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو نہین مانتے آفتاب کا سجدہ کرتے
ہین شیطان نے ازبسکہ ان لوگون کو گمراہ کیا ہی ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق
کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہی
مگر آفتاب کو جو ہی اسکے نور کا ایک ذرہ ہی خدا جانتے ہین حالانکہ قابل پرستش کے
دوسرا خداے حقیقی کے سوا کوئی نہین ہی مرغ اذان کہنے والا یہ ہی کہ تاج سر پر رکہے ہوے
دیوار پر کہڑا ہی آنکہین سرخ بازو پہیلاے ہوے دم اوٹہی ہوئی نہایت غیور اور سخی ہمیشہ
تکبیر و تہلیل مین رہتا ہی نماز کا وقت پہچانتا اور ہم لوگون کو یاد دلاتا اور نصیحت کرتا ہی صبح
کے وقت اپنی اذان مین یہ کہتا ہی کہ ای ہمارے رہنے والو یاد کرو اللہ کی تئین
بہت دیر سوتے ہو موت اور خرابی کو نہین یاد کرتے دوزخ کی اگ سے خوف نہین
کرتے بہشت کے مشتاق نہین ہوتے اللہ کی نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو اوس شخص کو
کہ سب لذتون کو نیست و نابود کریگا عاقبت کی راہ کا توشہ طیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش
دوزخ سے محفوظ رہو تو عبادت و پرہیزگاری کرو اور تیتر ندا کرنے والا یہ ٹیلے پر کہڑا
ہوا ہی جسکے سفید بازو ابلق رکوع اور سجدون کی کثرت سے خمیدہ قامت ہو رہا ہی
نماز کے وقت غافلون کو یاد دلاتا اور بشارت دیتا ہی بعد اسکے یہ کہتا ہی شکر کرو
اللہ کی نعمتون کا کہ نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بدگمانی نکرو اور اکثر مناجات مین یہ مانگتا
مانگتا ہی یا اللہ پناہ مین رکہ مجہے شکاری جانورون اور گیدڑون اور آدمیون کی بدی
سے اور طبیب میرے گوشت کہانیکے واسطے مریضون سے فائدہ بیان کرتے
ہین مجہے بہی مجہے محفوظ رکہ کہ اس مین میری زندگی نہین ہی یاد کرتا ہون ہمیشہ
خدا کے تئین صبح کے وقت نداے حق کرتا ہون کہ سب آدمی سنین اور نیک نصیحت
پر عمل کرین کبوتر ہدایت کرنے والا یہ ہی کہ نامہ لیکر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہی

اور کبھی اوڑتے وقت نہایت افسوس سے یہ کہتا ہی وحشت ہی بھائیون کی جدائی سے
اور اشتیاق ہی دوستونکی ملاقات کا یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کیطرف دوستونکی
ملاقات سے خوشی حاصل ہو اور کبک یہ ہی کہ پھولون اور درختون مین ہمیشہ باغ کی بیچ
خوشخرامی کرتا اور بہت خوش آوازی سے نغمہ سرائی مین مشغول رہتا ہی ہمیشہ وعظ و نصیحت
سے یہ کہتا ہی ای عمر و بنیاد کے فنا کرنے والے باغ مین درختون کے لگانے والے شہر
مین گھرون کے بنانے والے بلندی کے بیٹھنے والے زمانے کی سختی سے کیون غافل ہو اور
پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر اوس دن کو کہ یہ عیش اور مکان چھوڑ کر گور کے
اندر سانپ اور بچھوون مین جا کر پڑیگا اگر اس وطن کے چھوڑنے کے آگے ابھی سے
خبردار ہو رہے تو بہتر ہی کہ وہان اچھے مکان مین پہنچے نہین تو خرابی مین پڑے گا
اور سرخاب یہ ہی جسطرح کہ خطیب منبر پر چڑہتا ہی اسطرح جب دو پہر کے وقت ہوا مین بلند
ہو کر زراعت کے انبارون پر جا کر انواع و اقسام کے نغمے خوش آوازی سے کرتا ہی
اور اپنے خطبے مین یہ کہتا ہی کہان ہین وہ ارباب تجارت اور اہل زراعت کہ ایک
دانہ بونے مین خدائی رحمت سے بہت سی منفعت اوٹھاتے تھے ای صاحبو خدا کے
خوف سے عبرت کرو موت کو یاد کر کے مرنیکے قبل اوسکی عبادت کا حق بجا لاو اور اسکے
بندون کے ساتھ نیکی اور احسان کرو بخل کے باعث یہ خیال جی مین نہ لاؤ کہ آج ہمارے
یہان کوئی فقیر محتاج نہ آوے اسواسطے کہ جو آج کے دن نیکی کا درخت بوئیگا کل اسکا پھل
اور مزہ اوٹھاویگا یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہی جو کہ اسمین نیک عمل کی زراعت کریگا فائدہ
اوسکا عاقبت مین پاویگا اگر کوئی عمل بد کریگا گھاس پھوس کی مانند آتش دوزخ مین جلیگا یاد کرو
اوس دن کو کہ خدا کافرون کو مومنون سے جدا کر کے جہنم کی آگ مین ڈالے گا اور مومنون
کو بہشت مین پوہنچاویگا بلبل حکایت کرنے والی یہ شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی ہی جبکہ پاسبان
جسم اوڑنے مین جلد رخسارے سفید داہنے بائین ہر وقت متوجہ رہتی ہی نہایت فصاحت

خوش الحانی سے نغمہ پردازی کرتی اور باغون مین انسانون کے ساتھ گرم صحبت رہتی ہی
بلکہ اونکے گہرون مین جاکر ہمکلام ہوتی ہی جسوقت کہ وہ یاد الٰہی سے غافل ہوکر لہو و لعب
مین مشغول ہوتے ہین وعظ و نصیحت سے کہتی ہی سبحان اللہ کتنے غافل ہو کہ اس چند روزہ
کی زندگی پر فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو اوسکے ذکر مین کیون نہین مشغول ہوتے
یہ نہین جانتے ہو کہ ہم سب مرنے کے واسطے پیدا ہوے ہو بوسیدہ ہونیکے لیے پرورش ہوے
فنا ہونے کے واسطے جمع ہوے ہو یہ گہر خراب ہونے کے واسطے بناتے ہو کب تک اس دنیا
کی نعمت پر فریفتہ ہوکر لہو و لعب مین مصروف رہوگے آخر کل مر جاؤگے مٹی مین دفن ہوگے اب بھی
ہوشیار ہو نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالے نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا ابرہہ جو سردار اوس گروہ
کا تھا چاہتا تھا کہ مکر و غدر سے خانہ خدا کو منہدم کرے بہت سے لوگون کو ہاتھیون پر بٹھا کر
متوجہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے اونکے مکر و غدر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طائرون کے اوپر
مسلط کیے طائرون نے سنگریزے لیکر اسطرح سے سنگ افشانی کی کہ سب کو ہاتھیون سمیت
کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا بعد اسکے کہتی ہی الٰہی محفوظ رکھ مجکو لڑکون کی حرص اور تمام
ہوائون سے [illegible] کوا کاہن یعنے اخبار غیب کا ظاہر کرنے والا یہ ہی سیہ فام پرہیزگار
ہر ایک چیز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہین ہوئی ہی بیان کرتا ہی ہر وقت یاد الٰہی مین مصروف
[illegible] ہمیشہ سیر و سفر مین اوقات بسر کرتا ہی ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر لیتا ہی عقلمند
کی [illegible] سے غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت سے یہ کہتا ہی پرہیزگاری کرو اور حق
کرو اوس [illegible] سے کہ زمین بوسیدہ ہوجاؤگے اعمال کی شامتون سے پوست کھینچے جاؤگے
اب گمراہی [illegible] اس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حکم الٰہی سے بھاگ کر کہین ٹھکانا
اور مخلصی نہین ہی اگر رہائی چاہتے ہو تو صلوٰۃ و دعا مین مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کرے
بلا سے محفوظ رکھے ابابیل ہوا مین سیر کرنے والی یہ ہی کہ اڑنے مین سبک پاون چھوٹے
بازو چھوٹے بیشتر آدمیون کے گہرون مین رہتی اور وہان اپنے بچون کو پرورش کرتی

ہمیشہ صبح وشام دعا و استغفار پڑہتی ہی سفر مین بہت دور نکل جاتی ہی گرمی کے دنون مین سرد مکانون مین اور جاڑون مین گرم مکانون مین سکونت اختیار کرتی ہی ہمیشہ تسبیح و دعا مین یہی ورد رکہتی ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا دریا اور زمین کو پہاڑونکا قائم کرنے والا نہرونکا جاری کرنے والا موافق قدرت کے رزق و موت کا مقدر کرنے والا کہ اوس سے ہرگز تجاوز نہین ہوتا اور وہی سفر مین مسافرونکا مددگار ہی مالک ہی تمام روی زمین اور ساری مخلوقات کا بعد اس تسبیح و دعا کے کہتی ہی کہ ہر ایک دیار مین ہم گئے سب بندون کو دیکہا اور اپنے وطن مین پہر آئے پاک ہی وہ جسنے نر اور مادہ کو جمع کرکے اولاد کی کثرت عطا کی ورزاویہ نیستی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا حمد ہی واسطے اوسکے کہ پیدا کرنے والا تمام بندون کا اور عطا کرنے والا نعمتونکا ہی اور کلنگ نگہبانی کرنے والا جو میدان مین کہڑا ہی گردن لمبی پاؤن چہوٹے اوڑنے کے وقت آدہی آسمان تک پہونچتا ہی رات کو دو مرتبے نگہبانی کرنا اور حمد الٰہی مین تسبیح کرنا اور کہتا ہی پاک ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جوڑا بنایا کہ آپس کے ملنے سے توالد و تناسل ہو اور اپنے خالق کی یاد کرین اور خوارہ جنگل کا رہنے والا یہ ہی ہمیشہ جنگل بیابان مین رہتا ہی صبح وشام یہ ورد رکہتا ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ ہی پیدا کرنے والا افلاک اور بروج اور ستارون کا کہ یہ سب اوسیکے حکم سے پہرتے ہین پانی کا برسانا ہوا کا چلانا رعد و برق کا ظاہر کرنا اوسی کا کام ہی وہی اوٹہانے والا زمین سے بخارات کا جسکے سب جہان کا انتظام ہی عجب خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ کرتا ہی سبحان اللہ کیا خالق ہی کہ زبان انسان کی اوسکی حمد اور وصف مین قاصر ہی کیا امکان کہ اوسکی کنہ مین عقل کو رسائی ہو اور ہزار داستان خوش الحان یہ شاخ درخت پر بیٹہا ہوا ہی چہوٹا سا جسم حرکت مین لگ خوش آواز حمد الٰہی مین اسطرح الحان سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی واسطے اوسکے

کہ صاحب قدرت واحسان ہی یکتا ہی کہ کوئی اوسکا ہمتا نہین بخشش کرنے والا پوشیدہ اور ظاہر نعمتون کا دینے والا مثل دریا کے بیدریغ ہر ایک انسان کو فیضان نعمت سے سرفراز کرتا ہی اور کبھی نہایت افسوس سے اس طور پر کہتا ہی کیا خوش تہا وہ زمانہ کہ باغ مین ہم لوگون کی سیر تہی تمام درخت انواع واقسام کے میوون سے لدے تہے آخر شاہ مرغ نے طاوس سے کہا کہ انمین سے تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت زیادہ ہی کہ وہان اسکو بہیجے کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے اور اپنے ہمجنسونکا شریک ہووے طاوس نے کہا کہ یہ سب اسباب کی لیاقت رکہتے ہین اسواسطے کہ سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار داستان ان مین زیادہ فصیح وخوش الحان ہی شاہ مرغ نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہو کر وہان جا اور توکل خدا پر کر کہ وہی ہر حال مین معین ومددگار ہی

تیرے قاصد کے احوال مین

تیرے قاصد نے جسکہڑی مکہیون کے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال حیوانون کا بیان کیا یہ تمام حشرات الارض کا بادشاہ تہا سنتے ہی اوسنے حکم کیا کہ ہان سب حشرات الارض حاضر ہون تو جب حکم کے مکہیان مچہر ڈانس بہنگے پسو بہڑ پروانے غرض جتنے حیوان چہوٹے جسم کے پانی سے اوڑتے ہین اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے اگر حاضر ہوے بادشاہ نے جو خبر قاصد کی زبانی سنی تہی اون سے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہی کہ وہان جاوے اور حیوانون کی طرف ہو کر انسانون سے مناظرہ کرے سب نے عرض کیا کہ انسان کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وہ اس بات کا فخر کرتے ہین کہ قد وقامت ہمارے بڑے قوت زیادہ رکہتے ہین ہر ایک چیز مین حیوانون سے غالب ہین بہڑون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر انسانون سے مناظرہ کرینگے مکہیون کے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنی قوم کی نیابت کرینگے مچہرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوینگے ٹڈی کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر

آپنے ابنائے جنس کے شریک ہوکر انسانون سے گفتگو کرینگے اسیطرح ہر ایک اسبات پر
مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہ کیا ہی کہ سب بے تامل و فکر وہان جانیکا قصد کرتے ہین پشہ کی
جماعت نے عرض کیا کہ ای بادشاہ بہروسا خدا کی مدد کا ہی اور یقین ہی کہ اوسکی مدد سے
اونپر فتح پاوینگے اسواسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ ظالم ہوئے ہین خدا کی
مدد سے ہم اونپر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اسکا تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا اوس احوال کو بیان کر
مچھرون کے سردار نے عرض کیا کہ انسانون مین نمرود بادشاہ عظیم الشان نہایت متکبر و گمراہ
کہ اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے گروہ سے ایک پشہ
کہ نہایت چھوٹا اور ضعیف البنیہ تہا اوسنے ایسے بادشاہ کو ہلاک کیا باوجود جاہ و حکمت کے
کچھ اوسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی پشہ نے کہا جسوقت کوئی آدمی اپنے سلاحون
سے درست ہوکر ہاتھ مین نیزہ تلوار چھری تیر لیکر طیار ہوتا ہی ہم مین سے اگر کوئی پشہ جاکر
اوسے کاٹتی ہی اور سوئی کی نوک کے برابر ڈنک چبھوتی ہی اوسوقت کیا حال اوسکا تباہ
ہوتا ہی بدن پہول جاتا ہی ہاتھ پاون سست ہوجاتے ہین حرکت نہین کرسکتا بلکہ اوسے اپنی
ڈہال تلوار کی بہی خبر نہین رہتی بادشاہ نے کہا سچ ہی مکہی نے کہا جسوقت انسانون کا
بادشاہ نہایت حشمت و عظمت سے تخت پر بیٹھتا ہی اور دربان چوکیدار نہایت جانفشانی او
خیرخواہی سے گرد بگرد اوسکے کہڑے ہوتے ہین کہ کسی طرح کا رنج اور اذیت اسکو نہ پہونچے
اوسوقت اگر ایک مکہی اوسکے باورچی خانے یا جا ضرور سے نکل کر نجاست سے تمام جسم آلودہ اوسکے
بدن اور کپڑے پر جاکر بیٹھتی اور ایذا دیتی ہی ہرگز اتنی قدرت نہین پاتے کہ اوس سے بچا سکین
بادشاہ نے کہا سچ ہی مچھر نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس مین بار دیگے اندر یا مسہری
کے اندر بیٹھے اور ہمارے گروہ سے کوئی جاکر اوسکے کپڑون مین گہس کر کاٹے کیا بیقرار
ہوجاتا اور غصے مین آتا ہی مگر ہم پر کچھ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر پیٹتا ہی اور منہ پر طمانچے
مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون سے بادشاہ کے سامنے ان حضرتون کو

نہین ہی وہان عدل و انصاف و ادب و اخلاق و تمیز و فصاحت و بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہی
تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ ان باتون مین سلیقہ رکہتا ہو بادشاہ کی یہ بات سنتے ہی سب
چپکے ہو کر سر جہکا لیا اور کچہ نکہا بعد اسکے ایک حکیم الہیون کی جماعت سے نکل کر بادشاہ کے
سامنے آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اس کام کے واسطے جاتا ہون وہان حیوانون کا شریک ہو کر
انسانون سے مناظرہ کرونگا بادشاہ نے اور سب جماعت نے کہا جس چیز کا تو نے ارادہ کیا ہی
خدا اوس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجکو غالب رکہے غرض کہ سب سامان سفر کا اوسکو دیکر رخصت
کیا یہ حکیم یہان سے جاکر جنونکے بادشاہ کے سامنے جہان اور سب حیوانات انواع و اقسام کے حاضر تہے موجود ہوا

چوتہے قاصد کے احوال مین

چوتہا قاصد جسکو شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس گیا اور اس احوال کو بیان کیا
اوسنے بہی حکم کیا کہ تمام جانور ہمارے گروہ کے حاضر ہون بموجب حکم کے کدہ عنقا بانی
شاہین چیل الّو طوطے غرض سب جانور گوشت کہانے والے کہ پنجے اور منقار رکہتے ہین
فی الفور حاضر ہوئے عنقا نے اُنسے حیوانون کے مناظرے کا احوال بیان کیا بعد اسکے
شنقار وزیر سے کہا کہ ان حیوانون مین کون اس امر کے لائق ہی کہ وہان اسکو بہیجے کہ
انسانون سے جاکر مقابلہ کرے اور اپنے ابناے جنس کا مناظرے مین شریک ہووے وزیر
نے کہا ان مین الو کے سوا کوئی اس بات کی لیاقت نہین رکہتا بادشاہ نے پوچہا
اسکا کیا سبب کہ اسکے سوا اور کوئی اس کام کے لائق نہین ہی وزیر نے کہا اسواسطے
کہ سب شکاری جانور آدمیون سے ڈرتے اور بہاگتے ہین اور انکا کلام بہی نہین سمجہتے اور
الو انکی بستیون سے قریب بلکہ اکثر اونکے مکانون مین کہ ویران ہو گئے ہین بستا ہی اور زہد و
قناعت اسمین اتنی ہی کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکہتا اور خدا کے خوف
سے روتا ہی رات کو بہی عبادت مین مشغول رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی

اگلے بادشاہون کو جو کہ مر گئے ہین یاد کرکے تاسف کرنا اور اونکے حسب حال یہ آیت عظیم
کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَّنَعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا
فٰکِهِیْنَ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ حاصل اسکا یہ ہی کہ باغ اور چشمے اور مکان
اور زراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش رہتے تہے چہوڑ گئے اب مالک وہانکے
اور لوگ ہوے عنقا نے الو سے کہا کہ شنقار نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اسمین کیا
کہتا ہی اسنے کہا شنقار سچ کہتا ہی لیکن مین وہان جا نہین سکتا اسواسطے کہ سب آدمی
مجہسے دشمنی رکہتے اور دیکہنا میرا منحوس جانتے ہین اور مجہ بیگناہ کو کہ انکا قصور مین نے
کچہ نہین کیا گالیان دیتے ہین اگر وہان مجکو مناظرے کے وقت دیکہین گے تو اور مخالف
ہو جاوینگے مخالفت سے پہر لڑائی کی نوبت پہونچیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ مجکو وہان
نہ بہیجے عنقا نے پہر الو سے پوچہا کہ ان حیوانون مین اس کام کے واسطے کون بہتر ہی الو نے
کہا آدمیون کے بادشاہ و امیر باز و شاہین و چرغ کو بہت پیار کرتے ہین اور بخواہش تمام
ہاتہون پر اپنے بٹہلاتے ہین بادشاہ اگر انہین سے کسیکو وہان بہیجے تو بہتر ہی بادشاہ نے
انکی جماعت کی طرف دیکہکر فرمایا تمہارے نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا الو سچ کہتا ہی
مگر انسان ہماری بزرگی اس جہت سے نہین کرتے کہ ہمکو انسے کچہ قرابت ہی یا حلم و ادب
ہم مین زیادہ ہی جسکے سبب وہ عزیز جانتے ہین صرف اپنے فائدے کے واسطے ہمسے الفت
کرتے ہین شکار ہمارا چہین کر اپنے تصرف مین لاتے ہین روز و شب لہو و لعب مین مشغول رہتے
ہین جس چیز کو خدا نے انپر واجب کیا ہی کہ عبادت کرین اور روز قیامت کے حساب و کتاب سے
ڈرین اسکی طرف کبہی التفات نہین کرتے عنقا نے باز سے کہا کہ پہر تیرے نزدیک کسکا بہیجنا
صلاح ہی اوسنے کہا میرے نزدیک یہ ہی کہ طوطے کو وہان بہیجے اسواسطے کہ انسانون کے
بادشاہ و امیر اور سب چہوٹے بڑے عورت و مرد جاہل و عالم اسکو عزیز رکہتے اور اس سے
باتین کرتے ہین جو کچہ یہ کہتا ہی سب متوجہ ہو کر سنتے ہین بادشاہ نے طوطے سے کہا

کہ تیرے نزدیک کیا اصلاح ہی اسنے کہا مین حاضر ہون وہان جاکر حیوانون کی طرف سے انسانون سے
مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اور سب جماعت ملکر میری مدد کرین عقعق نے کہا
تو کیا چاہتا ہی اوسنے کہا مجھے یہ منظور ہی کہ بادشاہ خدا سے یہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر غالب
رہون بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے خدا سے مدد کے واسطے دعا مانگی اور سب
جماعت نے امین کہی الو نے کہا اے بادشاہ اگر دعا قبول نہو تو بیفائدہ رنج و محنت ہی اسواسطے
کہ دعا اگر سب شرطون کے ساتھ نہو تو اوسکا نتیجہ کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی بادشاہ نے کہا دعا کے
قبول ہونے کی شرطین کیا ہین او نہین بیان کر الو نے کہا دعا کے واسطے نیت صادق اور خلوص
دل چاہیے جسطرح اضطرار کی حالت مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسیطرح دعا کے
وقت خدا کی طرف دہیان رکھے اور چاہیے کہ دعا کے قبل نماز پڑہے روزہ رکھے غریب و
محتاج سے کچھ نیکی کرے جو حالت غم و الم کی اسپر ہو جناب الٰہی مین اسکو عرض کرے سب نے
کہا یہ سچ کہتا ہی دعا مین یہ چیزین ضرور ہین بادشاہ نے تمام جماعت سے کہا کہ تم جانتے ہو
آدمیون نے جور و ظلم حیوانون پر کیا ہی کہ یہ غریب اونکے ہاتہون سے نہایت عاجز ہوے ہین
یہان تک کہ ہمسے باوجود دور ہونے کے پناہ ڈہونڈہی ہی اور ہم باوصف اسکے کہ انسانون
سے قوت و زور زیادہ رکہتے اور آسمان تک اڑتے ہین پر انکے ظلم سے بہاگ کر پہاڑون
اور دریاؤن مین آگے چہپے اور بہائی ہمارا اشنقار انسے بہاگ کر جنگل مین جا رہا انکے ملک کا
رہنا چہوڑ دیا جس پر بہی انکے ظلم سے مخلصی نہین پاتے ناچار ہوکر مناظرے کی نوبت
پونہچی اگرچہ ہم اتنے قوی ہین کہ ہم مین سے ایک جانور اگر چاہے تو کتنے انسانون کو اوٹہا
لیجاوے اور غارت کرے لیکن ہمکو نکو نچاہیے کہ ایسی بدی کرین اور انکی بدافعالی کا
لحاظ رکہین دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے کہ دنیا مین
لڑنے بہڑنے سے کچھ فائدہ نہین اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت مین پاوین کے بعد اسکے
کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی مین آگئے پس ہم انہین راہ

لائے اور کتنے بندے ایسے ہین کہ بادِ تند سے کشتیان انکی توڑین وہ غوطے کہا کر ڈوبنے لگے ہمنے انہین کنارے پر پونہچایا اسواسطے کہ حق تعالی ہمسے راضی و خوشنود ہوا اوراسطرح ہم اسکی نعمتونکا شکر بجالاوین کہ اسنے ہمین جو بخشش کیا ہی اور زور و قوت بخشی ہی ہر صورت ہمارا معین و مددگار ہی

پانچوین قاصد کے احوال مین

پانچوین قاصد نے جسگہڑی دریائی جانورون کے بادشاہ کے روبرو جاکر مناظرے کی خبر پونہچائی اوسنے بہی اپنے تمام نوابع و لواحق کو جمع کیا چنانچہ مچہلی مینڈک نہنگ دلفین کچہوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون اور صورتون سے بمجرد حکم کے حاضر ہوے بادشاہ نے جو کچہ قاصد کی بابی سنا تہا اسنے بیان کیا بعد اسکے قاصد نے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت و شجاعت مین ہمسے بہتر جانتے ہون مین ابہی جاکر ایکدم مین سبکو جلا پہنکدون اور دم کے زور سے کہینچکر نگل جاؤن قاصد نے کہا وہ انمین کسی چیز کا فخر نہین کرتے مگر اپنے تئین اس بات مین غالب جانتے ہین کہ ہم عقل و دانائی زیادہ رکہتے ہین ہر ایک علم و فن سے واقف اور بہت سی صنعتین اور تدبیرین جانتے ہین عقل و تمیز ہماری سی کسی مین نہین ہی بادشاہ نے کہا انکے علم اور صنعتون کا احوال مفصل بیانکر کہ ہم بہی معلوم کرین قاصد نے کہا کیا بادشاہ کو معلوم نہین کہ اپنے علم اور دانائی سے دریاے قلزم کے اندر جاکر اوسکی تہہ سے جواہر نکالتے ہین حیلے اور مکر سے پہاڑ پر چڑہ کر گدہون اور عقابون کو پکڑ کر نیچے اوتار لاتے ہین اسیطرح اپنے علم اور دانائی سے لکڑیونکا ہل بناکر بیلون کے کاندہون پر رکہتے اور بہاری اسباب انکی پیٹہ پر لادکر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک لیجاتے ہین تمام جنگل اور بیابان طی کرتے ہین فکر و دانائی سے کشتیان بناکر اسباب چڑہاتے ہین اور دریا دریا لیے پہرتے ہین پہاڑون اور ٹیلون پر ہر اقسام کے جواہر اور سونا چاندی لوہا تانبا اور بہت سی چیزین زمین سے کہود کر نکالتے ہین اگر ایک آدمی کسی نہر یا دریا یا وادی کے کنارے پر جاکر ایک طلسم علم کے زور سے

بنا دیوے پہر ہزار ہا نہنگ اور اژدہے اگر اوسجگہ جاوین مقدور نہین کہ وہان گذر کر سکین مگر جنون کے
بادشاہ کے روبرو عدل و انصاف سو حجت و دلیل کا جو چاہی قوت و زور و حیلہ و مکر کا کچہ مذکور
نہین بادشاہ نے اسوقت قاصد کی زبانی یہ سب سنا جتنے اوسکے گرد و پیش بیٹہے تہے سب
کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب تمہارے نزدیک کیا تدبیر ہی کون شخص وہان جاکر انسانون سے
مناظرہ کریگا کسنے کچہ جواب نہ دیا مگر دلفین کہ دریای شور مین رہتا ہی اور آدمیون کے ساتہ نہایت
الفت رکہتا ہی جو شخص ڈوبتا ہی اوسکو پانی سے نکال کر کنارے پر ڈال دیتا ہی اوسنے عرض کیا
کہ دریائی جانورون مین اس کام کے واسطے مچہلی مناسب ہی اسواسطے کہ وہ جسم مین بڑی صورت
مین اچہی سنہ پاکیزہ رنگ سفید بدن درست حرکت مین جلد پیرنے مین جد سے باہر شمار مین سب
دریائی جانورون سے زیادہ اولاد کی کثرت کہ تمام ندی نالے دریا تالاب بہر جاتے ہین آدمیون کے
نزدیک اسکا مرتبہ بہی بڑا ہی اسواسطے کہ اسنے ایک بار انکے نبی کو اپنے پیٹ مین پناہ دی اور
پہر بحفاظت انکو مکان پر پونہچا دیا سب آدمیون کو اعتقاد ہی کہ تمام زمین اسکی پیٹہ پر قائم ہی
بادشاہ نے مچہلی سے پوچہا تو اسمین کیا کہتی ہی اسنے کہا مین وہان کسطرح نہین جا سکتی ہون
اور انسانون سے مناظرہ بہی نہین کرسکتی اسواسطے کہ میرے پاون نہین ہین کہ وہان تک پونہچون
اور نہ میری زبان ہی کہ ان سے ہمکلام ہون پیاس کی مجکو تاب نہین پانی سے اگر ایکدم
جدا رہون حالت تباہ ہو جاوے میرے نزدیک اس کام کے لیے کچہوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی
سے جدا ہوکر خشکی مین بہی رہتا ہی اسکے نزدیک دریا او خشکی کا رہنا برابر ہی اسکے سوا
بدن بہی اسکا مضبوط اور پیٹہ سخت ہی نہایت بردبار اذیت و رنج کا متحمل ہوتا ہی بادشاہ نے
کچہوے سے پوچہا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اسنے کہا یہ کام مجسے بہی نہین ہو سکیگا
چلنے کے وقت میرے پاون بہاری ہو جاتے ہین اور رستا دور ہی مین اگر [illegible] ہون
کہ زیادہ کلام مجسے نہین ہو سکتا اسکے واسطے دلفین بہتر ہی کیونکہ وہ چلنے مین نہایت تیز ہی
گویائی کی قدرت زیادہ رکہتا ہی بادشاہ نے پہر دلفین سے پوچہا کہ تیرے نزدیک کیا

صلاح ہی اسنے کہا کہ اس امر کے لیے کلنگ مناسب ہے اسواسطے کہ پاؤن اوسکے بہت
ہین چلنے اور دوڑنے مین جلد جنگل پہاڑ اون سخت بیٹہ مضبوط گویا نے بادشاہ نے
کلنگڑے سے کہا اوسنے جواب دیا کہ مین وہان کسطرح جاؤن قبول اسپر ایسد ... بہتر کی
صورت بہت زبون ایسا نہو کہ وہان میری ہنسی ہو بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون ہوگی
تجھمین عیب کیا ہی کلنگڑے نے کہا کہ وہ سب مجھے دیکھکر کہینگے کہ یہ حیوان عجیب کا ہی
آنکھین گردن پر منہ سینے مین گلے دونون طرف سے پھٹے ہوے پاؤن آدہے ٹیڑہے
ٹیڑہے منہ کے بہل چلتا گویا سر کا بنا ہی سب دیکھکر مجھے مسخرا بناوینگے بادشاہ نے کہا
کہ پہر وہان جانے کے لیے کون بہتر ہی کلنگڑے نے کہا میرے نزدیک نہنگ اسکام کے
واسطے بہت مناسب ہی کیونکہ پاؤن اوسکے مضبوط اور چلتا بہت ہی وہ بہن جلد منہ بڑا زبان
لمبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت بردبار مطلب کے واسطے انتظار بہت کرتا ہی کسی چیز
مین جلدی نہین کرتا بادشاہ نے نہنگ سے پوچھا اسنے کہا مین اس کام کے واسطے ہرگز مناسب
نہین ہون اسواسطے کہ مجھمین غصہ بہت ہی کودنا پہاندنا جس چیز کو پاتا لے بہاگتا یہ سب عیب ہین
غرض کہ سراسر غدار و مکار ہون قاصد نے یہ سنکر کہا وہان جانیکے واسطے کچھ زور و قوت و مکر
کا کام نہین ہے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف فصاحت و بلاغت یہ سب چیزین چاہیئین مگر
نے کہا مجھمین یہ کوئی خصلت اور وصف نہین ہی مگر میرے نزدیک اسکام کے واسطے مینڈک بہتر ہی
اسواسطے کہ وہ حکیم اور صابر و زاہد ہی رات دن خدا کی یاد مین تسبیح پڑہتا اور صبح و شام نماز و
روزے مین مشغول رہتا ہی آدمیون کے گہرون مین آیا جاتا ہی بنی اسرائیل کے نزدیک اسکی قدر و
منزلت زیادہ ہی اسواسطے کہ ایکبار اسنے اونکے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے
ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا یہ اپنے منہ مین پانی لیکر آگ پر چھڑکتا تھا کہ آگ بجھ جاوے
اور اونکے بدن مین اثر نکرے اور دوسری بار جبکہ موسیٰ ع و فرعون سے لڑائی ہوئی
تب اسنے موسیٰ کی مدد کی اور یہ فصیح ہی باتین بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل مین مشغول

رہتا ہی اور خشکی و تری دونون مین پہرتا ہی زمین پہ چلنا دریا مین پیرنا یہ سب جانتا ہی اعضا
بھی مناسب ہین سر گول منہ اچھا آنکھین روشن ہاتہ پاون بڑے چلنے مین جلد آدمیون کے گہر
مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہی بادشاہ نے مینڈک سے کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح
ہی اسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کرے مجکو قبول ہی اگر
وہان جانیکے واسطے تجویز کیا ہی مجکو قبول ہی مین وہان اپنے ابناے جنس کی طرف ہوکر
انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن امیدوار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کے واسطے
خداے دعا مانگے اسواسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت کے حق مین قبول ہوتی ہی موجب اوسکے
کہنے کے بادشاہ نے خداے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی پھر مینڈک بادشاہ سے
رخصت ہوا اور وہانسے جاکر جونکے بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا

چھٹے قاصد کے بیان مین

چھٹا قاصد جسکا گھر ہوام کے بادشاہ یعنے کیڑے مکوڑون کے سردار ثعبان مار بزرگ کے پاس آیا اور تمام
احوال حیوانونکا بیان کیا اوسنے سنتے ہی حکم کیا کہ سب کیڑے آکر حاضر ہون ومن
تمام سانپ بچھو گرگٹ چھپکلی سوسمار مکڑی جون چیونٹی کچھوے غرض جتنے کیڑے کہ
نجاست مین پیدا ہوتے اور درختونکے پتون پر چلتے ہین سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر
ہوے اس کثرت سے انکا مجمع ہوا کہ سواے خدا کے کسیکا مقدور نہین کہ شمار کرسکے بادشاہ نے
جو انکی صورتین شکلین عجیب و غریب دیکھین متعجب ہوکر ایک ساعت چپکا ہو رہا پھر انکی طرف
تامل کرکے جو دیکھا تو بہت سے حیوان مین جسم چھوٹا اور ضعیف حواس و شعور بھی کم نہایت متفکر ہو
کہ انسے کیا ہو سکیگا افعی وزیر سے پوچھا کہ تیرے نزدیک انمین کوئی اس قابل ہی
کے واسطے ہم وہان بھیجین کہ انسانون سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یہ حیوانات
گونگے بہرے اندھے ہین ہاتہ پاون کچھ بھی نہین بدن پر بال و پر نظر نہین آتے سقا

جنگل ہی ہین اور بیشتر ضعیف وکم زور ہین غرض بادشاہ کو انکے حال پر بڑا قلق وغم ہوتے اختیار
دلمین افسوس کرکے غم سے رونے لگا اور آسمان کی طرف دیکھکر خدا سے یہ دعا مانگی کہ ای
خالق ورازق تو ہی ضعیفون کے حال پر رحم کرتا ہی اپنے فضل واحسان سے انکے حال پر
نظر کر کہ تو ارحم الراحمین ہی بارے بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کہ وہان جمع تہے نہایت
فصاحت وبلاغت سے باتین کرنے لگے

ملخ کے خطبے کے بیان مین

ملخ نے جو دیکہا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سے شفقت ومہربانی کرتا ہی دیوار کی
طرف بلند ہوکر اپنے ساز کو درست کرکے خدا کی حمد مین نہایت خوش الحانی سے نغمہ سرائی
کرنے لگا اور یہ خطبہ بہت فصاحت وبلاغت سے پڑہا حمد وشکر اوس منعم حقیقی کو لائق ہی جسنے
روی زمین پر انواع واقسام کی نعمتین پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات کو زاویہ
عدم سے عرصۂ وجود مین لاکر صورتین مختلف بخشین موجود تہا قبل زمان ومکان کے اور زمین
وآسمان کے جلوہ گر تہا نور وحدت سے نے آلایش امکان کے عقل فعال کو نے ترکیب ہیولا
اور صورت کے نور بسیط پیدا کیا بلکہ ایک کُن کے کہنے مین پردہ نیستی سے نکال کر ساحت
ہستی مین موجود کردیا بعد اسکے کہا ای بادشاہ اس گروہ کے ضعف وناتوانی پر کچہ غم نکر
کیونکہ خالق انکا جسنے پیدا کیا اور رزق دیا ہمیشہ خبرگیران رہتا ہی جسطرح کہ ماباپ اپنی اولاد پر
شفقت اور مہربانی کرتے ہین اسیطرح وہ بہی انکے حال پر رحم کرتا ہی اسواسطے کہ خدا نے
جسوقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتین شکلین ہر ایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی
اور کسیکو کم زور رکہا بعضونکو ڈیل ڈول بڑا بخشا اور بعضونکو چہوٹا جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود
مین سبکو برابر رکہا ہی ہر ایک کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات دفع مضرت کے عطا
کیے اس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر کچہ فوقیت نہین مثلا ہاتہی کو جب کہ ڈیل ڈول
بڑا دیا اور قوت زیادہ بخشی دو دانت بہی لینے بنائے کہ جنکے سبب درندون کی کشاکشی سے

محفوظ رہتا اور سونڈ سے فائدہ اوٹھاتا ہی تیشے کو اگر جسم چھوٹا دیا تو اسکے بدلے دو بازو نہایت بہت
لطیف و سبک عطا کیے جنکے باعث اوڑکر دشمنون سے بچ رہتا ہی اس نعمت مین کیسے جسکے
سبب منفعت اوٹھاوین اور شر سے محفوظ رہین چھوٹے بڑے سب برابر ہین اسیطرح اس گروہ کو
بہی کہ ظاہر مین نے بال و پر نظر آتے ہین اس نعمت سے محروم نہین رکہا ہی جسکہ خدا نے
انکو اس حال پر پیدا کیا اسباب سامان کہ جنکے سبب منفعت حاصل کرین اور شر سے محفوظ رہین
بنایا اگر بادشاہ تامل کرکے انکے احوال کو دیکھے تو معلوم ہو کہ انمین جو کہ جسم مین چھوٹا اور ضعیف
ہی وہ اوڑنے مین سبک اور نے خوف ہی کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل
کرنے مین اضطراب نہین کرتا ہی تمام حیوانون مین جو کہ جسم مین بڑے اور قوت زیادہ رکھتے
ہین وہ قوت و دلیری کے سبب آپ سے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتھی اور شیر کے انکے سوا
اور حیوان کہ جسم انکے بڑے اور قوتین زیادہ رکھتے ہین اور بعضے جلد دوڑنے اور بہاگنے
کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہین مثل ہرن اور خرگوش و حمار وحشی وغیرہ کے اور بعضے اوڑنے
کے باعث مکروہات سے پناہ مین رہتے ہین مانند طائرون کے اور کتنے دریا مین غوطے مارنے سے
اپنے تئین خطرے سے بچاتے ہین جسطرح دریائی جانور ہین اور کتنے ایسے ہین کہ گڑہون مین
چھپ رہتے ہین مثل چوہے اور چیونٹی کے چنانچہ اللہ تعالی چیونٹی کے قصے مین فرماتا ہی قَالَتْ
نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ یعنی چیونٹیون کے سردار نے سب چیونٹیون سے کہا کہ اپنے مکانون مین
چھپ رہو کہ سلیمان اور اوسکی فوج تمکو پاون تلے مل نہ ڈالین کہ وہ واقف نہین ہین اور بعضے وہ
ہین کہ خدا نے انکے چمڑے اور کہال کو سخت بنایا ہی جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے
ہین جسطرح کچھوے مچھلی اور جو دریائی جانور ہین اور کتنے وہ ہین کہ اپنے سر کو دم کے نیچے
چھپا کر ہر ایک گزند سے بچ رہتے ہین مانند خارپشت کے اور اون حیوانون کے معاش پیدا
کرنے کی بہی بہت سی صورتین ہین بعضے جودت نظر سے دیکھکر روان سب کو روزی

اوڑتے ہین اور جہان کہانے کی چیز دیکہتے ہین جا بیٹہتے ہین مثل گدہ اور عقاب کے اور بعضے
سونگہ کر رزق اپنا ڈہونڈہ لیتے ہین جسطرح چونٹیان ہین جبکہ خدا نے ان حیوانون کو کہ نہایت
چہوٹے اور ضعیف ہین حواس اور اسباب روزی پیدا کرنے کا ندیا اپنی مہربانی سے محنت
اور رنج کی تخفیف کردی جسطرح اور حیوان بہاگنے اور چہپنے کی محنت و مشقت اوٹہاتے
ہین یہ اوس محنت سے محفوظ ہین اسواسطے کہ انکو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہون مین پیدا کیا ہی
کہ کوئی واقف نہین بعضون کو گہاس مین پیدا کیا اور بعضونکو دانے مین چہپایا ہی بعضونکو
حیوان کے پیٹ مین اور کتنونکو مٹی اور نجاست مین رکہا ہی اور ہر ایک کی غذا اوسی جگہ بغیر
حس و حرکت اور رنج و مشقت کے پونہچاتا ہی قوت جاذبہ انکو عطا کی ہی جسکے سبب رطوبات
کو کہینچکر بدن کی غذا کرتے ہین اور اسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت رہتی ہی جسطرح اور حیوانات
رزق کے واسطے چلتے پہرتے اور گزند سے بہاگتے ہین یہ اوس محنت و رنج سے محفوظ ہین
اسیواسطے خدا نے انکے ہاتہ پاون نہین بنائے کہ چلکر روزی پیدا کرین نہ منہ اور دانت دیئے
کہ کچہ کہاوین نہ حلق ہی جسکے سبب نگل جاوین نہ معدہ ہی کہ جسمین ہضم کرین نہ انتڑیان اور رودے
ہین کہ جسمین ثفل جمع ہو نہ جگر ہی کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہی کہ خلط سودائے غلیظ
کو جذب کرے نہ گردہ اور مثانہ ہی کہ پیشاب کو کہینچے نہ رگین ہین کہ خون اون مین جاری ہو نہ
ہین دماغ مین جسکے سبب درستی حواس کی ہو امراض مزمنہ سے کوئی مرض انکو نہین ہوتا کسی
دوا کے محتاج نہین غرض سب آفتون سے کہ جن مین بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار ہین یہ محفوظ ہین
پاک ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انکے مطلب کو جاری کیا اور ہر ایک رنج و غذا سے
محفوظ رکہا واسطے اوسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتین عطا کین جسگہڑی ملخ اس خطبے سے فارغ ہوا
ثعلب نے کہا خدا تیری فصاحت و بلاغت مین برکت دیوے تو نہایت فصیح و بلیغ اور نہایت
عالم و عاقل ہی بعد اسکے کہا تو وہان جا سکتا ہی کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے اسنے
کہا مین بسر و چشم حاضر ہون بادشاہ کے فرمانے سے وہان جاکر اپنے بہائیون کا شریک ہونگا

سانپ نے اسے کہا وہان نکہیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بہیجا ہوا آیا ہون ملخ نے کہا
اسکا سبب کیا ہے کہا اسواسطے کہ سانپ اور آدمی مین عداوت ومخالفت بے اندازہ
قدیم سے ہی یہان تک کہ بعضے آدمی خدا پر بہی اعتراض کرتے ہین کہ انکو کیون پیدا کیا ہی
انسے کچہ فائدہ نہین بلکہ سراسر مضرت اور نقصان ہی ملخ نے کہا یہ کیون کہتے ہین اسنے کہا
اسواسطے کہ انکے منہ مین زہر ہوتا ہی انسے سوا ے حیوانون کی ہلاکی اور موت کے کچہ فائدہ نہین یہ
سب جہل ونادانی کے باعث بیہودہ بکتے ہین کسی شی کی حقیقت ومنفعت سے کچہ خبر نہین اسواسطے
خدا نے انکو عذاب مین مبتلا کیا ہی حالانکہ وہ سب اسکے احتیاج رکہتے ہین یہان تک کہ بادشاہ
اور امیر ان حیوانون کے زہر کو انگوٹہیون مین رکہتے ہین کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تامل کرکے
ان حیوانات کے احوال اور فائدے کو معلوم کرین اور یہ زہر جو انکے منہ مین ہوتا ہی اسکی منفعت
کو جانین تو یہ نکہین کہ خدا نے انکو کیون پیدا کیا انسے کچہ فائدہ نہین اور خدا پر بیہودہ اعتراض
نکرین اگرچہ خدا نے انکے زہر کو حیوانون کے ہلاک ہونیکا باعث کیا ہی لیکن انکے گوشت کو
اس زہر کے دفع کرنے کا سبب بنایا ہی ملخ نے کہا ای حکیم کوئی فائدہ اور بہی بیانکر سانپ نے کہا
جسوقت خدا نے ان حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبے مین کیا پیدا کیا اور ہر ایک
حیوان کی جنس کو اسباب اور آلات عطا کیے جسکے سبب منفعت کو پہونچتے اور شر سے محفوظ
رہتے ہین بعضونکو معدہ گرم دیا ہی کہ چابنے کے بعد غذا ہضم ہوکر جزو بدن ہوتی ہی
سانپ کے واسطے نہ معدہ ہی کہ جسمین ہضم ہو نہ دانت ہی کہ جسکے زور سے چابین بلکہ اسکے
بدلے انکے منہ مین گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کہاتے اور ہضم کرتے ہین اسواسطے
کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو منہ مین لیکر زہر گرم اوسپر ڈالتا ہی فی الفور وہ گوشت
گل جاتا ہی کہ یہ اوسکو نگلتا ہی پس اگر اللہ تعالی یہ زہر انکے منہ مین نہ پیدا کرتا تو یہ کاہیکو
کچہ کہا سکتے غذا کسیطرح میسر نہوتی بہوک کے مارے ہلاک ہو جاتے کوئی سانپ جیتا کبہی
نظر نہ آتا ملخ نے کہا یہ بیان کر کہ انسے حیوانون کو کیا منفعت پہونچتی ہی اور نہین یہ

انکے پیدا ہونیکا کیا فائدہ ہی اسنے کہا جسطرح اور جانورونکے پیدا کرنے سے منفعت
ہی اوسیطرح انسے بہی فائدہ حاصل ہی بلخ نے کہا اس بات کو مفصل بیان کر اسنے کہا
جسوقت اللہ تعالی نے تمام عالم کو پیدا کرکے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام
خلائق سے بعضے مخلوقات کو بعضوں کے واسطے پیدا کیا اور انکے اسباب بنائے موافق
اپنی حکمت کے جس مین صلاحیت عالم کی جانی وہی تہی مگر کبہی کسی علت کے سبب بعضوں کے
واسطے فساد و نقصان ہوجاتا ہی یہ نہین کہ اللہ تعالی انکو اس فساد مین مبتلا کرتا ہی ہر چند کہ
اسکے علم مین فساد و شر ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اس خالق کی یہ شان و عادت نہین ہی
کہ جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو تہوڑے سے نقصان کے لیے اسکو پیدا نہ کرے بیان
اسکا یہ ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے تمام ستارونکو پیدا کیا ان مین سے آفتاب کو عالم کے
واسطے چراغ بنایا اور اسکی حرارت کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا تمام عالم مین آفتاب
اسطرح ہی جیسے جسم مین دل ہوتا ہی جسطرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہوکر جسم مین پہیلتی
ہی اور وہی سبب زندگانی ہی اسیطرح آفتاب کی حرارت سے بہی خلائق کو فائدہ ہوتا ہی بعضون
کو جو کبہی اسکے باعث کسی جہت سے فساد و نقصان لاحق ہوتا ہی خالق کو مناسب نہین ہی
کہ انکے واسطے اسکو موقوف کرکے اکثر عالم کو فیض عام اور فائدہ تام سے محروم رکہے
یہی حال زحل و مریخ اور تمام ستارون کا ہی کہ انکے باعث صلاح و فلاح عالم کی ہی اگرچہ بعضے
منحوس ساعتون مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضونکو نقصان پہونچتا ہی اسیطرح بادلون
کو اللہ تعالی خلائق کی منفعت کے واسطے ہر ایکطرف بہیجتا ہی اگرچہ بعضے وقت انکے
سبب حیوانات کو رنج ہوتا ہی یا کثرت سیلابی سے غریبون کے گہر خراب ہوجاتے ہین
یہی حال تمام درند و چرند سانپ بچہو مچہلی نہنگ حشرات الارض کا ہی انمین سے بہی
بعضونکو نجاست اور عفونت مین پیدا کیا ہی کہ ہوا تعفن سے صاف رہے ایسا نہو
کہ بخارات فاسدہ کے اوٹہنے سے ہوا متعفن ہو جاوے اور عالم مین وبا آوے

که سب حیوان ایکبار ہلاک ہو جاوین اسیواسطے یہ سب کیڑے حشرات الارض اکثر قصابیون
یا مچھلی بیچنے والون کی دکانون مین پیدا ہوتے اور نجاست مین رہتے ہین جسکہ نجاست سے
یہ سب پیدا ہوے جو کچھ نجاست کا اثر تہا اسکو انہون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہو گئی وبا سے
لوگ سلامت رہے اور یہ چھوٹے کیڑے بڑے کیڑون کے واسطے غذا بہی ہین کہ وہ انکو
کہاتے ہین غرض اللہ تعالی کسی شی کو بیفائدہ نہین پیدا کیا جو کوئی اس فائدے کو نہین جانتا ہی
خدا پر اعتراض کرتا اور کہتا ہی انکو کیون پیدا کیا انمین کچھ فائدہ نہین حالانکہ یہ سب جہل و نادانی
ہی کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اوسکی صنعت و قدرت سے کچھ واقف نہین
مین نے سنا ہی کہ بعضے جاہل آدمی یہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فلک قمر سے تجاوز
نہین کرتی اگر وہ تمام موجودات کے احوال مین فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت و مہربانی
اوسکی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہی اسواسطے کہ مبدء فیاض سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت
ہی ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اوسکا قبول کرتا ہی

یہ فصل حیوانونکے وکیلونکے جمع ہونے کے بیان مین

صبح کے وقت کہ تمام حیوانون کے وکیل ہر ایک ملک سے آکر جمع ہوے اور جنونکا بادشاہ
قضیے کے انفصال کے واسطے دیوان عام مین آکر بیٹھا چوبدارون نے موجب حکم کے
پکار کر کہا کہ سب نالش کرنے والے اور داد کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی جانبے آکر
حاضر ہون بادشاہ قضیے کے انفصال کرنیکو بیٹھا ہی اور قاضی مفتی حاضر ہین اسبات کے
سنتے ہی جتنے حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوے تھے صف باندھکے
بادشاہ کے آگے کھڑے ہوے اور آداب و تسلیمات بجالا کر دعائین دینے لگے بادشاہ
ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت سے حاضر ہین
ایک ساعت متعجب ہو کر ساکت رہ گیا بعد اسکے ایک حکیم جنی کی طرف متوجہ ہو کر

گر کہا کہ تو اس عجیب و غریب خلقت کو دیکھتا ہی اسنے عرض کیا ای بادشاہ میں انکو دیدۂ
دل سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہون بادشاہ انکو دیکھکر متعجب ہوتا ہی کیا اس صانع علیم
کی حکمت و قدرت سے متعجب ہون کہ جسنے انکو پیدا کیا اور انواع و اقسام کی شکلین بنائین
ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی بلکہ یہ اوسکے علم
حضوری مین حاضر ہین اسواسطے کہ جب اللہ تعالی اہل بصارت کی نظر سے نور کے
پردے مین پوشیدہ ہوا اوہان وہم و فکر کا بھی تصور نہین پہونچتا ان صنعتونکو اوسنے ظاہر
کیا کہ ہر ایک صاحب بصیرت مشاہدہ کرے اور جو کچھ اوسکے پردۂ غیب مین تہا اوسکو عرصہ گاہ
ظہور مین لایا کہ اہل نظر اوسکو دیکھکر اوسکی صنعت و بے ہمتائی اور قدرت و یکتائی کا اقرار
کرین دلیل و حجت کے محتاج نہووین اور یہ صورتین کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین امثال و اشکال
ان صورتون کی ہین جو عالم ارواح مین موجود ہین وہ صورتین کہ اس عالم مین ہین نورانی
و لطیف ہین اور یہ تاریک کثیف ہین جسطرح تصویرونکو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی
ہی اون حیوانون کے ساتہ کہ جنکی وہ تصویرین ہین اسیطرح ان صورتونکو بھی مناسبت ہی
اون صورتون سے کہ عالم ارواح مین موجود ہین مگر وہ صورتین تحریک کرنے والی ہین اور
یہ متحرک اور جو انسے بھی کم رتبہ ہین بے حس و حرکت اور بے زبان ہین اور یہ محسوس ہین
وہ صورتین کہ عالم بقا مین ہین باقی رہتے ہین اور یہ فانی و زائل ہو جاتی ہین بعد اسکے
کہڑے ہوکر یہ خطبہ پڑہا حمد ہی واسطے اوس معبود کے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمام
مخلوقات کو ظاہر کرکے عرصہ کائنات مین انواع و اقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام
مصنوعات کو جسمین کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہین ہی موجود کرکے ہر ایک اہل البصیرت
کی نظر مین تجلی اپنی صنعت کے نور کی دکہائی عرصہ گاہ دنیا کو چہہ طرفون سے محدود
کرکے خلق کی آسائش کے واسطے زمان و مکان بنایا افلاک کے کتنے درجے بنا کر فرشتونکو
ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو رنگ برنگ کی شکلین اور صورتین بخشین نعمت خانہ احسان سے

انواع و اقسام کی نعمتین عطا کین دعا و زاری کرنے والونکو عنایت سے نہایت سے عز
قرب کا بخشا جو کہ اسکی کنہ مین عقل ناقص کو دخل دیتے ہین انکو وادی ضلالت مین حیران و
سرگردان رکہا جنات کو قبل آدم کے آتش سوزان سے پیدا کر کے صورتین عجیب اور اجسام
لطیف بخشے اور تمام مخلوقات کو نہانخانہ عدم سے ظاہر کر کے خصلتین علیحدہ علیحدہ اور
مرتبے جدے جدے عطا کیے بعضونکو اعلی علیین پر مکان سکونت کا بخشا اور بعضونکو تہ خانہ
اسفل السافلین مین ڈالا اور کتنونکو ان دو درجون کے درمیان رکہا اور ہر ایک کو شبستان جہان
مین شمع رسالت سے شاہراہ ہدایت پر پہونچایا حمد و شکر ہی واسطے اسکے جسنے ہمکو ایمان
و اسلام کی بزرگی سے سرفراز کر کے روی زمین کا خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت
علم و حلم سے نصیبہ بخشا جسوقت یہ حکیم خطبہ پڑہ چکا بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی
طرف دیکہا یہ ستر آدمی صورتین سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوے کہڑے
تہے انمین سے ایک شخص خوبصورت راست قامت تمام بدن حسن اسلوب نظر آیا وزیر سے
پوچہا یہ شخص کہان رہتا ہی اسنے کہا یہ ایران کا رہنے والا ہی اکثر عراق مین رہتا ہی
بادشاہ نے کہا اس سے کہو کچہ باتین کرے وزیر نے اسکی طرف اشارہ کیا اسنے آداب
بجا لا کر خطبہ کہ خلاصہ یہ ہی پڑہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمارے رہنے کے لیے وہ
شہر وہ قریے بخشے جنکی آب و ہوا تمام روے زمین سے بہتر ہی اور اکثر بندون پر ہمکو
فضیلت بخشی حمد و ثنا ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو عقل و شعور فکر و دانائی تمیز یہ
سب چیزیان عطا کین کہ اسکی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور علوم عجیب ایجاد
کیے اوسی نے سلطنت و نبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ سے نوح ادریس ابراہیم موسی
عیسی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے پیغمبر پیدا کیے ہماری قوم سے بہت سے
بادشاہ عظیم الشان فریدون دارا اردشیر بہرام نوشیروان اور کتنے سلاطین ایرانی
سے پیدا کیے جنہون نے سلطنت و ریاست اور فوج و رعیت کا بندوبست کیا

ہم سب انسانون کے خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے خلاصہ ہین غرض ہم تمام جہان مین لُب لباب ہین واسطے اوسکے شکر ہی جسنے نعمات کاملہ ہمکو بخشین تمام موجودات پر بزرگیان دین جبکہ آدمی یہ خطبہ پڑہ چکا بادشاہ نے تمام جنون کے حکیمونسے کہاکہ اس آدمی نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور اسنے اپنا فخر کیا تم اسکا جواب کیا دیتے ہو سب نے کہا یہ سچ کہتا ہی مگر صاحب العزمیۃ کہ کسیکو اپنے کلام کے آگے بڑہنے نہین دیتا تہا اس آدمی کی طرف متوجہ ہوکر اوسنے چاہا کہ سب باتون کا جواب دیوے اور انسان کی ذلت و گمراہی بیان کرے حکیمون سے مخاطب ہوکر کہا ای حکیمو اس آدمی نے اپنے خطبے مین بہت سی باتین چہوڑ دین اور کیتنے عمدہ بادشاہ ہونکا ذکر کیا بادشاہ نے کہا انکو تو بیان کر اسنے عرض کی کہ اس عراقی نے اپنے خطبے مین یہ نکہا کہ ہمارے سبب جہان مین طوفان ایا جتنے حیوان کہ روے زمین پر تہے سب غرق ہوگئے ہماری قوم مین انسانون نے بہت سا اختلاف کیا عقلین پریشان ہوگئین سب عقلا حیران ہوے ہم مین سے نمرود بادشاہ ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا ہماری قوم سے بخت نصر ظاہر ہوا اوسنے بیت المقدس کو خراب کیا توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داود اور تمام بنی اسرائیل کو قتل کیا آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کی طرف نکال دیا نہایت ظالم و سفاک تہا کہ ہمیشہ خونریزے مین مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اس احوال کو یہ آدمی کیونکر بیان کرتا اس کہنے سے اسکو فائدہ نہ تہا بلکہ یہ سب اسکی مذمت ہی صاحب العزمیۃ نے کہا کہ عدل و انصاف سے یہ بات بعید ہی کہ مناظرے کے وقت سب فضیلتین اپنی بیان کرے اور عیبون کو چہپا وے توبہ اور عذر نکرے بعد اسکے بادشاہ نے پہر انسانون کی جماعت کی طرف دیکہا ان مین سے ایک شخص گندم رنگ دبلا پتلا ڈاڑہی بڑی کمر مین زنار سرخ دہوتی باندہے ہوے نظر آیا وزیر سے پوچہا یہ کون شخص ہی اوسنے

کہا ہماری خبر سراندیب مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اس سے کہو یہ بہی کچہ اپنا احوال
بیان کرے چنانچہ اوسنے بہی بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اوسکے
جسنے ہمارے لیے ملک وسیع اور بہتر عطا کیا کہ رات اور دن وہان ہمیشہ برابر ہی سردی گرمی
کی زیادتی کبہی نہین ہوتی آب وہوا معتدل درخت اچھے ہرے گہاس وہان کی سب
دوا کہانین جواہرات کی نہین انتہا سبزہ وہان کا ساگ لکری نیشکر سنگریزے وہانکے یاقوت
وزبرجد حیوان ہوئے تازے چنانچہ ہاتہی کہ سب حیوانون سے موٹا اور جسم مین بڑا ہی
آدم کی بہی ابتدا وہین سے ہی اسطرح تمام حیوانات کہ سب کی ابتدا خط استوا کے نیچے
سے ہمارے شہر سے انبیا اور حکیم بہت ظاہر ہوے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب وغریب
ہمکو عطا کین نجوم وسحر وکہانت یہ سب علوم بخشے ہمارے ملک کے انسانونکو ہر ایک صنعت
وخوبی مین سب سے بہتر کیا صاحب العزمت نے کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہ بہی داخل کرتا
کہ پہر ہمنے جسم کو جلایا بتون کی پرستش کی زنا کی کثرت سے اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ و
روسیاہ ہوے تو لائق انصاف کے ہوتا بعد اسکے بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکہا قد لنبا
زرد چادر اوڑہے ہوے ہاتہ مین ایک کاغذ لکہا ہوا اسکو دیکہتا اور آگے پیچہے ہلتا اور حرکت
کرتا ہی وزیر سے پوچہا یہ کون شخص ہی اوسنے کہا یہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی قوم سے
شام کا رہنے والا ہی فرمایا اس سے کہو کچہ باتین کرے وزیر نے اسکی طرف اشارہ کیا اسنے
بموجب حکم کے خطبہ طویل کہ حاصل اور خلاصہ اوسکا یہ ہے پڑہا شکر ہی واسطے
اوس خالق کے جسنے تمام اولاد آدم مین بنی اسرائیل کو مرتبہ فضیلت کا دیا اور انکی
نسل سے موسی کلیم اللہ کو مرتبہ نبوت کا بخشا حمد وشکر ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو ایسے
نبی کے تابع کیا اور ہمارے واسطے انواع واقسام کی نعمتین عطا کین صاحب العزمت
نے کہا یہ کیون نہین کہتا ہی کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب سے مسخ کرکے بندر
بنایا اور بت پرستی کے سبب ذلت وخرابی مین ڈالا بعد اسکے پہر بادشاہ نے کہا

کی جماعت کی طرف دیکہا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوے نظر آیا کہ اوسنے ہاتھ
ہاتہ مین انگیٹھی اوسمین لوبان جلا کر دہوان کر رہا ہی اور انجیل اوسکے آگے اور بلند پڑہتا
ہی وزیر سے پوچہا یہ کون شخص ہی اوسنے کہا یہ شخص سریانی حضرت عیسی کی امت سے
ہی فرمایا اس سے کہو کچہ باتین کرے سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اوسکا
یہ ہی پڑہا شکر ہی واسطے اوس خالق کے جسنے حضرت عیسی کو بطن مریم سے بغیر
باپ کے پیدا کرکے معجزہ نبوت کا بخشا اور اوسکے سبب بنی اسرائیل کو گناہون سے
پاک کیا اور ہمکو اوسکے توابع ولواحق سے بنایا ہمارے گروہ سے بہت سے عالم وعابد
پیدا کیے دلونمین ہمارے رحمت ومہربانی اور رغبت عبادت عطا کی شکر ہی واسطے
اوسکے جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین اوسکے سوا اور بہی فضیلتین ہم مین ہین کہ انکا ذکر ہمنے
نہین کیا صاحب العزمت نے کہا سچ ہی پر بہول گیا کہ تمنے اوسکی عبادت کا حق ادا نکیا
کافر ہوگیے صلیب کی پرستش کی اور سور کو قربانی کرکے اوسکا گوشت کہانے لگے خدا پر
مکر وبہتان کیا بعد اسکے بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکہا دبلا پتلا گندم رنگ تہبند
باندہے چادر اوڑہے ہوے کہڑا ہی پوچہا یہ کون شخص ہی وزیر نے کہا یہ قریش مکے
کا رہنے والا ہی کہا اس سے کہو یہ بہی کچہ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے اسنے
کہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمارے لیے نبی مرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بہیجا اور ہمکو اوسکی امت مین داخل کیا قرآن کی تلاوت اور نماز پنجگانہ وروزہ رمضان
وحج وزکوٰۃ کے واسطے فرمایا بہت سی فضیلتین اور نعمتین مثل لیلۃ القدر اور نماز جماعت
اور علوم دین کے ہمکو بخشین اور بہشت مین داخل ہونیکا ہمسے وعدہ کیا شکر ہی واسطے اوسکے
جسنے ہمکو ایسی نعمتین عطا کین انکے سوا اور بہی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین جنکا بیان
نہایت طول طویل ہی صاحب العزمت نے کہا یہ بہی کہہ کہ تمنے پیغمبر کے بعد دین کو
چہوڑ دیا منافق ہوگیے حب دنیا کے واسطے اماموں کو قتل کیا بادشاہ نے پہر انسانوں کی

جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص سفید رنگ اصطرلاب ور رصد کے اسباب ہاتھ مین لیے ہوے نظر آیا پوچھا یہ کون ہی وزیر نے کہا یہ شخص رومی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی
بادشاہ نے کہا اس سے کہو یہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اوسنے بھی بموجب حکم کے
کہا حمد ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع
واقسام کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل واحسان سے ہمکو علوم عجیب وصنائع غریب بخشے
ہر ایک شی کی منفعت پہچاننا رصد بناکر آسمان کا احوال جاننا ہیأت ہندسہ نجوم رمل طب منطق
حکمت اسکے سوا اور بہت سے علوم ہمکو بتائے صاحب العزت نے کہا ان علمون پر تم عبث
فخر کرتے ہو اسواسطے کہ یہ علوم تمنے اپنی دانائی سے نہین ایجاد کیے بلکہ بطلیموس کے زمانے
مین علماے بنی اسرائیل سے سیکہ لیے اور بعضے علوم ناسطیوس کے وقت مین مصر کے عالمون سے
اخذ کیے ہین بعد اسکے اپنے ملک مین رواج دیکر اب اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے
حکیم یونانی سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہی اوسنے کہا سچ ہی ہمنے اکثر علوم اگلے حکیمون سے حاصل
کیے ہین جسطرح اب ہمسے اور لوگ سیکھتے ہین یہی کارخانہ دنیا کا ہی کہ ایک سے دوسرے کو فائدہ
پہونچتا ہی چنانچہ حکماے فارس نے نجوم ورصد کا علم ہند کے حکیمون سے اخذ کیا اسیطرح بنی اسرائیل
کو سحر وطلسم کا علم سلیمان ابن داود سے پونہچا بعد اسکے آخر صف مین ایک آدمی نظر آیا بدن قوی
بڑی سی ڈاڑہی آفتاب کیطرف نہایت اعتقاد سے دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہ کون ہی وزیر
نے کہا یہ شخص خراسانی ہی کہا اس سے کہو کچہ یہ بھی اپنا احوال کہے چنانچہ اسنے بھی بموجب
حکم کے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین اور بزرگیان بخشین ہمارے
ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا اور اپنے پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف
کلام ربانی مین داخل کی چنانچہ کتنی آیتین قرآن کی ہماری فضیلت وبزرگی پر دلالت کرتی
ہین غرض شکر ہی اوسکا جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ
ہم مین سے بعضے توریت وانجیل کو پڑہتے ہین گو کہ اوسکے مطلب کو نہین سمجھتے مگر حضرت

موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضے قرآنکو پڑھتے ہین اگرچہ اسکا معنی نہین جانتے لیکن پیغمبر آخر الزمان کے دین کو دل سے قبول کرتے ہین ہمنے امام حسین کے غم مین لباس ماتمی پہنا اور مروانیون سے خون کا بدلا لیا اور اوسکے فضل سے امیدوار ہین کہ امام آخر الزمان کا ظہور ہمارے ہی ملک مین ہوگا بادشاہ نے حکیمون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ بیان کیا تم اسکا کیا جواب دیتے ہو ایک حکیم نے کہا اگر یہ فاسق و فاجر و سنگدل نہوتے اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نکرتے تو واقعی یہ سب باتین موجب فخر کی ہوتین جب کہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ اور بزرگیان بیان کر چکے چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی رخصت ہو صبح کو پھر حاضر ہونا

یہ فصل شیر کے احوال مین

تیسرے دن جسوقت تمام حیوان و انسان بادشاہ کے روبرو صف باندہ کر کھڑے ہوے بادشاہ نے سب کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا گیدڑ سامنے نظر آیا پوچھا تو کون ہی اوسنے عرض کیا کہ مین حیوانونکا وکیل ہون بادشاہ نے کہا تجکو کسنے بھیجا ہی اوسنے کہا مجکو درندونکے بادشاہ ابو الحارث نے بھیجا ہی فرمایا وہ کس ملک مین رہتا اور رعیت اوسکی کون ہی کہا جنگل و بیابان مین رہتا ہی اور تمام وحوش و بہائم اوسکی رعیت ہین پوچھا اوسکے مددگار کون ہین کہا چیتے پاڑہے ہرن خرگوش لومڑی بھیڑیے سب اسکے یار و مددگار ہین فرمایا اوسکی صورت اور سیرت بیان کر گیدڑ نے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت مین زیادہ ہیبت و جلال مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا کلائیان مضبوط دانت اور پنجے سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی انسان و حیوان خوف سے سامنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین درست کسی کام مین یار و مددگار کا محتاج نہین سخی ایسا کہ شکار کر کے سب حیوانات کو تقسیم کر دیتا ہی اور آپ موافق احتیاج کے کہاتا ہی جبکہ دوسرے

دشمنی دیکھتا ہی نزدیک جا کر کھڑا ہوتا ہی اسوقت غصہ اسکا فرو ہوجاتا ہی کسی عورت اور لڑکے
کو نہیں چھیڑتا اگ سے بہت خواہش و رغبت رکھتا ہی کسی سے ڈرتا نہیں مگر چیونٹی
سے کہ یہ اوسپر اور اوسکی اولاد پر غالب ہی جسطرح پشہ ہاتھی اور فیل پر اور مکھی اوس یون پر
غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت سے کیا سلوک کرتا ہی عرض کیا کہ وہ رعیت سے
بہت سلوک و مراعت کرتا ہی بعد اسکے مین احوال اسکا مفصل بیان کرونگا

فصل ثعبان و تنین کے بیان مین

بعد اسکے بادشاہ نے داہنے بائین جو خیال کیا اچانک ایک آواز کان مین پہونچی دیکھا
تو ملخ اپنے دونون بازؤنکو حرکت دیتا اور بہت آواز باریک سے نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا
تو کون ہی اوسنے کہا مین تمام کیڑون مکوڑونکا وکیل ہون مجکو اونکے بادشاہ نے بھیجا
ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی عرض کی کہ نام اونکا ثعبان ہی بلند ٹیلون اور
پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل رہتا ہی جہان ابر و باران اور روئیدگی کچھ نہیں جو جانور
وہان شدت سرما سے ہلاک ہوجاتے ہین بادشاہ نے پوچھا اوسکی فوج و رعیت کون
ہی اوسنے کہا تمام سانپ بچھو وغیرہ اسکی فوج و رعیت ہین اور روی زمین پر ایک
مکان ہین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہوکر اتنی بلندی پر کیون جا کر رہا ہی کہا
اسواسطے کہ اسکے منہ مین زہر ہوتا ہی اوسکی گرمی سے تمام بدن جلتا ہی وہان کرۂ زمہریر
کی سردی سے خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا اوسکی صورت و سیرت بیان کر کہا صورت
و سیرت اوسکی بعینہ مثل تنین کے ہی فرمایا تنین کے وصف کسکو معلوم ہین جو بیان کرے
ملخ نے کہا دریائی جانورونکا وکیل مینڈک سامنے حضور کے حاضر ہی اگر آپ سے پوچھیے
بادشاہ نے اسکی طرف دیکھا یہ دریا کے کنارے ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا تسبیح و تہلیل مین مشغول
تھا پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا مین دریائی جانورونکے بادشاہ کا وکیل ہون فرمایا اوسکا

نام و نشان بیان کر کہا نام اوسکا تنین ہی دریاے شور میں رہتا ہی تمام دریائی جانور جیسے مچھلی مینڈک نہنگ اوسکی رعیت ہین بادشاہ نے کہا اوسکی شکل و صورت بیان کر اوسنے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب دریائی جانوروں سے بڑا صورت عجیب شکل مہیب قد لنبا تمام دریا کے جانور اوس سے خوف کہاتے ہین سر پر آنکہین روشن منہ چوڑا دانت بہت جتنے دریائی جانور پاتا ہی بیشمار نگل جاتا ہی جبکہ بہت کہانے سے بدہضمی ہوتی ہی اوسوقت کمان کی طرح خم ہو کر سر اور دم کے زور پر کہڑا ہوتا اور بیچ کے دہڑ کو پانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی آفتاب کی حرارت سے اوسکے پیٹ کا کہانا ہضم ہو جاتا ہی اور بیشتر اس حالت مین بیہوش بہی ہو جاتا ہی اوسوقت بادل جو دریا سے اوٹہتے ہین اوسکو لیکر خشکی مین ڈال دیتے ہین پہر تو مر جاتا اور درندون کی غذا ہوتا ہی اور کبہی بادلوں کے ساتہ بلند ہو کر یاجوج و ماجوج کی حد مین جا پڑتا ہی اور چند روز اونکے کہانے مین آتا ہی غرض جتنے دریائی جانور ہین اوس سے ڈرتے اور بہاگتے ہین یہ کسیسے نہین ڈرتا مگر ایک جانور چہوٹا پشے کے برابر ہی اوس سے نہایت خوف کرتا ہی اسواسطے کہ وہ جسوقت اسکو کاٹتا ہی زہر اسکا تمام بدن مین اوسکے اثر کر جاتا ہے آخر یہ مر جاتا ہی اور تمام دریائی جانور جمع ہو کر ایک مدت تک اسکا گوشت کہاتے ہین جسطرح اور چہوٹے جانور ونکو یہ کہاتا اسیطرح وہ سب ملکر اسکو کہاتے ہین یہی حال شکاری جانوروں اور طائروں کا ہی کنجشک وغیرہ پشون اور چیونٹیونکو کہاتے ہین اور اونکو باشے و شاہین شکار کرتے ہین پہر باز و عقاب اور گدہ باشہ و شاہین کو شکار کر کے کہا جاتے ہین آخر کو جب وہ مرتے ہین تمام کیڑے مکوڑے چہوٹے جانور اونکو کہاتے ہین یہی حال انسانوں کا ہی کہ وہ سب ہرن پاڑے بکری بہیڑ اور طائروں کے گوشت کو کہاتے ہین جب کہ مر جاتے ہین قبر مین چہوٹے چہوٹے کیڑے اونکے جسم کو کہاتے ہین تمام جہان کا یہی حال ہی کبہی بڑے حیوان چہوٹے حیوانونکو کہاتے ہین اور کبہی چہوٹے حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اسیواسطے حکیموں نے کہا ہی کہ ایک کے مر جانے سے دوسرے کی بہتری

ہو جاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ یعنے نوبت
بنوبت پہیرتے ہین ہم زمانیکو آدمیون مین اور تاکہ جانے اللہ اون لوگونکو کہ ایمان لائے
ہین اور کرلے تم مین سے گواہ اور اللہ دوست نہین رکہتا ہی ظالمون کو بعد اسکے کہا مین نے
سنا ہی کہ سب آدمی گمان کرتے ہین کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین
جو حیوانونکا احوال بیان کیا اس سے کیون نہین دریافت کرتے کہ سب حیوانات مساوی ہین کچہ
فرق نہین کبہی تو کہاتے ہین اور کبہی آپ دوسرون کی غذا ہو جاتے ہین معلوم نہین کہ
حیوانون پر کس چیز سے فخر کرتے ہین حالانکہ جو حال ہمارا ہی وہی حال انکا ہی کیونکہ نیکی
اور بدی بعد مرنیکے ظاہر ہوتی ہی تی مین سب مجاورین گے آخر خدا کی طرف رجوع
کرینگے بعد اسکے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک اور سب حیوان
غلام ہین اس مکر و بہتان سے انکے سخت تعجب ہی بہت جاہل ہین کہ ایسی بات خلاف
قیاس کہتے ہین مین حیران ہون کہ وہ کیونکر یہ تجویز کرتے ہین کہ سب درند چرند شکاری جانور
اژدہے نہنگ سانپ بچہو انکے غلام ہین یہ نہین جانتے کہ اگر درند جنگل سے اور شکاری
جانور پہاڑون سے اور نہنگ دریا سے نکل کر ان پر حملہ کرین کوئی انسان باقی نرہے
اور انکے ملک مین آکر سبکو تباہ کردین ایک آدمی جیتا نہ بچے غنیمت نہین جانتے اور اسکا
شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے انکے ملک سے ان سب حیوانونکو دور رکہا ہی مگر یہ بیچارے
حیوان جو انکے یہان گرفتار ہین رات دن انکو عذاب مین رکہتے ہین اسی سبب غرور
مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل و حجت کے ایسا دعوی بے معنی کرتے بعد اسکے بادشاہ نے
سامنے دیکہا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹہا ہوا انکی باتین سنتا تہا پوچہا تو کون
ہی اوسنے کہا مین شکاری جانورونکا وکیل ہون مجہکو انکے بادشاہ عنقا نے
بہیجا بادشاہ نے کہا وہ کہان رہتا ہی اوسنے عرض کیا کہ دریای شور کے عزبرون

میں بلند پہاڑوں پر رہتا ہی وہاں کسی بشر کا گذر نہیں ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہاں تک نہیں جا سکتا
فرمایا اوس جزیرہ کا احوال بیان کر اوسنے کہا زمین وہاں کی بہت اچھی ہی آب و ہوا معتدل
چشمے خوشگوار انواع واقسام کے درخت میوہ دار حیوانات طرح طرح کے بیشمار بادشاہ نے کہا
عنقا کی شکل و صورت بیان کر کہا وہ ڈیل ڈول میں سب طائروں سے بڑا ہی اُڑنے میں قوی
پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے پھیلے جسوقت انکو ہوا میں حرکت دیتا ہی جہاز کے سے
بادبان معلوم ہوتے ہیں دُم لمبی اُڑنے کے وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہی ہاتھی
گینڈے وغیرہ بڑے بڑے جانوروں کو زمین سے اوٹھا لیجاتا ہی بادشاہ نے کہا خصلت
اوسکی بیان کر کہا خصلت اوسکی بہت اچھی ہی اور کسی وقت میں بیان کرونگا بعد اسکے بادشاہ
نے انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا یہ ستر آدمی انواع واقسام کی شکلیں طرح طرح کے
لباس پہنے ہوئے کھڑے تھے ایسے کہا حیوانوں نے جو کچھ بیان کیا اسکے جواب میں تامل و
فکر کرو پھر پوچھا کہ تمہارا بادشاہ کون ہی انہوں نے جواب دیا ہمارے بادشاہ بہت سے ہیں
اور ہر ایک اپنے ملک میں فوج و رعیت لیے ہوئے رہتا ہی بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب
کہ حیوانوں میں باوجود کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم میں باوجود قلت کے بہت سے
بادشاہ ہیں انسانوں کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے
ہیں حالات انکی مختلف ہیں اسواسطے بہت بادشاہ انکے لیے چاہییے حیوانوں کا یہ طور اسلوب
نہیں ہی اور ان میں بادشاہ وہی ہوتا ہی کہ ڈیل ڈول میں بڑا ہو انسانوں میں بیشتر بالعکس
اسکے ہی کیونکہ اکثر ان میں بادشاہ دبلے پتلے منحنی ہوتے ہیں اسواسطے کہ بادشاہوں سے
غرض یہی ہی کہ عادل و منصف اور رعیت پرور ہوں ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کریں
اور انسانوں میں بادشاہی نوکروں کے فرقے بھی بہت ہوتے ہیں بعضے تو سپاہی
ہتیار بند ہیں کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اوسکو دفع کرتے ہیں چور دغا باز اُچکے جیب کترے
انکے سبب شہر میں فتنہ و فساد نہیں کرنے پاتے اور بعضے وزیر دیوان و منشی

ہوتے ہین جنکے سبب ملک مین بندوبست رہتا ہی اور فوج کے واسطے خزانہ جمع ہوتا ہی
بعضے وہ ہین کہ زراعت کاشتکاری سے غلہ پیدا کرتے ہین بعضے قاضی اور مفتی ہین
کہ خلائق مین شریعت کے احکام جاری کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون کو دین و شریعت
بہی ضرور ہی کہ رعیت گمراہ نہو اور کتنے سوداگر اور اہل حرفہ ہین کہ ہر ایک دیار مین خرید و
فروخت کا معاملہ کرتے ہین اور بعضے فقط خدمت کے لیے مخصوص ہین جسطرح غلام و
خدمتگار ہوتے ہین اسیطرح اور بہی بہت سے فرقے ہین کہ وہ بادشاہونکے واسطے نہایت
ضرور ہین کہ بغیر انکے کاروبار موقوف ہوتا ہی اسیواسطے انسانونکو بہت سے سردار چاہییں
کہ ہر ایک شہر مین اپنے اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست مین مصروف رہین کسیطرح کا
خلل نہونے پاوے اور یہ نہین ہوسکتا ہی کہ ایک بادشاہ تمام انسانونکا بندوبست کرے
اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم مین بہت سے ملک واقع ہین ہر ایک ملک مین ہزارون
شہر آباد ہین جن مین لاکہون خلقت رہتی ہی ہر ایک کی زبان مختلف مذہب جدا ممکن نہین
کہ ایک آدمی سب ملکون کا بندوبست کرسکے اسیواسطے اللہ تعالی نے انکے لیے بہت سے
بادشاہ مقرر کیے ہین اور یہ سب سلاطین روی زمین پر خدا کے نائب کہلاتے ہین کہ خدا نے
انکو ملک کا مالک اور اپنے بندونکا سردار کیا ہی کہ ملک کی آبادی مین مشغول رہین اور
اسکے بندون کی قرار واقعی محافظت کرین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی رکہین خلق
مین احکام عدالت کے جاری کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اوس سے خلائق کو باز
رکہین اور حقیقت مین سب کا نگہبان وہی ہی کہ ہر ایک کو پیدا کرتا اور رزق دیتا ہی

فصل مکہیون کے سردار کے احوال مین

القصہ جسوقت اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے حیوانونکی طرف خیال کیا ناگاہ
ایک ہین آواز کان مین پونہچی دیکہا تو مکہیونکا سردار یعسوب سامنے اوڑتا

اور خدا کی تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا مین حشرات الارض
کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا جسطرح اور حیوانون نے اپنے قاصد اور وکیل بہیجے
تو نے اپنی رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بہیجا اوسنے کہا مین نے اونکے حال پر شفقت
اور مہربانی کی تا کسیکو کچہ تکلیف نہ پونہچے بادشاہ نے کہا یہ وصف اور کسی حیوان مین نہین
ہی تجہ مین کیونکر ہوا کہا مجکو اللہ تعالی نے اپنی عنایت و مرحمت سے یہ وصف عطا کیا اسکے
سوا اور بہی بہت سی بزرگیان اور خوبیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا بزرگیان اپنی بیان کر
کہ ہم بہی معلوم کرین اوسنے کہا اللہ تعالی نے مجکو اور میرے جد و آبا کو بہت سی نعمتین بخشین پر
کسی حیوان کو اس مین شریک نہین کیا چنانچہ ملک و نبوت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جد
و آبا کو نسل در نسل اسکا ورثہ پونہچایا یہ دو نعمتین اور کسی حیوان کو نہین دین اسکے سوا اللہ تعالی
نے ہمکو علم ہندسہ اور بہت سی صنعتین سکہائین کہ اپنے مکانون کو نہایت خوبی سے
بناتے ہین تمام جہان کے پہل اور پہول ہمپر حلال کیے لیکن خالص کہاتے ہین ہمارے لعاب سے
شہد پیدا کیا کہ جس سے تمام انسانونکو شفا حاصل ہوتی ہی اس مرتبے پر ہمارے آیات قرآنی
ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت اللہ تعالی کی صنعت و قدرت پر غافلون کے واسطے
دلیل ہی کیونکہ خلقت ہماری نہایت لطیف ہی اور صوت بہت عجیب ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ہمارے جسم مین تین
جوڑ رکہے ہین بیچ کے جوڑ کو مربع کیا نیچے کے دہڑ کو لمبا اسکو مدور بنایا چار پاؤن بند اضلاع شکل مسدس کے
نہایت خوبی سے مناسب مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست و برخاست کرتے ہین اور
پہر اپنے اس خوش اسلوبی سے بناتے ہین کہ ہوا اونمین ہرگز نہین جا سکتی کہ جسکے باعث
ہمکو یا ہمارے بچون کو تکلیف پہونچے ہاتہ پاؤن کی قوت سے درخت کے پہل پتے
پہول جو کچہ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع کر رکہتے ہین شانون پر چار بازو بنائے
جنکے باعث اوڑتے ہین اور ہمارے ڈنک مین کچہ زہر بہی پیدا کیا ہی کہ اسکے سبب دشمنون
کی تہ سے محفوظ رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ داہنے بائین سر کو بخوبی پہیرتے ہین

اور سرکی دونون طرف دو آنکھین روشن عطا کی ہین کہ اونکی روشنی سے ہر ایک چیز کو
دیکھتے ہین اور منہ بہی بنایا ہی کہ جس سے کہانے کی لذت جانتے ہین دو ہونٹہ بہی
دیے جنکے سبب کہانیکی چیزین جمع کرتے ہین [illegible] پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی
بخشی ہی کہ وہ رطوبات کو شہد کردیتی ہی اور یہی شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے
غذا ہی جسطرح چارپاونکی پستان مین قوت دی ہی کہ اسکے سبب گہان مستحیل ہو کر دودہ
ہو جاتا ہی غرض کہ یہ نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو عطا کی ہین اسکا شکر کہان تک کرین اسیواسطے
ہم نے رعیت کے حال پر شفقت و مہربانی کر کے اپنے اوپر تکلیف وارکہی اون مین سے
کسیکو نہ بہیجا جسوقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے کہا آفرین صد آفرین تو نہایت
فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ تیرے سوا یہ نعمتین اللہ تعالی نے کسی حیوانکو نہین بخشین بعد اسکے
پوچہا تیری رعیت و سپاہ کہان ہی اوسنے کہا ٹیلے پہاڑ درخت پر جہان سہیتا پاتے رہتے
ہین اور بعضے آدمیون کے ملک مین جاکر اونکے گہرون مین سکونت اختیار کرتے ہین بادشاہ
نے پوچہا اونکے ہاتہ سے کیونکر سلامت رہتے ہین کہا بیشتر اون سے چہپکر اپنے
تئین بچاتے ہین مگر کبہی جو وہ قابو پاتے ہین تکلیف دیتے ہین بلکہ اکثر چہتونکو توڑ کر
بچونکو مار ڈالتے ہین اور شہد نکال کر آپس مین کہا لیتے ہین بادشاہ نے پوچہا پہر تم اس ظلم پر
اونکے کیونکر صبر کرتے ہو اوسنے کہا ہم یہ ظلم سب اپنے اوپر گوارا کرتے ہین اور کبہی عاجز
ہو کر اونکے ملک سے نکل جاتے ہین اسوقت وہ صلح کے واسطے بہت حیلے پیش کرتے
ہین طرح طرح کی سوغات عطر و خوشبو وغیرہ بہیجتے ہین طبل اور دف بجاتے ہین غرض کہ انواع
واقسام کے تحفے تحائف دیکر ہمکو راضی کرتے ہین ہمارے مزاج مین شر و فساد نہین ہی ہم بہی
انسے صلح کر لیتے ہین انکے یہان پہر چلے آتے ہین جسپر بہی ہمسے راضی نہین ہین بغیر دلیل
و حجت کے دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک یہ غلام ہین

جنونکی اپنے بادشاہون اور سرداروںکی اطاعتکے بیان مین

بعد اسکے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ و رئیس کی اطاعت کس طرح
کرتے ہین اس احوال کو ساری بیان کیجیے بادشاہ نے کہا یہ سب اپنے سردار کی اطاعت
و فرمان برداری بخوبی کرتے ہین اور بادشاہ جو حکم کرتا ہی اوسکو بجالاتے ہین یعسوب نے کہا
اسکو مفصل بیان کیجیے بادشاہ نے کہا جنون کی قوم مین نیک و بد اور مسلمان و کافر ہوتے
ہین جسطرح انسانون مین ہین جو کہ نیک ہین وہ اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اسقدر
کرتے ہین کہ آدمیون سے بہی نہین ہوسکتی اسواسطے کہ اطاعت و فرمان برداری جنات کی مثل
ستارون کے ہی کیونکہ آفتاب انمین بمنزلہ بادشاہ ہی اور سب ستارے بجاے فوج و رعیت
کے ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مشتری قاضی زحل خزانچی عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولیعہد
ہی اور ستارے گویا فوج و رعیت ہین اسواسطے کہ سب آفتاب کے تابع ہین اوسکی حرکت سے
حرکت کرتے ہین وہ جو ٹہہر رہتا ہی سب متوقف ہوجاتے ہین اپنے معمول و حد سے تجاوز
نہین کرتے یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے یہ خوبی اطاعت و انتظام کی کہان سے حاصل
کی بادشاہ نے کہا یہ فیض انکو فرشتون سے حاصل ہی کہ وہ سب اللہ تعالی کی فوج ہین اور
اوسکی اطاعت کرتے ہین یعسوب نے کہا فرشتون کی اطاعت کسطور پر ہی کہا جسطرح حواس خمسہ
نفس ناطقہ کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے محتاج نہین یعسوب نے کہا اسکو مفصل
فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کے واسطے محسوسات کی دریافت بعلام
کرتے ہین محتاج امر و نہی کے نہین ہین جس شی کے دریافت کرنیکے لیے وہ متوجہ
ہوتا ہی وہ نے تامل و بلا تاخیر اسکو دوسری شی سے ممتاز کرکے نفس ناطقہ کو پہونچا
دیتے ہین اسیطرح فرشتے خدا کی اطاعت و فرمان برداری مین مصروف رہتے
ہین جو حکم ہوتا ہی اسکو فی الفور بجالاتے ہین اور جنون مین جو کہ بدذات اور کافر ہین
ہر چند کہ فرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وہ بہی بدذات انسانون سے
بہتر ہین اسواسطے کہ بعضے جنون نے باوجود کفر اور گمراہی کے سلیمان کی اطاعت

میں قصور نہ کیا ہر چند کہ انہوں نے تحمل کے زور سے بہت رنج و مصیبتیں پہونچائیں
پر یہ انکی فرمان برداری مین ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی آدمی کسی ویرانے
یا جنگل مین جن کے خوف سے کچھ دعا اور [illegible] تک ایسے مکان مین رہتا ہی
کسی طرح کا رنج اسکو نہین دیتے اگر جب تعاقب کوئی جن کسی عورت یا مرد پر مسلط ہوا اور فی الفور
کسی عامل نے وہان اسکی رہائی کے واسطے جنون کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی تو
بہاگ جاتے ہین اسکے سوا انکے حسن اطاعت پر یہ دلیل ہی کہ ایکبار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم کسی مکان مین قرآن پڑھتے تھے وہان جنونکا گذر ہوا سنتے ہی سب کے سب مسلمان
ہوے اور اپنی قوم مین جاکر کتنونکو اسلام کی دعوت کرکے نعمت ایمان سے بہرہ اندوز
کیا چنانچہ چند آیات قرانی اس مقدمے پر ناطق ہین انسان انکے بالعکس ہین طبیعتون مین
انکی شرک و نفاق بہرا ہی سراسر متکبر و مغرور ہوتے ہین بیشتر اخذ منفعت کے واسطے
طریق ہدایت سے منحرف ہوکر مشرک و مرتد ہو جاتے ہین ہمیشہ روے زمین پر قتال و
جدال مین مصروف رہتے ہین بلکہ اپنے پیغمبرون کی بھی اطاعت نہین کرتے باوجود
معجزے اور کرامت کے صاف منکر ہو جاتے ہین اگر کبھی ظاہر مین اطاعت کرتے ہین تو
دل انکا شرک و نفاق سے خالی نہین ہی از بسکہ جاہل و گمراہ ہین کسی بات کو نہین سمجھتے
پھر بھی یہ دعوی ہی کہ ہم مالک اور سب ہمارے غلام ہین انسانون نے جو دیکھا کہ
بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہمکلام ہو رہا ہی کہنے لگے نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے
نزدیک حشرات الارض کے رئیس کا یہ رتبہ ہی کہ کسی حیوانکا نہین جنون کی قوم سے ایک
حکیم نے کہا اس بات کا تم تعجب نکرو اسواسطے کہ یعسوب مکھیونکا سردار اگرچہ جسم مین چھوٹا
اور منحنی ہی لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات الارض کا رئیس و خطیب ہی
حیوانات مین سبکو ریاست و سلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہی اور بادشاہ ہونیکا بھی معمول
ہی کہ اپنے ہمجنسون سے جو کہ سلطنت و ریاست مین شریک ہین ہمکلام ہوتے ہین اگرچہ

وہ شکل وصورت مین مخالف ہوویں یہ خیال اپنے دلمین نہ لاؤ کہ بادشاہ کسی غرض ومصلحت کے
اُنکی طرفداری ورعایت کرتاہی القصہ بادشاہ نے انسانونکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہمنے
تمہارے ظلم کا جو کچھ شکوہ بیان کیا تھا سنا اور تمنے جو دعوی کیا اسکا بھی جواب انہونکے
دیا اب جو کچھ تمکو کہنا باقی ہو اوسکو بیان کرو آدمیونکے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور
بزرگیان ہین کہ وہ ہمارے صدق دعوے پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا انکو بیان
کرو آدمی نے کہا کہ ہم بہت سے علوم اور صنعتین جانتے ہین دانائی اور تدبیر مین سب حیوانون سے
غالب ہین دنیا اور آخرت کے امور بخوبی سرانجام کرتے ہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم
مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا انہونے جو اپنی فضیلتین بیان
کین تم اسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانونکی جماعت نے یہ بات سنکر سر جھکالیا کسی نے کچھ
جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیون کے وکیل نے کہا کہ یہ آدمی گمان کرتا ہی کہ ہم بہت
علوم اور تدبیرین جانتے ہین جسکے سبب ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین اگر آدمی فکر و
تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور مین کس طور پر انتظام وبندوبست کرتے ہین دانائی
و فکر مین انسے غالب ہین علم ہندسہ مین یہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اور پرگار کے
انواع واقسام کے دائرے اور شکلین مثلث اور مربع کھینچتے ہین اپنے گھرون مین طرح طرح
کے زاویے بناتے ہین سلطنت وریاست کے قاعدے آدمیون نے بھی ہمسے سیکھے
اسواسطے کہ ہم اپنے یہان دربان اور چوکیدار متعین کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کے بے اجازت
بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا درختون کے پتون سے شہد نکال کر جمع کرتے ہین اور فراغت
سے اپنے گھرون مین بیٹھکر بال بچون کے ساتھ کہاتے ہین جو کچھ ہمارا جھوٹا بچ رہتا ہی یہ بے توفیق
آدمی اوسکو نکال کر اپنے تصرف مین لاتے ہین یہ ہنر ہمکو کسی نے تعلیم نہین کیے مگر اللہ کی طرف سے
ہمکو الہام ہوتا ہی کہ بغیر مدد اور اعانت اوستاد کے ہم اتنے ہنر جانتے ہین اگر انسانونکو
یہ گھمنڈ ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین تو ہمارا جھوٹا کیون کہاتے ہین بادشاہ نے

یہ طرح نہین ہی کہ غلاموں کا جھوٹا کہاوین اور یہ اکثر امور مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم اونکے
ہین انسے احتیاج نہین رکہتے پس یہ دعوی […] دلیل انکو نہین پہونچتا ہی اگر چیونٹی کے
احوال پر یہ آدمی نگاہ کرے کہ باوجود چھوٹے […] کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے
مکان پیچدار بناتی ہی کیسی ہی سیلابی ہو پانی اوسمین ہرگز نہین جاتا اور کہانے کے لیے
غلہ جمع کر رکہتی ہی اگر کبہی اوسمین سے کچہ بہیگ جاتا ہی نکال کر دہوپ مین سکہاتی ہی جن
دانون مین احتمال جمنے کا ہوتا ہی اونکے چہلکے دور کرکے دو ٹکڑے کر ڈالتی ہی گرمیون مین
بہت چیونٹیان قافلے کے قافلے جمع ہوکر قوت کے واسطے ہر ایکطرف جاتی ہین اگر کسی چیونٹی
کو کہین کچہ نظر آیا اور گرانی کے سبب اوٹہہ نہ سکا تہوڑا اسمین سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر کرتی
ہی انمین جو آگے بڑہتی ہی وہ اوس چیز سے کچہ تہوڑا پہچان کے واسطے لیکر وہان جا پہونچتی
ہی پہر سب جمع ہوکر کس محنت و مشقت سے اوسکو اوٹہالاتی ہین اگر کسی چیونٹی نے محنت
مین سستی کی اوسکو مار کر نکال دیتی ہین پس اگر یہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چیونٹیان کیسا علم و
شعور رکہتی ہین اسیطرح ٹڈی جبکہ فصل ربیع مین کہا پی کر موٹی ہوتی ہی کسی نرم زمین مین جاکر
گڑہا کہود کر انڈا دیتی ہی اور اوسکو مٹی سے چہپا کر آپ اوڑ جاتی ہی جب اوسکی موت کا وقت آتا ہے
طائر کہا جاتے ہین یا گرمی سردی کی کثرت سے آپ ہلاک ہوجاتی ہی دوسرے برس
فصل ربیع مین جن دنون ہوا معتدل ہوتی ہی اوس انڈے سے ایک چہوٹا بچہ کیڑے کے
مانند پیدا ہوکر زمین پر چلتا اور گہاس چرتا ہی جسوقت پر اوسکے نکلتے ہین اور کہا پی کر موٹا ہوتا ہے
یہی دستور سابق انڈا دیکر زمین مین چہپا دیتا ہی غرض اسی طرح سال بسال بچے پیدا
ہوتے ہین اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون کے درختون پر خصوصا توت کے درخت
پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے ہوتے ہین اپنے لعاب کو درخت پر تنکر آرام
تمام اوسمین سوتے ہین جسوقت جاگتے ہین کسی حال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین
انکو تو طائر کہا لیتے ہین یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مر جاتے ہین اور انڈے سال بہر

بحفاظت اوسمین رہتے ہین کو دوسرے سال انمین سے بچے پیدا ہوکر درخت پر چلنے پہرنے لگتے ہین
جب یہ تازے اور توانا ہوتے ہین اسیطرح انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین اور پہر بعض
دیوارون اور درختون پر چہتے بناکر انڈے بچے دیتی ہین مگر یہ کہانے کے واسطے
کچہہ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنی قوت ڈہونڈہ لیتی ہین اور جاڑے کے دنون مین غارون
یا گڑہون مین چہپ کر مرجاتی ہین پوست انکا تمام جاڑون پہر وہان پڑا رہتا ہی ہرگز سڑتا گلتا
نہین پہر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے ان مین روح آجاتی ہی بدستور اپنے اپنے گہر بناکر
انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اسیطرح تمام حشرات الارض اپنے بچونکو پیدا کرکے پرورش کرتی
ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہ نہین کہ اون سے کچہہ خدمت کی توقع رکہتے ہین بخلاف آدمیونکے
کہ وہ اپنی اولاد سے نیکی اور احسان کے امیدوار رہتے ہین سخاوت اور جود کہ شیوہ بزرگون کا
ہی ہرگز ان مین نہین پہر کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین اور مکہی مچہر ڈانس وغیرہ کہ انڈے دیتے
اور اپنے بچون کی پرورش کرتے اور گہر بناتے ہین صرف اپنے فائدے کے واسطے
نہین بلکہ اس لئے کہ بعد انکے مرنیکے اور کیڑے آگر آرام پاوین کیونکہ اون مین سے ہر ایک کو
اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہی جبکہ موت کے دن پورے ہوتے ہین رضامندی اور خوشی سے
خود فنا ہوجاتے ہین اللہ تعالی اپنی قدرت سے پہر دوسرے سال پیدا کرتا ہی غرض کہ یہ کسی حال
مین اسکا انکار نہین کرتے جسطرح بعضے آدمی بعث و قیامت سے منکر ہین اگر آدمی ان حیوانون کا
احوال معلوم کرین کہ یہ اپنی معاش اور معاد مین انسے زیادہ مدبر بن جاتے ہین تو فخر نکرین کہ ہم مالک اور سب
حیوان ہمارے غلام ہین **فصل** جسکہری مکہیونکا وکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے
بادشاہ نے نہایت خوش ہوکر اسکی تعریف کی اور انسانون کی جماعت کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا کہ اسنے جو کہا سب سنا تمنے اب تمہارے نزدیک کوئی جواب باقی ہی ان مین سے
ایک شخص اعرابی نے کہا کہ ہم مین بہت سی خصلتین اور نیک خصلتین ہین جنسے دعوی
ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا انہین بیان کرو کہا کہ زندگی ہماری بہت حسن سے

قدرت سے ہمیں انواع واقسام کی نعمتیں کہانے پینے کی ہمکو میسر ہیں حیوانوں کو وہ نظر بہی نہیں آتیں
میووں کا مغز اور گودا ہمارے کہانے میں آتا ہی پوست اور گٹہلی یہ کہاتے ہیں آپکے سوا طرح طرح
کے کہانے نشیرمال باقرخانی کا دودہ کا [illegible] مطنجن زردہ بریان مزعفر شیربرنج کباب قورما
بورانی فرنی دودہ ہی کا ہی قسم قسم کی مٹہائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات
وغیرہ کہلاتے ہیں تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگ ہنسی چہل قصے کہانی میسر ہیں لباس فاخرہ اور
زیور طرح بطرح کے پہنتے ہیں نمد قالین چاندنی جاجم اور بہت سے فرش و فروش بچہاتے
ہیں حیوانوں کو یہ سامان کہاں میسر ہیں ہمیشہ جنگل کی گہاس کہاتے ہیں اور رات دن تنگ
وہ ہر رنگ غلاموں کی طرح محنت اور مشقت میں رہتے ہیں سب چیزیں دلیل ہیں اس کی کہ ہم
مالک اور یہ غلام ہیں طائروں کا وکیل ہزار داستان سامنے شاخ درخت پر بیٹھا تہا اوسنے
بادشاہ سے کہا کہ یہ آدمی جو اپنے انواع واقسام کے کہانے پینے پر افتخار کرتا ہی یہ نہیں
جانتا کہ حقیقت میں انکے واسطے یہ بہت رنج وعذاب ہی بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی اسے
بیان کر کہا اسواسطے کہ اس آرام کے لیے بہت محنتیں اور رنج وٹہاتے ہیں زمین کہودنا
ہل جوتنا بیل کہینچنا پانی بہرنا اناج بونا کاٹنا تولنا پیسنا تنور میں آگ جلانا پکانا گوشت کے
واسطے قصائیوں سے جہگڑنا بنیوں سے حساب کتاب کرنا مال جمع کرنیکے لیے محنتیں
اوٹہانا علم وہنر سیکہنا بدن کو رنج دینا دور دور ملکوں میں جانا دوسروں کے واسطے امیروں کے سامنے
ہاتہ باندہ کر کہڑے ہونا غرض اس جد وکد سے مال واسباب جمع کرتے ہیں بعد مرنیکے وہ غیروں کے
حصے میں آتا ہی اگر وجہ حلال سے پیدا کیا ہی تو اوسکا حساب وکتاب ہی نہیں تو عذاب وعقاب
اور ہم اس رنج وعذاب سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ غذا ہماری فقط گہاس پات ہی جو خیر زمین سے
پیدا ہوتی ہی بنے محنت ومشقت اوسکو اپنے تصرف میں لاتے ہیں انواع واقسام کے پہل اور
میوے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ہمارے واسطے پیدا کیے ہیں کہاتے ہیں اور
ہمیشہ اوسکا شکر کرتے ہیں فکر وتلاش کہانے پینے کی ہمارے دل میں کبہی نہیں آتی جہاں جاتے

ہین فضل آلہی سے سب کچھ ہو جاتا ہی اور یہ ہمیشہ قوت کی فکر مین غلطان اور پیچان رہتے
ہین اور طرح طرح کے کہانے ... کہاتے ہین ویسے ہی رنج وعذاب اوٹہاتے ہین
امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین ... فالج لقوہ جوڑی کہانسی یرقان
تب دق پہوڑا پہنسی کہجلی داد خنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک فیل پا انکو اسا غرض اقسام اقسام
کی بیماریان انکو عارض ہوتی ہین دوا دارو کے لیے طبیبون کے یہان دوڑے پہرتے
ہین جسپر بیحیائی سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان نے جواب دیا
کہ بیماری کی خصوصیت کچہ ہمارے واسطے نہین ہی حیوان بہی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین
اونسنے کہا حیوان جو بیمار ہوتے ہین صرف تمہاری آمیزش اور اختلاط سے کتے بلی کبوتر
مرغ وغیرہ حیوانات کہ تمہارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر کہانے پینے نہین پاتے ہین
اسیواسطے بیمار ہو جاتے ہین اور جو حیوان کہ جنگل مین مخلا بالطبع پہرتے ہین ہر ایک مرض سے
محفوظ ہین کیونکہ کہانے پینے کے وقت انکے مقرر ہین کمی بیشی اسمین نہین آتی اور یہ حیوانات
جو تمہارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر اوقات بسر کرنے نہین پاتے کہانا بیوقت کہاتے یا
مارے بہوک کے انداز سے زیادہ کہا جاتے ہین بدن کی ریاضت نہین کرتے اسی سبب کبہی کبہی
بیمار ہو جاتے ہین تمہارے لڑکون کے بیمار ہونیکا بہی یہی سبب ہی کہ حاملہ عورتین اور
دائیان حرص سے غیر مناسب کہانے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کہا جاتی ہین اسی سے اخلاط
غلیظہ پیدا ہوتے ہین دودہ بگڑ جاتا ہی اسکے اثر سے لڑکے بدصورت پیدا ہوتے اور ہمیشہ
امراض مین مبتلا رہتے ہین انہین مرضون کے باعث مرگ مفاجات اور شدت نزاع اور رنج
غم غصے مین گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم اپنے اعمال کی شامت سے ان عذابون مین
گرفتار ہو اور ہم اونسے محفوظ ہین کہلنیکے اقسام جو تمہارے یہان شہد نفیس تر اور بہتر ہی
جسکو کہاتے اور دوا مین استعمال کرتے ہو وہ مکہیونکا لعاب ہی تمہاری صنعت سے
نہین پہر کس چیز کا فخر کرتے ہو ... بہل اور ... انکے کہانے مین ہم تم شریک ہین

اور قدیم سے ہمارے تمہارے جد و آبا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون تمہارے
جد اعلا حضرت آدم و حوا باغ بہشت مین رہتے تھے اور نہ بے محنت و مشقت وہان کے میوے
کہاتے کسیطرح کی فکر و محنت نہ تہی ہمارے جد و آبا بہی تمام کی ناز و نعمت مین انکے شریک
تھے جب تمہارے بزرگوارونے دشمن کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بہول گئے اور ایک
دانے کے واسطے حرص کی وہانسے نکالے گئے فرشتون نے نیچے لاکر ایسی جگہ ڈال دیا
جہان پہل پتے بہی نہ تہے میوہ نکالو کیا دخل ایک مدت تک اس غم مین رویا کیے آخر کو توبہ
قبول ہوئی خدا نے گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بہیجا اوسنے یہان آکر زمین کہودنا بونا پیسنا
پکانا لباس بنانا سکہایا غرض رات دن اس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تہے جبکہ اولاد بہت
پیدا ہوئی اور ہر ایک جگہ جنگل و آبادی مین رہنے لگے پہر تو زمین کے رہنے والون پر بدعت
شروع کی گہر انکے چہین لیے کتنونکو پکڑ کر قید کر لیا بہت سے بہاگ گئے انکے قید و گرفتار
کرنیکے واسطے انواع و اقسام کے پہندے اور جال بنا بنا کر درپی ہوئے آخر کو نوبت یہان
تک پونہچی کہ اب تم کہڑے ہو کر فخر و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو سناظرے اور مجادلے کے
واسطے مستعد ہوا اور یہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے ہین ناچ رنگ مین مشغول
رہتے ہین عیش و عشرت مین اوقات بسر کرتے ہین لباس فاخرہ اور زیور انواع و اقسام
کے پہنتے ہین انکے سوا اور بہت سی چیزین جو ہمکو میسر نہین ہین سچ ہی لیکن انمین سے
ہر ایک چیز کے عوض تمکو عذاب و عقاب بہی ہوتا ہی کہ جس سے ہم محفوظ ہین کیونکہ تم
شادی کی مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹہتے ہو خوشی کے بدلے غم اوٹہاتے ہو راگ و
رنگ اور ہنسی کے بدلے روتے اور رنج کہینچتے ہو نفیس مکانون کی جگہ تاریک قبر مین سوتے
ہو زیور کے عوض گلے مین طوق ہاتہون مین ہتہکڑی پاؤن مین زنجیر پہنتے ہو تعریف کے
بدلے ہجو مین گرفتار ہوتے ہو غرض ہر ایک خوشی کے عوض غم بہی اوٹہاتے ہو اور ہم
ان مصیبتون سے محفوظ ہین کیونکہ یہ محنتین اور رنج عذاب اور بدبختون کے واسطے ہین

اور ہمکو تمہارے شہروں اور مکانوں کے بدلے یہ میدان وسیع میسر ہی زمین سے
آسمان تک جہان جی چاہتا [illegible] ہین ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے بے تکلف
چرتے چگتے ہین بے محنت و مشقت [illegible] حلال کیا ہی اور پانی لطیف پیتے ہین کوئی منع
کرنیوالا نہین رسی ڈول مشک کوزے کے محتاج نہین یہ چیزین تمہارے واسطے
چاہیین کہ اپنے کاندہون پر اوٹہاکر جابجا لیے پہرتے اور بیچتے ہو ہمیشہ محنت و مصیبت مین
گرفتار رہتے ہو یہ سب نشانیان غلامون کی ہین یہ کہان سے ثابت ہوتا ہی کہ تم مالک ہو
اور ہم غلام ہین بادشاہ نے انسانونکے وکیل سے پوچہا کہ اب تیرے نزدیک کوئی
جواب اور باقی ہی اوسنے کہا ہم مین خوبیان اور بزرگیان بہت ہین کہ ہمارے دعوے پر
دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اونہین بیان کر انمین سے ایک شخص عراقی نے کہا کہ
اللہ تعالی نے ہمکو انواع و اقسام کی بزرگیان بخشین دین و نبوت اور کلام منزل یہ سب نعمتین
عطا کین حلال و حرام اور نیک و بد سے آگاہ کرنے کے واسطے دخول جنت کے ہمکو خاص کیا غسل
طہارت نماز روزہ صدقہ زکوۃ مسجدون مین نماز ادا کرنا منبرون پر خطبہ پڑہنا اور بہت عبادتین
ہمکو تعلیم کین یہ سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی ہین کہ ہم مالک ہین اور یہ غلام طائرون
کے وکیل نے کہا کہ اگر تامل و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یہ چیزین تمہارے واسطے رنج و عذاب
ہین بادشاہ نے کہا یہ رنج کسطرح ہی اوسنے کہا یہ سب عبادتین اللہ تعالی نے اسواسطے
مقرر کی ہین کہ گناہ انکے عفو ہوجاوین اور گمراہ نہووین پاوین چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی اِنَّ
الحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ یعنے نیکیان گناہونکو دفع کرتی ہین اگر یہ قواعد
شرعی پر عمل نکرین خدا کے نزدیک ویسا ہو وین اسی خوف سے عبادت مین مشغول رہتے
ہین اور ہم گناہون سے پاک ہین ہمکو کچہ احتیاج عبادت کی نہین جس سے یہ اپنا فخر کرتے
ہین اور اللہ تعالی نے پیغمبرونکو اون لوگون کے واسطے بہیجا ہی جو کہ کافر و مشرک اور گنہگار
ہین او وسکی عبادت نہین کرتے رات دن [illegible] فخر مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک

ومعاصی سے بری ہین خداکو واحد ولاشریک جانتے ہین اور اوسکی عبادت مین مصروف
رہتے ہین اور انبیا و رسول مثل طبیب ونجومی کے ہین طبیبونسے وہی لوگ احتیاج
رکھتے ہین جوکہ مریض وعلیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و مطالع التجا کرتے ہین اور
غسل وطہارت تمہارے واسطے اسلیے فرض ہوا ہی کہ ہمیشہ ناپاک رہتے ہو اور اپنے
زنا اور اغلام مین اوقات بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے ہو اسواسطے تمکو طہارتکا
حکم ہی اور ہم ان چیزونسے کنارہ کرتے ہین تمام سال مین ایکبار رغبت کرتے ہین سو بھی
شہوت ولذت کے واسطے نہین صرف بقای نسل کے لیے اس امر کے مرتکب ہوتے
ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہی کہ اسکے سبب تمہارے گناہ عفو ہو جاوین ہم گناہ کرتے
نہین ہم پر کیون فرض ہووے صدقہ زکوۃ اس لیے واجب ہی کہ تم بہت مال حلال
وحرام سے جمع کر رکھتے ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب ومسکین پر خرچ کرو تو کاہیکو
زکوۃ فرض ہووے اور ہم اپنے ابنای جنس پر شفقت ومہربانی کرتے ہین بخل سے
کبھی کچھ جمع نہین کرتے اور یہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے حلال وحرام
اور حد وقصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہ تمہاری تعلیم کے واسطے ہی کیونکہ قلب تمہارے
تاریک ہوتے ہین جہالت ونادانی سے فائدے اور نقصان کو نہین سمجھتے ہو اسواسطے
معلم اور اوستاد کے محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلاواسطہ پیغمبرونکے ہر ایک چیز سے اللہ تعالی
خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی فرماتا ہی وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ
بُیُوْتًا یعنے خدانے مکھی سے کہا کہ پہاڑ پر اپنا گھر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا
ہی كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ حاصل یہ ہی کہ ہر ایک حیوان دعا اور تسبیح جانتا ہی اور ایک موقع پر فرمایا
ہی فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ
يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ
النّٰدِمِيْنَ یعنے اللہ نے ایک کوےکو بھیجا کہ جاکر زمین کھودے اور قابیل کو دکھاوے

کہ وہ بھی اسیطرح اپنے بہائی کی لاش کو زمین کہود کر دفن کرے اسوقت قابیل نے
اوسکو دیکھکر کہا افسوس کہ ہمکو اس کوے کے برابر بھی عقل نہین کہ بہائی کی لاش کو اسطرح دفن
کرین غرض اس بات سے نہایت ندامت اوٹھائی اور یہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی
نماز پڑہنے کے واسطے مسجدون اور خانقاہون مین جاتے ہین ہمکو اسکی کچہ احتیاج نہین
ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد او رقبلہ ہین جدہر نگاہ کرتے ہین مظہر الہی نظر آتا ہی اور
جمعہ و عید کی نماز کے واسطے بھی کچہ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ رات دن نماز روزے مین
مشغول رہتے ہین غرض جن چیزون پر تم فخر کرتے ہو ہمکو انکی کچہ احتیاج نہین ہی طاؤس کا
وکیل جسگہڑی یہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانون کی طرف دیکھکر کہا اب اور جو کچہ تمکو کہنا باقی
ہو بیان کرو انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت فضیلتین اور
بزرگیان ہم مین باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین
چنانچہ زیب و آرایش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس دوشالہ کمخاب حریر دیبا سموٹ
مشروع کلبدن ململ محمودی صحن اطلس جامدانی ڈوریا چارخانہ طرح طرح کے فرش قالین
نمد جاجم چاندنی اسکے سوا اور بہت نعمتین ہمکو میسر ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم مالک
اور یہ غلام ہین کیونکہ حیوانونکو یہ سامان کہان میسر ہی عریان محض جنگل مین غلامونکی طرح
پڑے پہرتے ہین یہ سب خدا کی بخششین اور نعمتین ہماری ملکیت پر دلیل ہین ہمکو لائق
ہی کہ ان پر حکومت خاوندانہ کرین جسطرح چاہین انکو رکہین یہ سب ہمارے غلام ہین بادشاہ
نے حیوانون سے کہا اب تم اسکا کیا جواب دیتے ہو درندونکے وکیل کلیلہ نے
اس آدمی سے کہا کہ تم اس لباس فاخرہ اور ملائم پر جو اتنا فخر کرتے ہو یہ کہو کہ یہ طرح طرح کے
لباس اگلے زمانے مین کہان تہے مگر حیوانون سے ظلم و بدعت کر کے چہین لیے ہین آدمی
کہنا سیبات تو کس وقت کی کہتا ہی کلیلہ نے کہا تمہارے یہان سب لباسون مین نازک
و ملائم دیبا و حریر اور ابریشم ہوتا ہی سو وہ کیڑے کے لعاب سے ہی اور یہ کیڑا آدم کی

اولاد مین نہین ہی بلکہ حشرات الارض کی قسم سے ہی کہ اپنے پناہ کے واسطے درختون کے
لعاب سے تنتا ہی کہ جاڑے گرمی کی آفت سے محفوظ رہے تمنے بجور و ظلم اوس سے
چہین لیا اسیواسطے اللہ نے تمکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہی کہ اس سے لیکر تنتے بنتے ہو
پہر درزی سے سلاتے اور دہوبی سے دہلاتے ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت اوٹہاتے ہو
کہ اوسکو احتیاط سے رکہتے اور بچتے ہو ہمیشہ اسی فکر مین غلطان پیچان رہتے ہو اسطرح اور
لباس کہ بیشتر حیوانات کی کہال بال سے بنتے ہین خصوص لباس فاخرہ تمہارے اکثر حیوانات کی
کی ریشم ہوتے ہین ظلم و تعدی سے انسے چہین کر اپنی طرف نسبت کرتے ہو اسپر اتنا
فخر کرنا بیجا ہی اگر ہم اس سے فخر کرین تو زیب دیتا ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہمارے بدن پر
پیدا کیا ہی کہ ہم اپنے ستر و لباس کرین اوسنے شفقت و مہربانی سے یہ لباس ہمکو عطا
کیا ہی کہ سردی و گرمی سے محفوظ رہین جسوقت ہم پیدا ہوتے ہین اسیوقت سے
اللہ تعالی ہمارے بدن پر یہ لباس بہی پیدا کرتا اسکی مہربانی سے بے محنت و مشقت یہ سب
ہمکو میسر ہی اور تم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر مین مبتلا رہتے ہو تمہارے جد اعلا نے
خدا کی نافرمانی کی تہی اسیلئے بیٹے تمکو یہ عذاب ہوتا ہی بادشاہ نے کلیلہ سے کہا
کہ آدم کی ابتدائے خلقت کا احوال ہمسے بیان کر اسنے کہا جسوقت اللہ تعالی نے آدم
و حوا کو پیدا کیا غذا اور پوشش مثل حیوانات کے انکے واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کی
طرف یاقوت کے پہاڑ پر خط استوا کے نیچے یہ دونون رہتے تہے جسوقت انکو پیدا کیا
صرف ننگے تہے سر کے بالون سے تمام بدن انکا چہپا رہتا اور اونہین بالونکے سبب
سردی گرمی سے محفوظ رہتے تہے اوس باغ مین چلتے پہرتے اور تمام درختون کے
میوے کہاتے تہے کسی نوع کی محنت و مشقت نہ اوٹہاتے جسطرح اب بہی لوگ آرام مین
گرفتار ہین حکم الہی یہ تہا کہ تمام بہشت کے میوے کہاوین مگر اس درخت کے نزدیک
نجاوین شیطان کے بہکانے سے خدا کی نصیحت کو بہولے اوسیوقت سب مرتبہ جاتا رہا

سے گئے بال گر گئے ننگے ہو گئے فرشتون نے بموجب حکم الٰہی کے وہان سے نکال باہر
کر دیا جیسا کہ جنون کے حکیم نے اس احوال کو پہلی فصل مین مفصل بیان کیا ہی جسوقت
درندون کے وکیل نے یہ احوال بیان کیا آدمی نے کہا اے درندو تمکو لازم و مناسب
نہین ہی کہ ہمارے سامنے گفتگو کرو بہتر یہ ہی کہ چپکے ہو رہو کلیلہ نے کہا اسکا کیا سبب
کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تم سے زیادہ شریر و بدذات کوئی نہین ہی اور کسی حیوان
مین تمہاری سی قساوت قلبی نہین اور مردار کہانے مین بہی اتنا حریص کوئی نہین ہی
حیوانون کو ضرر کے سوا تم مین کوئی فائدہ نہین ہمیشہ انکے قتل و غارت مین رہتے ہو
اوسنے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ جتنے درندہ ہین حیوانات کو شکار کر کے
کہا جاتے ہین استخوان توڑتے اور لہو پیتے ہین ہرگز انکے حال پر رحم نہین کرتے ہین
درندون کے وکیل نے کہا کہ ہم جو یہ حرکت حیوانون سے کرتے ہین فقط تمہاری تعلیم سے
والا ہم اس سے کچہ واقف ہی نہ تہے اسواسطے کہ قبل آدم کے درندہ کسی حیوانونکو شکار نکرتے
تہے جو حیوان کہ جنگل بیابان مین مر جاتا تہا اسکا گوشت کہاتے زندہ حیوانکو تکلیف ندیتے
غرض جب تک ادہر اودہر سے گرا پڑا گوشت پاتے کسی جاندار کو نہ چہیڑتے مگر وقت احتیاج
و اضطرار کے مجبور تہے جب کہ تم پیدا ہوے اور بکری بہیڑ گاے بیل اونٹ گدہے
پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوانکو جنگل مین باقی نرکہا پہر گوشت انکا جنگل مین کہانے سے ملتا
ناچار ہمکو زندہ حیوانکو شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہ حلال ہی جسطرح تمکو اضطرار کی
حالت مین مردار کہانا روا ہی اور یہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت
اور بیرحمی ہی ہم کسی حیوانکو اپنا ناکی نہین پاتے جیسا کچہ تم سے شکوہ کرتے ہین اور یہ
جو کہتے ہو کہ درندہ حیوانونکا پیٹ چاک کر کے لہو پیتے اور گوشت کہاتے ہین تم بہی
کرتے ہو چہری سے کاٹنا ذبح کر کے کہال کہینچنا پیٹ چاک کر کے استخوان توڑنا ہونکر
کہا یہ حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر غور و تامل کرو معلوم ہو

که درندونکا ظلم تمہارے برابر نہین ہی جیسا که تمہارے وکیل نے اول تفصیل سے بیان کیا ہی
اور تم اپنے آپسمین اپنے بہائی بندون سے یه حرکت کرتے ہو که درندا اوس سے
واقف بہی نہین ہین اور یه جو کہتے ہو که ہمسے کسیکو نفع نہین پہونچتا ہی سو یه ظاہر ہی که
ہماری کہال بال سے تم سبکو نفع پہونچتا ہی اور جتنے شکاری جانور تمہارے یہان گرفتار
ہین شکار کرکے تمکو کہلاتے ہین مگر یه کہو که تمسے حیوانات کو کیا فائده پہونچتا ہی نقصان ظاہر ہی
که حیوانونکو ذبح کرکے انکے گوشت کو کہاتے ہو اور ہمسے تمکو اتنا بخل ہی که اپنے مردونکو بہی
مٹی مین گاڑ دیتے ہو که ہم کہانے نپاوین ہمکو نه تمہارے زندونسے فائده ہوتا ہی نه
مردونسے اور یه جو کہتے ہو که درند حیوانونکو قتل و غارت کرتے ہین سو یه تمکو دیکہکر درندونے
اختیار کیا ہی که ہابیل قابیل کے وقت سے اسوقت تک دیکہتے چلے آتے ہین که تم ہمیشه
جنگ و جدال مین مشغول رہتے ہو چنانچه رستم و اسفندیار جمشید ضحاک فریدون افراسیاب
منوچہر دارا اسکندر وغیره ہمیشه قتال و جدال مین رہے اور اسی مین کہپ گئے اب بہی فتنه
و فساد مین تم مشغول ہو جسپر بیحیائی سے فخر کرتے ہو اور درندونکو بدنام کرتے ہو مکر و بہتان سے
چاہتے ہو که اپنی مالکیت ثابت کرو جسطرح تم ہمیشه جنگ و جدل مین رہتے ہو درندونکو
بہی کبہی دیکہا که آپس مین ایک دوسرے کو رنج دیوے اگر درندونکے احوال کو خوب تامل و فکر سے
دریافت کرو تو معلوم ہو که یه تمسے کہین بہتر ہین انسانونکے وکیل نے کہا اسپر کوئی دلیل بہی
ہی اوسنے کہا جو تمہاری قوم مین زاہد و عابد ہوتے ہین تمہارے ملک سے نکل کر
پہاڑ جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین چلے جاتے ہین اور وہان رات دن گرم صحبت رہتے ہین
درند بہی انکو نہین چہیڑتے پس اگر درند تمسے بہتر نہوتے تمہارے زاہد و عابد کاہیکو
انکے پاس جاتے کیونکه صالح و پرہیزگار شریرونکے پاس نہین جاتے بلکه اونسے دور بہاگتے
ہین یہی دلیل ہی که درند تمسے بہتر ہین اور دوسری دلیل یه ہی که تمہارے ظالم بادشاہونکو
اگر کسی آدمی کی صلاح و زہد مین شک واقع ہوتا ہی اوسکو جنگل مین نکالدیتے ہین

اگر درندا و سکو نہین چہیڑتے اس سے وہ معلوم کرتے ہین کہ یہ شخص صالح اور متقی ہی کیونکہ
ہر ایک جنس اپنی ہم جنس کو پہچان لیتی ہی اسیواسطے درند صالح اور متقی جانکر اون سے
تعرض نہین کرتے سچ ہی ولی را ولی مے شناسد ہان درندون مین شریر اور بدذات بہی
ہوتے ہین سو یہ کہان نہین ہر جنس مین نیک و بد ہوتے ہین مگر جو درندہ شریر ہین
وہ بہی نیکون اور صالحون کو نہین چہیڑتے پر بدذات آدمیونکو کہا جاتے ہین چنانچہ
اللہ تعالی فرماتا ہی نُوَلِّیْ بَعْضَ الظَّالِمِیْنَ بَعْضًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنے
ظالمون پر ہمنے ظالمونکو مسلط کیا ہی کہ اپنے گناہون کا نتیجہ پاوین جسکہٹی درندونکا
اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہ سچ کہتا ہی جو نیک لوگ
ہین وہ بدون سے بہاگ کر نیکون سے الفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس ہوون اور جو
بد ہین وہ بہی نیکون سے بہاگتے اور بدون سے جاکے ملتے ہین اگر انسان شریر و بدذات نہوتے تو عابد و زاہد اپنے
کاہیکو جنگل پہاڑ مین جاکر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا
کرتے کیونکہ انکے اونکے کچہ مناسبت ظاہری نہین ہی مگر نیک خصلت مین البتہ شریک
ہین تمام جنون کی جماعت نے کہا یہ سچ کہتا ہی اسمین کچہ شک و شبہہ نہین انسانون نے
ہر طرف سے جو یہ لعن طعن سُنی نہایت شرمندہ ہو کر سب نے اپنا سر جہکالیا اتنے مین
شام ہوگئی دربار برخاست ہوا سب وہان سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مکانونکو گئے

یہ فصل انسان اور طوطے کے مناظرے مین

صبح کے وقت تمام انسان و حیوان دار العدالۃ مین حاضر ہوئے بادشاہ نے انسانون سے
فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی دلیل اور بہی بیان کرنا ہو اوسے بیان کرو انسان
فارسی نے کہا کہ ہم مین بہت اوصاف حمیدہ ہین جنسے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی
بادشاہ نے کہا اونہین بیان کرو اوسنے کہا ہمارے گروہ مین بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان

عامل فوجدار نقیب چوبدار خادم یار مددگار ہین انکے سوا اور بہی بہت فریق دولتمند اشراف صاحب مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی منطقی حکیم مہندس نجومی کاہن معبر کیمیاگر ساحر ہین اور اہل حرفہ معمار جلاہے دہنیے کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور ان سب فرقونمین ہر ایک کے جدے جدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذاہب و صنائع پسندیدہ ہین یہ سب خوبیان اور اوصاف ہمارے واسطے خاص ہین جو یا نو نکو انسے بہرہ نہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان جسوقت یہ کہہ چکا طوطے نے بادشاہ سے کہا کہ یہ آدمی اپنے فرقونکی زیادتی پر افتخار کرتا ہی اگر طائرونکے اقسام کو دریافت کرے تو معلوم ہو کہ انکے مقابلے مین یہ نہایت کم ہین لیکن مین ہر ایک انکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد اور ہر ایک صالح کی جگہ ایک شقی بیان کرتا ہون کہ انکی قوم مین نمرود فرعون کافر فاسق مشرک منافق ملحد بدعہد ظالم رہزن چور ٹھگ عیار جیب کترے لوچے لچے جہوٹے بکار دغاباز مخنث زانی مغلم جاہل احمق بخیل انکے سوا اور بہی بہت سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے نہین ہوتے ہین اور ہم انسے بری ہین مگر بیشتر خصائل حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مین شریک اسواسطے کہ ہمارے گروہ مین بہی سردار و رئیس اور یار و مددگار ہوتے ہین بلکہ ہمارے سردار سیاست و ریاست مین انسانون کے بادشاہون سے بہتر ہین کیونکہ وہ فقط اپنی غرض اور منفعت کے لیے رعیت و فوج کی پرورش کرتے ہین جبکہ مقصد انکا حاصل ہو جاتا ہی اوسوقت فوج و رعایا کے حال پر کچہ خیال نہین کرتے حالانکہ یہ طریقہ رئیسونکا نہین ہی ریاست و سرداری کے واسطے لازم ہی کہ بادشاہ اپنی فوج و رعیت پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکہے جسطرح اللہ تعالی اپنے بندون پر ہمیشہ رحمت کرتا ہی اسیطرح ہر ایک بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت کی رکہے اور حیوانون کے سردار فوج و رعیت کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکہتے ہین اسطرح حیوانون اور

طائرون کے رئیس بہی اپنی رعیت کی درستی اور انتظام مین مصروف رہتے ہین
اور جو کچہ فوج و رعایا سے سلوک و احسان کرتے ہین اوسکا بدلا اور عوض نہین چاہتے
اور اپنی اولاد سے بہی پرورش کے عوض نیکی کی توقع نہین رکہتے جسطرح آدمی اولاد کو
پرورش کرکے پہر اونسے خدمت لیتے ہین حیوان بچونکو پیدا کرکے پرورش کر دیتے
ہین پہر اونسے کچہ غرض نہین رکہتے فقط شفقت و مہربانی سے پالتے اور کہلاتے
ہین خدا کی راہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندونکو پیدا کرکے رزق پونہچاتا ہی اور
اونسے شکر کی توقع نہین رکہتا انسانون مین اگر یہ فعل بد نہوتے تو اللہ تعالی اونسے کیون
فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اور اپنی ماباپ کا ہماری اولاد پر یہ حکم نہین کیا کیونکہ یہ کفر و نافرمانی نہین
کرتے طوطا جسوقت اس کلام تک پونہچا جنات کے حکیمون نے بہی کہا یہ سچ کہتا ہی
انسانون سنے شرمندہ ہوکر سر جہکالیا کسی نے کچہ جواب ندیا استنے مین بادشاہ نے
ایک حکیم سے پوچہا کہ جن بادشاہونکا وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اور فوج پر نہایت
شفقت و مہربانی کرتے ہین وہ کون بادشاہ ہین حکیم نے کہا مراد ان بادشاہون سے
ملائکہ ہین اسواسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہین سبکے واسطے اللہ
کی طرف سے ملائکہ مقرر ہین کہ ہر ایک کی حفاظت و رعایت کرتے ہین اور ملائکون
کے گروہ مین بہی رئیس و سردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر شفقت و مہربانی
رکہتے ہین بادشاہ نے پوچہا کہ فرشتون مین یہ شفقت و مہربانی کہانسے ہوئی اونہنے
کہا کہ انہون نے اللہ تعالی کی رحمت سے یہ فائدہ حاصل کیا ہی کیونکہ جسطرح وہ اپنے
بندون پر شفقت کرتا ہی دنیا مین سبکی شفقت اوسکے لاکہون حصے کو نہین پہونچتی اسواسطے
کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندونکو پیدا کیا ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتے
مقرر رکہے شکل و صورت نہایت خوبی اور لطافت سے بنائی حواس مدرکہ بخشے
نفع اور نقصان سے سبکو خبردار کیا اور انہین کے آرام کے واسطے آفتاب و ماہتاب

اور بروج وستارے پیدا کیے درختون کے پہل پہون سے رزق پہونچایا غرض انواع
اقسام کی نعمتین پیدا کین یہ سب اوسکی شفقت و مرحمت پر دلیل ہی بادشاہ نے پوچہا
آدمیونکی حفاظت کے واسطے جو ملائکہ مقرر ہین انکا سردار کون ہی حکیم نے کہا وہ نفس
ناطقہ ہی کہ جسوقت سے آدم پیدا ہوے اوسیوقت سے یہ اسکے جسم کا شریک
ہی جن فرشتون نے کہ بموجب حکم آلہی کے آدم کا سجدہ کیا اونکو نفس حیوانی کہتے ہین
کہ نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ نکیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ ہی ابلیس
بہی اسکو کہتے ہین نفس ناطقہ آدم کی اولاد مین اب تک باقی ہی جسطرح صورت جسمیہ
آدم کی اب تک وہی باقی ہی اسی صورت پر پیدا ہوتے اور رہتے ہین اور اسی
صورت سے قیامت کے دن بنی آدم اوٹہکر بہشت مین داخل ہوونگے بادشاہ نے
پوچہا اسکا کیا سبب کہ ملائکہ اور نفوس نظر نہین آتے حکیم نے کہا اسواسطے کہ وہ
نورانی اور شفاف ہین چشم جسمانی سے محسوس نہین ہوتے مگر انبیا اور اولیا بسبب قلب
کی صفائی کے سبب انکو دیکہتے ہین کیونکہ نفوس انکے تاریکی جہالت سے پاک ہین جو اب
غفلت سے بیدار رہتے ہین نفوس اور ملائکہ سے انکو مناسبت ہی اسواسطے انکو
دیکہتے اور انکا کلام سنکر اپنے ابنائے جنس کو خبر کرتے ہین بادشاہ نے یہ احوال سنکر
حکیم سے فرمایا جزاک اللہ بعد اسکے طوطے کی طرف دیکہکر کہا تو اپنے کلام کو تمام کر
اسنے کہا یہ آدمی جو دعوی کرتا ہی کہ ہماری قوم مین بہت کاریگر اور اہل حرفہ ہوتے
ہین سو یہ موجب فضیلت کا نہین ہی کیونکہ ہم مین بہی بعضے حیوان ان صنعتون مین انکے
شریک ہین چنانچہ مکہی انکے معمار اور مہندسونسے تعمیر اور ترسیم مین زیادہ سلیقہ رکہتی ہی
اپنے گہر کو بغیر مٹی اور اینٹ اور چونے اور گچ کے بناتی ہی خط اور دائرہ کہینچنے مین
مسطر اور پرکار کی احتیاج نہین رکہتی اور یہ اسباب و آلات کے محتاج ہوتے ہین
اسیطرح مکڑی کہ سب کیڑون سے ضعیف ہی مگر تننے مین انکے جلاہون سے

زیادہ ہوشیار ہی پہلے تو لعاب سے تار کھینچتی ہی بعد اسکے مثل خطوط کے بناکر پھر اوپر سے اسکو درست کرتی ہی اور بیچ مین کچھ تھوڑا گھیو نکے شکار کے واسطے کھلا رکھتی ہی اور اس ہنر مین محتاج کسی اسباب کی نہین اور جولاہے بغیر اسباب کے کچھ بن نہین سکتے اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ نہایت ضعیف ہین مگر اپنے کاریگرونسے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین بلکہ جسوقت کھا کر آسودہ ہوتے ہین اپنے رہنے کی جگہ پر اگر پہلے لعاب سے مثل خطوط تار تک کے تنتے ہین بعد اسکے اوپر سے پھر اسکو درست اور مضبوط کرتے ہین کہ ہوا اور پانی کا اوسمین دخل نہین ہوتا اور اوسی مین اپنے معمول کے موافق سو رہتے ہین یہ سب ہنر بغیر تعلیم ماں باپ اور استاد کے جانتے ہین سوئی تاگے کے محتاج نہین ہوتے جسطرح اعلے درزی اور رفوگر بغیر اسکے کچھ بنا نہین سکتے اور ابابیل اپنے گھر کو چھتون کے نیچے معلق ہوا مین بناتی ہی سیڑہی وغیرہ کی محتاج نہین کہ جسپر چڑہ کر وہان تک پہونچے اسیطرح دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گھر بناتی ہی کسی چیز کی محتاج نہین ہی غرض سب طائر اور حیوان گھر اور آشیانے بناتے اور اولاد کی پرورش کرتے ہین انسانون سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہین چنانچہ شتر مرغ کہ طائر اور بہائم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچونکی پرورش کرتا ہی جسوقت کہ بیس یا تیس انڈے جمع ہوتے ہین تین حصے کرکے بعضونکو مٹی مین بند کرتا ہی اور بعضونکو آفتاب کی گرمی مین اور بعضونکو اپنے پر کے نیچے رکھتا ہی جبکہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہین انکی پرورش کے لیے زمین کھود کر کیڑونکو نکالتا اور بچونکو کھلاتا ہی آدمیون مین کوئی عورت اسطرح اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی جنائی خبر لیتی ہی وقت جننے کے پیٹ سے نکال کر نہلاتی دہلاتی اور دودہ پلاتی دودہ پلاکر گہوارے مین سولاتی ہی سب کچھ وہ کرتی ہین لڑکے کی ماںکو کچھ خبر بہی نہین ہوتی اور لڑکے بہی انکے نپٹ احمق ہوتے ہین نفع و نقصان اصلا نہین سمجھتے بیدار بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہونچتے ہین پھر بہی علم و ادب کے محتاج رہتے ہین زندگی بہر

نکھتے پڑے رہتے ہین اوقات بسر کرتے ہین جس سے احمق کے احمق رہتے ہین اور ہمارے بچے
جسوقت پیدا ہوتے ہین اوسیوقت ہر ایک نیک بد سے واقف ہو جاتے ہین چنانچہ بغیر تمیز
بغیر کے بچے انڈے سے نکلتے ہی بے تعلیم ماباپ کے چگتے پھرتے ہین جو کوئی انکا قصد کرتا ہی
اوس سے بھاگ جاتے ہین یہ عقل و شعور انکو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوتا ہی کہ سب
نیک و بد جانتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ طائر بچون کے پالنے مین نر اور مادہ دونون شریک
نہین ہوتے جسطرح اور طائر کبوتر وغیرہ کہ نر اور مادہ ملکر بچونکی پرورش کرتے ہین اسواسطے
خدا نے انکے بچونکو یہ عقل عطا کی ہی کہ ماباپکی پرورش کے محتاج نہین ہین آپ سے چر چگ کہاتے
ہین جسطرح اور حیوان و طائر کے بچے دودہ پلانے اور دانہ کہلانے کی احتیاج رکہتے ہین
ویسے یہ نہین ہین پس اللہ تعالی کے نزدیک کسکا رتبہ بڑا ہی ہم رات دن انکی تسبیح و تہلیل مین
مشغول رہتے ہین اسواسطے اوسنے ہمارے حال پر یہ کچہ مہربانی کی ہی اور یہ جو تم کہتے
ہو کہ ہماری قوم مین شاعر و خطیب اور شاغل و ذاکر ہوتے ہین اگر طائرونکی زبان سمجہو اور حشرات
الارض کی تسبیح کیڑونکی تکبیر بہائم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دعا بلبل کا وعظ سنگخوار کا
خطبہ مرغ کی اذان کبوتر کا غٹکنا کوے کا غیب سے خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا الو کا خوف
خدا سے ڈرنا انکے سوا چیونٹی مکہی وغیرہ کی عبادت کا احوال جانو تو معلوم ہو کہ انمین
بہی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ حاصل یہ ہی کہ ہر ایک شی خدا کی حمد مین تسبیح کرتی
ہی لیکن تم نہین جانتے ہو پس خدا نے تمکو جہل کی طرف نسبت کی ہی یعنے تم انکی تسبیح
نہین سمجہتے ہو اور ہمکو علم کی طرف منسوب کیا اور کہا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ
تَسْبِیْحَهٗ یعنے ہر ایک حیوان دعا و تسبیح جانتا ہی پس جاہل و عالم برابر نہین ہوتے ہمکو
تمپر فوقیت ہی پہر کس چیز سے فخر کرتے اور مکر و بہتان سے کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان
غلام ہین اور منجمون کا ذکر جو کرتے ہو سو یہ عمل جاہلون پر چلتا ہی عورتین اور لڑکے اسلیے

معتقد ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچہ اسکا مرتبہ نہین ہی بعضے نجومی حمقا کے بہکانیکے واسطے کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس کے بعد یہ حادثہ درپیش ہوگا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہین کہ اسپر کیا گذریگا اور اسکی اولاد کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل دیار بعید کا احوال بیان کرتا ہی تاکہ عوام الناس اسکو سچ جانین اور معتقد ہوون نجومیونکے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین جو گمراہ و بغی ہین جسطرح آدمیون کے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین قضا و قدر کو نہین جانتے مثل نمرود اور فرعون کے نجومیونکے کہنے سے سیکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروا ڈالے یہ جانتے تہے کہ دنیا کا انتظام سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہی یہ نہ معلوم تہا کہ بغیر حکم الٰہی کے جسنے بروج اور ستارون کو پیدا کیا ہی کچہ نہین ہوتا سچ ہی ع تقدیر کے آگے کچہ تدبیر نہین چلتی آخر خدا نے جو چاہا تہا وہی ہوا بیان اوسکا یہ ہی کہ نمرود کو نجومیون نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمہارے عہد مین پیدا ہوگا بعد پرورش ہونیکے مرتبہ عظیم حاصل کرکے بت پرستونکے دین کو درہم برہم کریگا جبکہ اسنے پوچہا کس جگہ اور کونسی قوم مین پیدا ہوگا اور کہان پرورش پاویگا یہ نہ بتلا سکے بادشاہ سے کہا جتنے لڑکے اس سال پیدا ہون سبکو حکم قتل کا کیجیے یہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بہی ان مین قتل ہوجاویگا آخر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور کافرون کے شر سے محفوظ رکہا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل سے کیا یہان بہی خدا نے حضرت موسی کو اونکی بدی سے پناہ مین رکہا غرض نجومیونکا کہنا فقط خرافات ہی مقدر نہین ٹلتا اور تم اونسے اپنا فخر کرتے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم مین نجومی اور حکیم ہوتے ہین یہ لوگ گمراہون کے بہکانیکے واسطے ہین جو لوگ کہ متوکل علی اللہ ہین وہ انکی باتونکو نہین مانتے جسوقت طوطا اس کلام تک پونہچا بادشاہ نے اوس سے پوچہا اگر نجوم سے بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین پہر نجومین اسکو کیون سیکہتے اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین

اور اس سے خوف کیون کرتے ہین اوسنے کہا البتہ اس سے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن یہ جسطرح کہ نجومی اکہتے ہین بلکہ اللہ تعالی کی استعانت سے کہ وہ پیدا کرنیوالا نجوم کا ہی بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت اسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی پر عمل کرے گریہ وزاری کرنا نماز پڑہنا روزہ رکہنا صدقہ اور زکوٰۃ دینا خلوص دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہی جسوقت اللہ تعالی سے اسکے دفع ہونیکے واسطے سوال کرے البتہ خدا محفوظ رکہتا ہی سواسطے کہ نجومی اور کاہن قبل وقوع حوادث کے خبر دیتے ہین کہ اللہ تعالی یہ حادثہ ظاہر کریگا اوسکے واسطے بہتر یہ ہی کہ اوسی اللہ سے اوسکے دفع کے واسطے دعا مانگے نہ یہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے پادشاہ نے کہا جسوقت احکام شرعی پر عمل کیا اور بلا اوس سے دفع ہوگئی اس سے یہ لازم آتا ہی کہ مقدر الہی ٹل جاوے اوسنے کہا مقدر اوسکا نہین ٹلتا مگر جو لوگ کہ اسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات کرتے ہین انکو اس حادثے سے محفوظ رکہتا ہی چنانچہ منجمون نے جسوقت نمرود کو خبر دی کہ ایک لڑکا بت پرستون کے دین کا مخالف پیدا ہوکر تمہاری رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور مراد اس سے ابراہیم خلیل اللہ تہے اور اللہ تعالی نے انکو پیدا کرکے نمرود اور اوسکی فوج کو انکے ہاتہون سے ذلیل وخراب کیا اگر نمرود اوسوقت خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا اللہ تعالی اپنی توفیق سے اوسکو ابراہیم کے دین مین داخل کرتا وہ اور اوسکی فوج ذلت وخرابی سے محفوظ رہتے اسیطرح موسی کے پیدا ہونے کی جب فرعون کو نجومیون نے خبر دی اگر خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا اوسکو بہی خدا انکے دین مین داخل کرکے ذلت سے محفوظ رکہتا جسطرح اوسکی عورت کو اللہ تعالی نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی بخشی قوم یونس نے جسوقت عذاب مین مبتلا ہوکر خدا سے دعا مانگی اللہ نے انکو اوس عذاب سے پناہ مین رکہا بادشاہ نے کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکہنا اور قبل وقوع حادثہ کے خبر دینا اور خدا سے اسکے دفع کرنیکے لیے دعا مانگنا ان سب چیزونکا فائدہ معلوم ہوا اسیواسطے حضرت موسی نے بنی اسرائیل کو نصیحت کی تہی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف

کرو اوس وقت خدا سے دعا مانگو اور تضرع وزاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا کے سبب اُس
حادثے سے محفوظ رکہیگا آدم سے لیکر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ طریقہ
جاری تہا کہ ہر ایک حادثے کے وقت اپنی امت کو یہی حکم کرتے تہے پس لازم ہی کہ احکام
نجوم کے واسطے اس طور پر عمل کرے نہ جسطرح کہ اس زمانیکے نجومی خلق کو بہکاتے ہین
خدا کو چہوڑکر گردش فلک کی طرف دوڑتے ہین مریضون کی صحت کے واسطے بہی پہلے
خدا کی طرف رجوع کرے کیونکہ شفاے کلی اوسکی عنایت اور مہربانی سے حاصل ہوتی ہی نہ بجاے اوسکے
کہ بارگاہ شافی حقیقی سے پہر کر طبیبونکے یہان رجوع کرے بعضے آدمی کہ ابتداے مرض مین
طبیبون سے رجوع کرتے ہین انکے علاج سے کچہ فایدہ نہین ہوتا پہر وہان سے ناامید ہو کر خدا کی
طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بیشتر عرضیون پر احوال اپنا نہایت الحاح وزاری سے لکہ کر مسجد کی
دیوارون یا ستونون پر لگا دیتے ہین خدا شفا بخشتا ہی اسطرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کے
واسطے اوسی خدا سے رجوع لاوے نجومیون کے بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک بادشاہ تہا
اوسکو نجومیون نے خبر دی کہ اس شہر مین ایک حادثہ ہوگا جس سے شہر کے رہنے والونکو
بہت خوف ہی بادشاہ نے پوچہا کسطرح ہوگا تفصیل اوسکی نہ بتلا سکا مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے
فلانی تاریخ یہ حادثہ وقوع مین آویگا بادشاہ نے لوگونسے پوچہا کہ اسکے دفع کے واسطے
کیا تدبیر کیا چاہیے جو لوگ کہ اہل شرع تہے انہون نے کہا بہتر یہ ہی کہ اس روز بادشاہ اور
تمام شہر کے رہنے والے چہوٹے بڑے بستی سے باہر نکل کر میدان مین ہین اور خدا سے
اسکے دفع کے لیے الحاح وزاری کرین شاید خدا اس بلا سے محفوظ رکہے بموجب انکے کہنے
کے بادشاہ اوس دن شہر سے باہر جا رہا اور بہت سے آدمی بادشاہ کے ساتہ باہر نکلے
خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اس بلا سے محفوظ رہین اور تمام رات وہان جاگتے رہے
مگر بعضے آدمیون نے نجومی کے کہنے سے کچہ خوف نکیا اسی شہر مین رہ گئے رات کو
نہایت شدت سے پانی برسا وہ شہر نشیب مین واقع تہا چارون طرف سے پانی

ایکبارگی شہر مین بھر گیا جتنے آدمی بستی مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہوگئے اور جو لوگ کہ
شہر کے باہر دعا و زاری مین مشغول تھے سلامت رہے جسطرح طوفان سے نوح اور وہ
لوگ کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اور باقی سب غرق ہوگئے جیسا کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی فَاَنْجَیْنٰاہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ یعنی نجات دی ہمنے نوح کو اور اون لوگونکو جو اوسکے ساتھ
کشتی پر بیٹھے تھے اور جنہون نے ہماری آیتون کو جھوٹ جانا تھا اونکو غرق کردیا کیونکہ وہ
قوم گمراہ تھی فلسفی اور منطقی پر جو تم فخر کرتے ہو سو وہ تمہارے فائدے کے واسطے
نہین ہین بلکہ تمہین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے
کہ وہ راہ شریعت سے پھیر دیتے ہین کثرت اختلاف سے احکام دین کے اوٹھا دیتے
ہین سبکی رائین اور مذہب مختلف بعضے تو عالم کو قدیم کہتے ہین بعضے ہیولا کو قدیم
جانتے ہین بعضے صورت کے قدم پر دلیل لاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ علتین دو ہین
بعضے تین علتین ثابت کرتے ہین بعضے چار کے قائل ہین بعضے پانچ کہتے ہین بعضے
چھہ سے سات تک ترقی کرتے ہین بعضے صانع اور مصنوع کی معیت کے قائل ہین بعضے
زمانیکو غیر متناہی کہتے ہین بعضے تناہی پر دلیل لاتے ہین بعضے معاد کے مقر ہین بعضے منکر بعضے
رسالت اور وحی کا اقرار کرتے ہین بعضے انکار بعضے شک مین حیران سرگردان ہین
بعضے عقل و دلیل کے مقر ہین بعضے تقلید پر قائم ہین انکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب
مختلفہ ہین کہ جنمین یہ سب گرفتار ہین اور ہمارا دین و طریق ایک ہی خدا کو واحد لاشریک جانتے
ہین رات دن اوسکی تسبیح و تہلیل مین مشغول ہین کسی بندے پر اوسکے اپنا فخر نہین بیان
کرتے جو کچھ ہماری قسمت مین مقدر کیا ہی اوسپر شاکر ہین اوسکے حکم سے باہر نہین ہین یہ
نہین کہتے کہ یہ کیون اور کسواسطے ہی جسطرح آدمی اوسکے احکام اور مشیت و صنعت
مین اعتراض کرتے ہین چھٹے یون اور ساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو وہ دلیل گمراہی

فکر مین رات دن گہبرائے ہوئے رہتے ہین یہ چیزین کہ وہم و تصور سے باہر ہین
اونکا دعوی کرتے ہین اور آپ نہین جانتے جو علوم کہ اون پر واجب ہین اونکی طرف میل
نہین کرتے خرافات کی طرف جس سے کچہ احتیاج متعلق نہین ہے قصد کرتے ہین بعضے
اہرام و ابعاد کی مساحت کی فکر مین رہتے ہین بعضے پہاڑ اور ابر کی بلندی دریافت
کرنیکے واسطے حیران ہین کتنے دریا اور جنگل ناپتے پہرتے ہین بعضے افلاک کی ترکیب
اور زمین کے مرکز معلوم کرنیکے واسطے فکر و تامل کرتے ہین اپنے بدن کی ترکیب مساحت
سے خبر نہین ہے نہین جانتے کہ اتنی رگیں اور رودے کتنے ہین جوف سینہ مین کس قدر وسعت
ہے دل و دماغ کا کیا حال ہی معدہ کس طور پر ہی استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جوڑ کس وضع
پر واقع ہین یہ چیزین کہ جنکا جاننا سہل اور پہچاننا واجب ہی ہرگز نہین جانتے حالانکہ اونسے
اللہ تعالی کی صنعت و قدرت معلوم ہوتی ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ یعنے جسنے اپنے تئین جانا اوسنے خدا کو پہچانا
سات اس جہل و نادانی کے بیشتر کلام آلہی نہین پڑہتے فرض و سنت کے احکام نہین جانتے
اور طبیبون پر جو تم فخر کرتے ہو اوسنے تمکو جہی تک احتیاج ہی کہ حرص و شہوت سے مختلف
کہانے کہا کر بیمار ہو جاتے ہو اور اونکے دروازون پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے طبیب و
عطار کے دروازے پر وہی جاتا ہی جو بیمار ہووے جسطرح نجومیونکے دروازے پر
منحوس اور بدبختونکا مجمع رہتا ہی حالانکہ انکے یہان جانے سے زیادہ نحوست ہوتی ہی
سو اسطے کہ سعد اور نحس ساعت کی تقدیم و تاخیر مین انکو اختیار نہین ہی جسپر بہی بعضے
نجومی اور رمال ایک کاغذ لیکر کچہ مزخرفات احمقونکے بہکانیکے واسطے لکہ دیتے
ہین یہی حال طبیبونکا ہی کہ انکے یہان التجا لیجانے سے بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزون سے
کہ مریض بیشتر شفا پاتا ہی اونہین چیزون سے پرہیز بتاتے ہین اگر طبیعت پر چہوڑ دیوین تو
بیمار کو شفا ہووے پس طبیبون اور نجومیون پر تمہارا فخر کرنا محض حمق ہی ہم انکے محتاج

نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک وضع پر ہی آب و ہوا اسواسطے ہم بیمار نہین ہوتے طبیبونکے
یہان التجا نہین لیجاتے کبھی شربت اور معجون سے غرض نہین رکھتے شیوہ آزادونکا
یہی ہی کہ کسی کا محتاج نہین یہ طریقہ غلامونکا ہی کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے پھرتے ہین اور سوداگر
ومعمار اور زراعت کرنیوالے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو سو وہ غلامون سے بھی بدتر ہین فقیر
ومحتاج سے بھی زیادہ ذلیل ہین رات دن محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین ایک دم آرام
نہین کرنے پاتے ہین ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ انمین نہین رہنے پاتے زمین کھود
کر درخت بٹھاتے ہین پھل اور میوہ اوسکا نہین کہاتے اونسے زیادہ احمق کوئی نہین ہی کہ مال
ومتاع جمع کرکے وارثونکو چھوڑ جاتے ہین اور آپ ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین سوداگر بھی
ہمیشہ مال حرام جمع کرنیکی فکر مین رہتے ہین گرانی کی امید پر غلہ مول لیکر رکھتے ہین قحط کے دنون
مین گران قیمت بیچتے ہین فقرا اور غریب کو کچھ نہین دیتے ایکبار سب مال مدت کا جمع کیا ہوا
غارت ہوجاتا ہی دریا مین ڈوب جاتا یا چور لیجاتا ہی یا کوئی ظالم بادشاہ چھین لیتا ہی پھر تو
خراب و ذلیل ہوکر دربدر محتاج پھرتے ہین تمام عمر اپنی ہرزہ گردی مین ضائع کرتے ہین وہ تو یہ بھی نہین
جانتے ہین کہ ہمنے فائدہ اوٹھایا یہ نہین معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہی مفت ہاتھ سے
دیا آخرت کو دنیا کے واسطے. پیچا دنیا بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا دھندا مین دونو ڈوب گئے مایا
ملی نہ رام اگر اس ظاہری فائدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم اسپر لعنت کرتے ہین اور یہ
جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین صاحب مروت ہین سو غلط ہی عزیز واقربا اور ہمسائے اونکے
فقیر محتاج ننگے بھوکے گلی گلی سوال کرتے پھرتے ہین یہ اونکے حال پر نگاہ نہین کرتے اسکو
مروت کہتے ہین کہ آپ فراغت سے اپنے گھرون مین عیش کرین عزیز واقربا اور ہمسائے
گدائی کرین اور یہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین منشی اور دیوان ہوتے ہین اپر بھی تمکو فخر
کرنا لائق نہین ہی اونسے زیادہ شریر و بدذات دنیا مین کوئی نہین ہی فطرت و دانائی
اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک حشم کی بیخ کنی مین رہتے ہین ظاہر مین بہت عبارت آرائی

اور رنگینی سے خطوط دوستانہ لکہتے ہین پر باطن مین انکی بیخ وبنیاد کہودنے
کی فکر مین مصروف رہتے ہین رات دن یہی خیال رہتا ہی کہ فلانے شخص کو اس کام سے
موقوف کر کے کسی اور شخص کو کچہ نذرانہ لیکر مقرر کیجیے غرض کسی مکر وحیلے سے اسکو
معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدونکو جو تم اپنے زعم مین نیک جانتے ہو اور یہ گمان
کرتے ہو کہ دعا وشفاعت انکے خدا کے نزدیک قبول ہوتی ہی اونہون نے بہی
تمکو اپنا زہد وتقوی دکہا کر فریب دیا ہی کیونکہ ظاہر مین یہ انکا عبادت کرنا داڑہی بڑہانا
لبون کے بال لینا پیراہن پہنا ہوے کپڑے پر اکتفا کرنا پیوند پر پیوند لگانا چپکے رہنا کسی سے
بولنا کم کہانا لوگون سے اخلاق کرنا احکام شریعت کے سکہانا دیر تک نماز پڑہنا کہ
پیشانی پر داغ پڑ گئے ہین کہانا کم کہانے سے ہونٹہ لٹک آئے ہین دماغ خشک بدن
دبلا رنگ متغیر ہو گیا ہی یہ سراسر مکر وزور ہی دل مین بغض وکینہ اتنا بہرا ہی کہ کسیکو موجود
نہین سمجہتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے ہین کہ ابلیس شیطانکو کیون پیدا کیا فاسق اور فاجر
کس واسطے مخلوق ہوے انکو رزق کیون دیتا ہی یہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے
وسواس شیطانی دلون مین انکے بہرے ہین تمکو تو وہ نیک معلوم ہوتے ہین مگر خدا کے
نزدیک انسے زیادہ بد کوئی نہین ہی ان پر کیا فخر کرتے ہو تمہارے واسطے تو یہ لوگ
عار وننگ ہین اور عالم وفقیہ تمہارے وہ بہی دنیا کے واسطے کبہی حرام کو حلال کرتے
ہین اور کبہی حلال کو حرام بتاتے ہین خدا کے کلام مین نئے معنی تاویلین کرتے ہین
اصل مطلب کو اپنی منفعت کے واسطے پہیر ڈالتے ہین زہد وتقوی کا کیا امکان دوزخ
انہین لوگون کے واسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اور قاضی مفتی تمہارے جب تک
کہین نوکر نہین ہوتے صبح وشام مسجدون مین جا کر نماز پڑہتے اور لوگونکو وعظ ونصیحت
کرتے ہین جب کہ قاضی اور مفتی ہوے پہر تو غریبون اور یتیمونکا مال لیکر ظالم بادشاہونکو
خوشامد سے پہونچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے ہین جو براضی نہین ہوتا اوسکو

خوف اور چشم نمائی سے راضی کرتے ہین غرض یہ لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق
اور ناحق کو حق کر دیتے ہین خدا کا خوف مطلق نہین کرتے انہین لوگون کے واسطے
عذاب و عقاب ہی اور اپنے خلیفون اور بادشاہونکا جو تم ذکر کرتے ہو کہ یہ پیغمبر و
وارث ہین انکے اوصاف ذمیمہ ظاہر ہین کہ یہ بہی طریق نبوی چہوڑ کر پیغمبرونکی اولاد
کو قتل کرتے ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین
سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہین جب کہ
ان مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہی تب جنہنے کہ قدیم سے انکے جد و آبا کی خدمت کی ہی
اوسیکو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت اوسکا بالکل دل سے بہلا دیتے ہین اپنے عزیزون
اور بہائیونکو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے ہین یہ خصلت بزرگونکی نہین ہی ان بادشاہو
امیرون پر فخر کرنا تمہارے واسطے ضرر ہی اور ہمپر دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے سراسر مکر و غدر

دیمک کے احوال مین

جسگہڑی طوطا اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت کی طرف
دیکہکر کہا کہ دیمک باوجود اسکے کہ ہاتہ پاون کچہ نہین رکہتی مٹی کیونکر اوٹہاتی اور اپنے
بدن پر مکان اپنا محرابدار بناتی ہی اسکا احوال ہمسے بیان کرو غرض انہون کی جماعت سے
ایک شخص نے کہا کہ اس کیڑے کو جن مٹی اوٹہا دیتے ہین اسواسطے کہ اسنے انسے یہ احسان
کیا تہا کہ حضرت سلیمان کا عصا کہا لیا وہ گر پڑے جنون نے جانا اونہون نے وفات پائی
وہان سے بہاگے اور محنت و عذاب سے انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے
پوچہا کہ یہ شخص جو کہتا ہی تم بہی کچہ اس بات سے واقف ہو سب بولے کہا ہم کیونکر کہین کہ جنات
مٹی اور پانی اوسکو اوٹہا کر دیتے ہین اسواسطے کہ اگر جنون سے اسنے یہی سلوک کیا تہا

ہو کہ جس شخص نے بیان کیا تو آپ بہی وہ اس محنت و شفقت مین گرفتار ہین مخلصو
نہو ئی کیونکہ حضرت سلیمان بہی اسنے مٹی پانی اٹہوا کر مکانات بنواتے تہے اور
کسی طور کی تکلیف انکو نہین دیتے تہے حکیم یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک وجہ انکی
مجکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا بیان کر اوسنے کہا کہ دیمک کی خلقت عجیب و غریب ہی اور
طبیعت انکی نہایت بارد تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کہلے رہتے ہین ہوا جو اندر جسم کے
جاتے ہی کثرت برودت سے منجمد ہو کر پانی ہو جاتی ہی ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی اور
غبار جو اوسکے بدن پر پڑتا ہی سیل ہو کر جم جاتا ہی اسکو یہ جمع کر کے بدن پر اپنے پناہ کے
واسطے مکان بناتی ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور دو ہونٹ بہی اسکے نہایت
تیز ہوتے ہین کہ اسنے پہل سے لکڑی کاٹتی ہی اور اینٹ پتہر مین سوراخ کرتی ہی بادشاہ
نے ملخ سے کہا کہ دیمک کیڑونکی قسم سے ہی اور تو کیڑونکا وکیل ہی تو بتا کہ یہ حکیم
یونانی کیا کہتا ہی ملخ نے کہا یہ سچ کہتا ہی مگر تمام وصف اسکا نہ بیان کیا کچہ باقی رکہا
بادشاہ نے کہا تو اوسے تمام کر اسنے کہا اللہ تعالی نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا
اور ہر ایک کو اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکہا بعضونکو جسم اور ڈیل
ڈول بڑا اور بہاری بخشا مگر نفس انکا نہایت ذلیل و خراب کیا اور بعضونکو جسم چہوٹا اور
ضعیف دیا لیکن نفس انکا نہایت عالم و عاقل کیا زیادتی اور کمی ادہر اودہر کی برابر
ہو گئی چنانچہ ہاتہی باوجود بڑے جسم کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہو جاتا
ہی کاندہے پر چڑہ کر جدہر چاہے لیجاوے اونٹ باوصف اسکے کہ گردن اور جسم
نہایت طول طویل ہی مگر احمق اتنا ہی کہ جسنے مہار پکڑ لی اوسکے پیچہے چلا جاتا ہی اگر
چوہا بہی چاہے تو اوسکو لیے پہرے اور بچہو اگرچہ جسم مین چہوٹا ہی پر جسوقت ہاتہی کو
ڈنک مارتا ہی تو اوسکو بہی ہلاک کرتا ہی اسیطرح یہ کیڑا جسے دیمک کہتے ہین اگرچہ
جسم مین بہت چہوٹا اور کم زور ہی مگر نہایت قوی النفس ہی غرض جتنے کیڑے

کہ جسم مین چہوٹے ہین وہ سب عاقل اور ہوشیار ہوتے ہین بادشاہ نے پوچہا اسکا کیا
سبب ہی کہ بڑے جسم والے احمق اور چہوٹے جسم کے عاقل ہوتے ہین اسمین کیا حکمت
الہی ہی کہا خالق نے جب کہ اپنی قدرت کاملہ سے معلوم کیا کہ جن حیوانون کے
جسم بڑے ہین وہ رنج و مشقت کے قابل ہین پس اگر انکو نفس قوی عطا کرتا ہرگز کسیکے
تابع نہوتے اور چہوٹے جسم والے اگر عاقل و عالم نہوتے تو ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے اسواسطے
اونکو نفس ذلیل اور انکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو بتفصیل بیان کر آپنے کہا ایک
صنعت مین خوبی یہ ہی کہ صانع کی صنعت کسی پر معلوم نہو کہ کسطرح بناتا ہی جسطرح مکہی بغیر مسطر
اور پرکار کے اپنے گہر مین انواع و اقسام کے زاویے اور دائرے بناتی ہی کچہ دریافت
نہین ہوتا کہ کیونکر بناتی ہی اور یہ موم و شہد کہانسے لاتی ہی اگر اسکا جسم بڑا ہوتا تو یہ حقیقت
اسکی ظاہر ہو جاتی اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ اونکا بہی تتا تنا کسیکو معلوم نہین ہوتا یہی حال
دیمک کا ہی کہ اسکے مکان بنانے کی حقیقت کچہ نہین کہلتی یہ نہین دریافت ہوتا کہ کسطرح مٹی
اوٹہاتی اور بناتی ہی حکمای فلسفی اسکے منکر ہین کہ وجود عالم کا بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالی
نے مکہی کی صنعت کو اسپر دلیل کیا ہی کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گہر بناتی اور شہد سے
قوت اپنا جمع کرتی ہی اگر انکو یہ گمان ہی کہ وہ پہول اور پتے سے اسکو جمع کرتی ہی
یہ بہی اسکو جمع کرکے کچہ بناتے کیون نہین اور اگر پانی اور ہوا کے درمیان سے جمع کرتی
ہی اگر آپ بصارت رکہتے ہین اسکو دیکہتے کیون نہین کہ کسطرح جمع کرتی اور گہر اپنا بناتی ہی
اسیطرح ظالم بادشاہون کے واسطے کہ بغی اور گمراہ ہین اسکی نعمت کا شکر نہین کرتے چہوٹے
جسم کے حیوانونکو اپنی قدرت و صنعت پر دلیل کیا ہی چنانچہ نمرود کو پشے نے قتل کیا اور جو
اسلیے کہ سب حشرات الارض مین چہوٹا ہی اور فرعون نے جسوقت گمراہی اختیار کی اور حضرت
موسی سے بغی ہو گیا اللہ تعالی نے فوج ملخ کی بہیجی کہ اونہون نے جا کر اسکو زیر و زبر کیا
اسیطرح اللہ تعالی نے جب حضرت سلیمانکو سلطنت اور نبوت بخشی اور تمام جن و انس کے

تابع کیا اکثر گمراہونکو اوسکے مرتبہ نبوت مین شک ہوا کہ انہون نے یہ سلطنت مکر و حیلے سے بہم پونہچائی ہی ہر چند کہ وہ کہتے تہے کہ مجکو اللہ تعالی نے اپنے فضل و احسان سے یہ مرتبہ بخشا ہی جسپر بہی انکے دل سے شک نگیا یہان تک کہ اللہ تعالی نے اسی دیمک کو بہیجا اوسنے اگر حضرت سلیمان کا عصا کہا لیا یہ تو محراب مین گر پڑے مگر کسی جن و انس کو یہ طاقت نہوئی کہ اسپر جرات کر سکے یہ قدرت اللہ تعالی کی گمراہونکے واسطے نصیحت ہی کہ اپنے ڈیل ڈول اور ددبدنے پر فخر کرتے ہین ہر چند کہ سب صنعتین اور قدرتین اوسکی دیکھتے ہین جسپر بہی عبرت نہین پکڑتے ان بادشاہونکے سبب جو ہمارے ادنی کیڑونسے عاجز ہین اپنا فخر کرتے ہین اور صدف کہ جسمین موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانورونسے جسم مین چہوٹی اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی مین سبسے دانا اور ہوشیار ہی قعر دریا مین اپنا رزق و قوت پیدا کرکے رہتی ہی پانی برسنے کے دن تہ کے اندر سے نکل کر پانی کے اوپر پہرتی ہی دو کان اسکے نہایت بڑے ہوتے ہین انکو کہول دیتی ہی جس وقت نیسنہ کا پانی اوسکے اندر جاتا ہی فی الفور بند کر لیتی ہی کہ دریای شور کا پانی اسمین نہ ملنے پائے بعد اسکے پہر دریا کی تہ مین چلی جاتی ہی مدت تک ان دو سیپونکو بند رکہتی ہی یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہو کر موتی ہو جاتا ہی بہلا ایسا علم کسی انسان مین کاہیکو ہی خدا نے انسانون کے دلون مین دیبا اور حریر و ابریشم کی محبت بہت دی ہی سو وہ ان چہوٹے کیڑونکے لعاب سے ہوتے ہین کہانے مین شہد زیادہ لذیذ جانتے ہین سو وہ مکہی سے پیدا ہوتا ہی مجلسون مین موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بہی اسکی بدولت ہی بہتر سے بہتر انکی زینت کے واسطے موتی ہی سو اس چہوٹے کیڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہی جسکا مین نے ابہی مذکور کیا اللہ تعالی نے ان کیڑون سے ایسی نفیس چیزین اسواسطے پیدا کی ہین کہ یہ آدمی انکو دیکہکر اسکی صنعت و قدرت کا اقرار کرین باوجود اسکے کہ سب قدرتین اور صنعتین دیکہتے ہین جسپر غافل ہین گمراہی اور کفر مین اوقات

ضایع کرتے ہین انکی نعمت کا شکر نہین کرتے غریب اور عاجز بندون پر اسکے جبر اور ظلم کرتے
ہین جسوقت بلخ اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا اب کچھ اور بہی تمکو
کہنا باقی ہی اونہون نے کہا ابہی بہت فضیلتین ہم مین باقی ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ
ہم مالک اور یہ ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا انہین بیان کرو انمین سے ایک آدمی
نے کہا صورتین ہماری واحد ہین اور انکی صورتین شکلین مختلف اس سے معلوم ہوا کہ ہم مالک
اور یہ غلام ہین اسواسطے کہ ریاست اور مالکیت کے واسطے وحدت مناسب ہی اور کثرت کو
عبودیت سے مشابہت ہی بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اسکا کیا جواب دیتے ہو سب
حیوانون نے ایک گہڑی متفکر ہو کر سر جہکا لیا بعد ایک دم کے ہزار داستان طائرونکے
وکیل نے کہا یہ آدمی سچ کہتا ہی لیکن اگرچہ صورتین حیوانون کی مختلف ہین پر نفوس سبکے
متحد ہین اور انسانون کی صورتین گو کہ واحد ہین مگر نفوس انکے جدے جدے ہین بادشاہ نے
کہا اسپر دلیل کیا ہی کہا اختلاف دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہی کیونکہ انمین ہزارون
ہی فرقے ہین یہود نصاری مجوس مشرک کافر بت پرست آتش پرست اختر پرست اسکے سوا
ایک دین مین بہت سے طریقے ہوتے ہین جسطرح انکلے حکما مین سبکی رائین جدی جدی تہین چنانچہ
یہودیون مین سامری عنانی جالوتی نصرانیون مین نسطوری یعقوبی ملکائی مجوسیون مین زرادشتی
زروانی خرمی مزدکی بہرائی مانوی مسلمانون مین شیعہ سنی خارجی رافضی ناصبی مرجی قدری
جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہین کہ سبکے دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو
کافر جانتا اور لعنت کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب اور اعتقاد ہمارا واحد ہی
غرض سب حیوان موحد اور مومن ہین شرک و نفاق اور فسق و فجور نہین جانتے اوسکی قدرت
اور وحدانیت مین اصلا شک و شبہہ نہین کرتے خالق و رازق برحق جانتے ہین اور اسکو
رات دن یاد کرتے اور تسبیح و تکبیر مین مشغول رہتے ہین مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف
نہین ہین فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بہی خدا کو خالق و رازق اور واحد لاشریک

جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تمہارے دین اور مذہب مین اتنا اختلاف کیون ہی اُسنے
کہا دین اور مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جس سے مقصود حاصل ہو اور مقصود و مطلوب سب کا
ایک ہی ہی کسی رستے سے پہنچین جسطرف جاوین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہین بادشاہ
نے پوچھا اگر سب کا قصد یہی ہی کہ خدا کی طرف پہنچین پھر ایک دوسرے کو کیون قتل کرتا ہی
اُسنے کہا دین کے واسطے نہین کیونکہ دین مین کچھ کراہت نہین ہی بلکہ ملک کے واسطے
کہ یہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسے مفصل بیان کر اُسنے کہا ملک اور دین دونون
توام ہین کہ ایک بدون دوسرے کے نہین رہ سکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک
واسطے دین ضروری ہی کہ سب آدمی دیانت دار ہون اور دین کے واسطے ایک بادشاہ چاہیے
کہ خلق مین بحکومت احکام دین کے جاری کرے اسواسطے بعضے اہل دین بعضون کو ملک
اور ریاست کے واسطے قتل کرتے ہین ہر ایک اہل دین یہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا
مذہب و دین اور احکام شریعت کے اختیار کرین اگر بادشاہ متوجہ ہو کر سنے تو مین ایک دلیل
واضح اسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس کا جمیع دین و مذہب مین سنت
ہی اور نفس کا قتل کرنا یہ ہی کہ طالب دین اپنے تئین قتل کرے اور ملک کا طریقہ یہ ہی کہ ملک
کے دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے کہا ملک کی طلب کے واسطے بادشاہون کا قتل کرنا
ظاہر ہی مگر طالب دین اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین اسے بیان کر اُسنے کہا دین اسلام
مین بھی یہ امر ظاہر ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ
وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ حاصل یہ ہی
کہ اللہ تعالی نے مومنون سے نفس و مال انکا مول لیکر اُونکے واسطے جنت مقرر کی ہی کہ خدا کی
راہ پر قتل کرتے ہین اور آپ قتل ہو جاتے ہین اسکے سوا اور بھی بہت سی آیتین اس
مقصد پر ناطق ہین اور ایک مقام پر موافق حکم تورات کے یہ فرمایا فَتُوْبُوْٓا اِلٰی
بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ یعنے اگر خدا کی طرف

رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو کہ یہ خدا کے نزدیک بہتر ہی اور حضرت عیسی نے جسوقت
ہمارا راہ خدا مین کون ہمارا مددگار ہی سب دوستون نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مددگار ہین اوسوقت
حضرت عیسی نے فرمایا اگر ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت اور دار کے واسطے مستعد ہو
کہ ہمارے ساتھ آسمان پر چل کر اپنے بھائیون کے قریب ہوسکے اور اگر ہماری مدد نکروگے
تو ہمارے گروہ سے تم نہین ہو آخر وہ سب خدا کی راہ پر قتل ہوگئے اور حضرت عیسی کے دین
سے نہ پہرے اسیطرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طلب دین
کے واسطے جل جاتے ہین اعتقاد انکا یہ ہی کہ سب عبادتون مین یہی خدا کے نزدیک بہتر ہی
کہ توبہ کرنیوالا اپنے تئین قتل کرے اور بدنکو جلادے کہ سب گناہ اس سے عفو ہوجاتے
ہین اسیطرح الہیات کے عالم اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکہکر عبادتکا بوجہ اٹہاتے
ہین یہان تک اپنی نفس کو ذلیل کرتے ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچہ باقی نہین رہتی غرض
اسطور سب اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اسکو عبادت عظیم جانتے ہین کہ اسکے
سبب آتش دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین پہونچتے ہین مگر ہر ایک دین و مذہب مین
نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بددون مین وہ شخص نہایت بد ہی کہ روز قیامت کا
مقر اور ثواب حسنات کا امیدوار نہو اور گناہون کی مکافات سے خوف نکرے اور اوسکی
وحدانیت کا مقر نہو کیونکہ رجوع سبکی اسیطرف ہی انسان فارسی نے جسوقت یہ احوال
بیان کرکے سکوت کیا ہندی نے کہا کہ بنی آدم حیوانون سے عدد اجناس اور انواع اور
اشخاص مین بہت زیادہ ہین اسواسطے کہ تمام ربع مسکون مین اونیس ہزار شہر ہین کہ انواع
و اقسام کی خلقت ان مین رہتی ہی چنانچہ چین ہند سندہ حجاز یمن حبش نجد مصر
اسکندریہ قیروان اندلس قسطنطنیہ آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان
جرجان جیلان نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراء النہر خوارزم فرغانہ وغیرہ
ہزارون شہر و بلاد ہین کہ جنکا شمار نہین ہوسکتا ان شہرون کے سوا جنگلون پہاڑون

اور جزیرون مین بھی ہزارون آدمی اقامت اور سکونت رکھتے ہین ہر ایک کی زبان
رنگ اخلاق طبیعت مذہب صنعت مختلف ہی اللہ تعالی سبکو رزق پہونچاتا اور اپنی حفاظت
مین رکھتا ہی یہ کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع و اقسام کے مقاصد و مطالب
اسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہین انکے سوا جو اور حیوانات
کی خلقت ہی اسپر فوقیت رکھتے ہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ انسان مالک اور رب
حیوان انکے غلام ہین انکے سوا اور بھی فضیلتین ہم مین ہین کہ جنکی شرح نہایت طول
طویل ہی مینڈک نے بادشاہ سے کہا کہ اس آدمی نے انسانون کی کثرت بیان کی
اور اسپر فخر کرتا ہی اگر دریائی جانورون کو دیکھے اور انکی انواع و اقسام کی شکلین اور
صورتین مشاہدہ کرے تو اسکے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہون اور شہر و بلاد جو بیان
کیے وہ بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین پندرہ دریا بڑے ہین دریاے
روم دریاے جرجان دریاے گیلان دریاے قلزم دریاے فارس دریاے ہند
دریاے سندہ دریاے چین دریاے یاجوج دریاے اخضر دریاے غربی دریاے
شمال دریاے حبش دریاے جنوب دریاے شرقی اور پانسو دریا چھوٹے اور وہ سبھی
بڑے ہین مثل جیحون و دجلہ اور فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول سو کوس سے
لیکر ہزار کوس تک ہی باقی اور جنگل و بیابان مین جو چھوٹے بڑے نالے ندی تالاب حوض
وغیرہ ہین انکا شمار نہین ہو سکتا اور انمین مچھلے کچھوے نہنگ سوس گھڑیال وغیرہ ہزارون
قسم کے دریائی جانور رہتے ہین جنکو سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور شمار
نہین کر سکتا ہی بعضے کہتے ہین دریائی جانورونکی سات سی جنس ہین سواے انواع
و اشخاص کے اور خشکی کے رہنے والے وحوش و درندہ و بہائم وغیرہ کی پانسو جنس ہین سواے
انواع و اشخاص کے اور یہ سب خدا کے بندے اور مملوک ہین کہ اسنے سبکو اپنی قدرت
سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی کوئی امر انکا وسعت سے باہر

چھپا نہین ہی اگر یہ انسان تامل کرکے حیوانات کے گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو
کہ انسانون کی کثرت و جمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ وہ مالک اور حیوان غلام ہین

عالم ارواح کے بیان مین

غرض کہ جب گھڑی اس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے کہا ای انسانون اور
حیوانون کے گروہ کثرت خلائق کی معرفت سے تم غافل ہو وہ لوگ جو روحانی
اور نورانی ہین کہ جسم سے کچھ علاقہ نہین رکھتے انکو نہین جانتے ہو اور وہ ارواح
مجردہ اور نفوس بسیطہ ہین کہ طبقات افلاک پر رہتے ہین بعضے انہین سے کہ گروہ
ملائکہ ہین وہ کرۂ افلاک پر متعین ہین اور بعضے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت مین رہتے ہین وہ جنات
اور گروہ شیاطین ہین پس اگر تم اس خلائق کی کثرت کو دریافت کرو تو معلوم ہو کہ انسان
اور حیوان انکے مقابلے مین کچھ وجود نہین رکھتے اسواسطے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت دریا
اور خشکی سے دہ چند ہی اور کرۂ فلک کی وسعت بھی کرۂ زمہریر سے دس حصے زیادہ ہی
اسیطرح کرۂ فلک قمر سب کرونسے دس حصے زیادہ ہی غرض ہر ایک کرۂ فوقانی کو کرۂ
تحتانی سے یہی نسبت ہی اور یہ سب کرے خلائق روحانی سے بھرے ہین ایک بالشت
بھر جگہ باقی نہین ہی یہ ارواح مجردہ وہان رہتی ہین جیساکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَ هُنَاكَ مَلَكٌ قَائِمٌ اَوْ رَاكِعٌ
اَوْ سَاجِدٌ یعنے ساتون آسمان پر ایک بالشت بھر جگہ خالی نہین ہی مگر وہان فرشتے
خدا کی عبادت مین قیام و رکوع اور سجود کرتے ہین پس ای انسانون اگر تم اونکی
کثرت دیکھو تو معلوم کرو کہ تمہارا گروہ اونکے آگے کچھ مرتبہ نہین رکھتا اور تمہاری
کثرت و جمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ تم مالک ہو اور سب تمہارے غلام کیونکہ
سب بندے اللہ کے اور اونکی فوج و رعیت ہین بعضونکو بعضون کے واسطے

مسخر اور تابع کیا ہی غرض جسطرح اوسنے چاہا اپنی حکمت بالغہ سے انہیں احکام نظام کے جاری کئے ہر حال مین اوسکا حمد و شکر ہی حکیم ہی جسوقت اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا جس چیز پر تم اپنا فخر کرتے ہو اوسکا جواب حیوانون نے دیا اب اور جو کچہ کہنا باقی ہو اوسے بیان کرو خطیب حجازی نے کہا ہم مین اور بہی فضیلتین ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین بادشاہ نے کہا انہین بیان کرو اوسنے کہا اللہ تعالی نے ہمسے بہت نعمتون کا وعدہ کیا ہی قبر سے نکلنا تمام روے زمین پر منتشر ہونا حساب قیامت پل صراط پر چلنا بہشت مین داخل ہونا فردوس جنت النعیم جنت خلد جنت عدن جنت ماوی دار السلام دار القرار دار المقام دار المتقین درخت طوبی چشمہ سلسبیل نہرین شراب اور دودہ شہد اور پانی سے بہری ہوئین مکانات بلند حورون کی ملاقات خدا کا قرب ان کے سوا اور بہت سی نعمتین کہ قرآن مین مذکور ہین اللہ تعالی نے ہمارے واسطے مقرر کی ہین حیوانون کو یہ چیزین کہان میسر ہین یہی دلیل ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین ان نعمتون اور فضیلتون کے سوا اور بہی بزرگیان ہم مین ہین جنکو ہمنے مذکور نہین کیا طائرون کے وکیل ہزار داستان نے کہا جسطرح تمسے اللہ تعالی نے وعدے نیک کئے ہین اسطرح تمہارے عذاب کے واسطے وعدے بد بہی کئے ہین چنانچہ عذاب قبر سوال منکر و نکیر دہشت روز قیامت شدت حساب دوزخ مین داخل ہونا عذاب جہنم جحیم سقر لظی سعیر حطمہ ہاویہ پیراہن قطران پہننا زرد آب پینا زقوم کے درخت کہانا مالک دوزخ کے قریب رہنا شیطانون کے ہمسایے عذاب مین گرفتار ہونا یہ سب تمہارے واسطے ہین ان کے سوا اور بہی بہت سے عذاب و عقاب کہ قرآن مین مذکور ہین اور ہم اونسے بری ہین جیسا ہمسے وعدہ ثواب کا نہین کیا ویسا ہی وعید عذاب کا بہی نہین کیا خدا کے حکم سے ہم راضی و شاکر ہین کسی
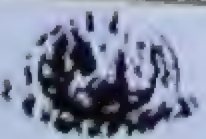
فعل وحرکت نسے ہمکو نہ فائدہ ہی اور نہ نقصان پس ہم تم دلیل مین برابر ہین بلکہ ہم خوبتر ہین
ہم پر نہین حجازی نے کہا ہم تم کیونکر برابر ہین کیونکہ ہم ہر حال مین ہمیشہ باقی رہینگے
اگر خدا کی اطاعت ہمنے کی ہی تو انبیا اور اولیا کے ساتھ رہینگے اور اون لوگون
سے صحبت رکھینگے جو کہ سعید حکیم فاضل ابدال اوتاد زاہد عابد صالح عارف ہین
اور مشابہت اون لوگون کو ملائکہ مقربین سے ہی کہ نیکی کرنے مین سبقت کرتے ہین لقاء
ربانی کے مشتاق ہین اور اپنی جان و مال سے اوسیکے طرف متوجہ ہین اور اوسی پر توکل
کرتے ہین اوسی سے سوال کرتے اور امید رکھتے ہین اور اوسکے خوف سے ڈرتے ہین
اور اگر ہم گنہکار ہین کہ اوسکے اطاعت نہین کرتے تو انبیا کی شفاعت سے ہماری مخلصی
ہوجائیگی خصوصا نبی برحق رسول بیشک سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت سب گناہ ہمارے عفو ہوجائینگے بعد اسکے ہم ہمیشہ جنت مین
حور و غلمان کی صحبت مین رہینگے اور فرشتے ہمسے یہ کہینگے سَلَامٌ عَلَیکُم
طِبتُم فَادخُلُوھَا خَالِدِینَ یعنے سلام تمپر خوش ہو تم اور جنت مین داخل ہو ہمیشہ
اوسمین رہو اور تم جتنے گروہ حیوانون کے ہو سب ان نعمتون سے محروم ہو کہ دنیا
کی مفارقت کے بعد بالکل فنا ہوجاوگے نام و نشان بھی تمہارا نرہیگا اس بات کے
سنتی ہی سب حیوانات کے وکیلون نے اور جنات کے حکیمون نے کہا اب تمنے
بات حق کی کہی اور دلیل مضبوط بیان کی فخر کرنے والے ایسی چیزون سے فخر کرتے
ہین لیکن اب یہ بیان کرو کہ وہ لوگ جنکے یہ اوصاف و محامد ہین اخلاق و خوبیان اور
نیکیان اونکی کس طور پر ہین اگر جانتے ہو تو مفصل بیان کرو سب انسانون نے ایک
ساعت متفکر ہو کر سکوت کیا کسی سے بیان نہو سکا بعد ایک دم کے ایک فاضل ذکی
نے کہا ای بادشاہ عادل جب کہ حضور مین انسانون کے دعوے کا صدق ظاہر ہوا
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان مین ایک جماعت ایسی ہی کہ وہ مقرب الٰہی ہین اور انکے

واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق جمیلہ ملکیہ سیرتین عادلہ قدسیہ احوال
عجیبہ غریبہ ہی کہ زبان اونکے بیان سے قاصر ہی عقل انکی کنہ صفات میں حیران ہی
تمام واعظ اور خطیب ہمیشہ مدۃ العمر انکے وصف کے بیان مین پیروی کرتے ہین
بر قرار واقعی انکی کنہ معارف کو نہین پہونچتے اب بادشاہ عادل آمن غریب السلون
کرتی مین کہ حیوانات جنکے غلام ہین کیا حکم کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب
حیوانات انسانون کے تابع اور زیر حکم رہین اونکے انکی
فرمان برداری سے تجاوز نکرین حیوانون نے بہی
قبول کیا اور راضی ہوکر سب نے بحفظ وامان الٰہی
وہان سے مراجعت کی الحمد للہ والمنۃ
کہ رسالہ اخوان الصفا زبان اردو مین
۴ جمادی الآخرہ ۱۲۶۵ ہجری کو مطبع محمدی
واقع لکھنؤ تکیہ شاہ
فصیح مین چھپا